PJ 7521 M853 1879
Muhammad al-Din, Maulvi
Rauzat al-udaba

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

روضۃ الادباء

جس میں مختصر حالات عربی کے مشہور شعراء و ادباء و علماء و فضلاء و حکماء و اہل تواریخ کے مندرج ہیں اور

(جسکو)

مولوی محمد الدین (مولوی فاضل) مدرس فارسی کالج علوم شرقیہ لاہور نے واسطے فائدہ شائقین علم تواریخ و طلباء عربی کے

تالیف کیا۔

(پنجاب یونیورسٹی کی منظوری اور اہتمام سے)

ماہ فروری ۱۸۹۷ء کو

مطبع انجمن پنجاب لاہور میں طبع ہوئی

قیمت فی جلد ۱۰؍ محصول ڈاک ۱؍

PJ
7521
M853
1879

فہرست کتاب روضۃ الادباء

نمبر شمار	اسامی	صفحہ	نمبر شمار	اسامی	صفحہ	نمبر شمار	اسامی	صفحہ
۱	دیباچہ	۱	۱۸	ابو رقمق	۱۹	۳۶	ابن رفاعی	۳۱
	حرف الہمزۃ		۱۹	ابن بقیہ نحوی	〃	۳۷	اسعد بن مماتی	۳۲
۲	امرء القیس	۳	۲۰	ابراہیم حصری	۲۰	۳۸	نفیس قطرسی	۳۳
۳	امیہ بن ابی الصلت	۴	۲۱	ابو عامر بن شہید قرطبی	〃	۳۹	ابراہیم ظہیر الدین بن قاضی	〃
۴	شیبانی نحوی	۶	۲۲	ابن کُلَیب	〃	۴۰	صلاح الدین اربلی	〃
۵	ابو العتاہیہ	۷	۲۳	ابن الابار	۲۱	۴۱	ابن خلکان	۳۴
۶	صولی شاعر	۸	۲۴	ابو نصر منازی	〃	۴۲	ابو الفدا	۳۵
۷	ابن راوندی	۹	۲۵	معری شاعر	۲۲	۴۳	شرف الدین	〃
۸	ثعلب نحوی	۱۰	۲۶	خطیب بغدادی	۲۳	۴۴	ابن عرب شاہ مصنف تاریخ تیموری	۳۶
۹	زجاج نحوی	۱۱	۲۷	ابن زیدون مخزومی	۲۵	۴۵	مولانا احمد مہندی	〃
۱۰	نفطویہ نحوی	۱۲	۲۸	ابن خیاط شاعر	〃	۴۶	خیالی	۳۷
۱۱	نحاس نحوی	۱۳	۲۹	ابن خازن کاتب	۲۶	۴۷	اسعدی شاعر	۳۸
۱۲	ابن طباطبا	〃	۳۰	ابو الصلت امیہ	〃		حرف الباء	
۱۳	متنبی شاعر	۱۴	۳۱	کلبی غزی	۲۷	۴۸	بشار بن برد عقیلی	۳۹
۱۴	ابن فارس لغوی	۱۴	۳۲	ابن خفاجہ اندلسی	۲۸	۴۹	مازنی نحوی	۴۰
۱۵	جوہری صاحب صحاح	〃	۳۳	احمد ارجانی	〃	۵۰	بطین شاعر	۴۱
۱۶	بدیع الزمان ہمدانی	〃	۳۴	ابن منیر شاعر	۲۹	۵۱	بوری تاج الملوک	۴۲
۱۷	نامی شاعر	۱۸	۳۵	رشید بن زبیر غسانی	۳۰	۵۲	حرف التاء	〃

نمبر شمار	اسامی	صفحہ	نمبر شمار	اسامی	صفحہ	نمبر شمار	اسامی	صفحہ
۵۳	بیتانی لغوی	۴۳	۷۰	ابو فراس	۶۰	۸۷	ذو القرنین	۷۲
۵۴	تقیہ شاعرہ	〃	۷۱	سیرافی نحوی	۶۱		حرف الراء	
۵۵	ابن حجۃ	〃	۷۲	ابن خالویہ نحوی	۶۲	۸۸	ابن میادہ	۷۳
	حرف الثاء		۷۳	ابو علی فارسی	〃	۸۹	راج	〃
۵۶	تابط شرا شاعر	۴۳	۷۴	ابن حجاج شاعر	۶۳		حرف الزاء	
	حرف الجیم		۷۵	ابن وکیع تینسی	〃	۹۰	زہیر	۷۳
۵۷	متلمس شاعر	۴۶	۷۶	ابو القاسم مغربی	۶۴	۹۱	زہیر بن ابی سلمی مزنی	۷۴
۵۸	حطیئہ شاعر	۴۷	۷۷	شیخ ابو علی بن سینا	〃	۹۲	ابو دلامہ	〃
۵۹	جمیل معمری شاعر	۴۸	۷۸	ابو الجوائز	۶۶	۹۳	تاج الدین کندی	۷۶
۶۰	جریر شاعر	۵۰	۷۹	ابن رشیق قیروانی	〃	۹۴	زہیر شاعر	۷۷
	حرف الحاء		۸۰	ابن شخبار عسقلانی	۶۷		حرف السین	
۶۱	حارث جاہلی شاعر	۵۱	۸۱	عمید طغرائی	〃	۹۵	سموئل بن عادیا	۷۸
۶۲	حاتم طائی	۵۲	۸۲	بابع بغدادی	۶۸	۹۶	سحبان وائل	۷۹
۶۳	حسان بن ثابت صاحب دیوان	〃	۸۳	ملک النحاۃ	〃	۹۷	سلیمان بن نجاح	〃
۶۴	حماد راویہ	۵۳		حرف الخاء		۹۸	سالم خاسر	〃
۶۵	حماد عجرد	۵۵	۸۴	خلیل	〃	۹۹	اخفش اوسط	۸۱
۶۶	ابو نواس شاعر	۵۶		حرف الدال		۱۰۰	ابو حاتم سجستانی	〃
۶۷	ابو تمام طائی صاحب دیوان حماسہ	۵۷	۸۵	درید ابن صمہ	۷۰	۱۰۱	حامض نحوی	۸۲
۶۸	ابو علی خلیع شاعر	۵۹	۸۶	دعبل	[illegible]	۱۰۲	سری رفا	۸۳
۶۹	ابن عساف	۶۰		حرف الذال		۱۰۳	باجی	〃

نمبر شمار	اسامی	صفحہ	نمبر شمار	اسامی	صفحہ	نمبر شمار	اسامی	صفحہ
۱۰۴	دلال الکتب خطیری وراق	۸۴	۱۱۹	طرفہ عمر	۹۴	۱۳۹	ریاشی	۱۰۸
۱۰۵	ابن دہان نحوی	″	۱۲۰	عمرو بن کلثوم تغلبی	″	۱۴۰	ابن قتیبہ	″
۱۰۶	حیص بیص شاعر	۸۵	۱۲۱	عنترہ شاعر	″	۱۴۱	ابن رومی شاعر	″
۱۰۷	سعید بن سناء الملک	۸۶	۱۲۲	ابو عزہ جمحی	۹۵	۱۴۲	ابن شرشیر	۱۰۹
	حرف الشین		۱۲۳	عمر بن ابی ربیعہ	″	۱۴۳	ابن معتز	۱۱۰
۱۰۸	قاضی شریح	″	۱۲۴	عمرو بن معدیکرب	۹۷	۱۴۴	خزاعی	″
۱۰۹	قاضی شہاب الدین دولت آبادی	۸۷	۱۲۵	ابو محمد عبد اللہ بن رواحہ	۹۸	۱۴۵	ابامی شاعر	۱۱۱
	حرف الصاد		۱۲۶	ابو تراب علی بن ابی طالب	″	۱۴۶	اخفش اصغر	″
۱۱۰	جرمی نحوی	″	۱۲۷	عدی بن حاتم	۹۹	۱۴۷	زجاجی نحوی	۱۱۲
۱۱۱	صاعد بن حسن نحوی	۸۸	۱۲۸	عباس بن مرداس سلمی	″	۱۴۸	تنوخی شاعر	″
۱۱۲	صلاح الدین صفدی	″	۱۲۹	مخزومی شاعر	۱۰۰	۱۴۹	ابن درستویہ نحوی	″
۱۱۳	مفتی صدر الدین خاں دہلوی	″	۱۳۰	سیبویہ نحوی	″	۱۵۰	زاہی شاعر	۱۱۳
	حرف الطاء		۱۳۱	کسائی نحوی	۱۰۱	۱۵۱	ابو الفرج اصفہانی صاحب اغانی	″
۱۱۴	طاہر	۹۰	۱۳۲	عباس بن احنف شاعر	″	۱۵۲	ناشی اصغر	۱۱۴
۱۱۵	طلایع بن رزیک	″	۱۳۳	عکوک خراسانی	۱۰۳	۱۵۳	قاضی ابو الحسن	″
	حرف الظاء		۱۳۴	اصمعی لغوی	۱۰۴	۱۵۴	رمانی نحوی	۱۱۵
۱۱۶	ابو الاسود دؤلی	۹۱	۱۳۵	دیک الجن	۱۰۵	۱۵۵	ابن جنی موصلی	″
۱۱۷	ظافر حداد شاعر	۹۲	۱۳۶	ابو العمیثل	۱۰۶	۱۵۶	حافظ بن فرضی	″
	حرف العین		۱۳۷	علی بن جہم	۱۰۷	۱۵۷	ببغاء شاعر	۱۱۶
۱۱۸	عہلبل	۹۳	۱۳۸	جاحظ معتزلی	۱۰۸	۱۵۸	بستی شاعر	″

نمبر شمار	اسامی	صفحہ	نمبر شمار	اسامی	صفحہ	نمبر شمار	اسامی	صفحہ
۱۵۹	ابن نباتہ شاعر	۱۱۷	۱۷۹	قیروانی شاعر	۱۲۳	۱۹۹	ابن جوزی	۱۳۱
۱۶۰	ابن باباک شاعر	〃	۱۸۰	مرتعنی بن شہرزوری	۱۲۴	۲۰۰	شمیم حلی	۱۳۲
۱۶۱	صریع الدلاء	〃	۱۸۱	ابن قطاع نحوی	۱۲۵	۲۰۱	ابن ساعات شاعر	۱۳۳
۱۶۲	ابن نوبخت	〃	۱۸۲	فصیحی نحوی	〃	۲۰۲	ابن خروف نحوی	〃
۱۶۳	تہامی شاعر	۱۱۸	۱۸۳	شنتریینی	〃	۲۰۳	جزولی نحوی	〃
۱۶۴	صوری	〃	۱۸۴	بطلیوسی نحوی	۱۲۶	۲۰۴	عکبری نحوی شارح دیوان متنبی	۱۳۴
۱۶۵	ربعی نحوی	〃	۱۸۵	ابن حمدیس	〃	۲۰۵	جلدک شاعر	〃
۱۶۶	ابن بواب کاتب	۱۱۹	۱۸۶	عنبسے شاعر	〃	۲۰۶	ابن اثیر جزری مصنف تاریخ کامل	۱۳۵
۱۶۷	ابن سعد قیسی	〃	۱۸۷	ابوالحسن مہذب الدین	۱۲۷	۲۰۷	ابن الفارض شاعر	〃
۱۶۸	ثعالبی	〃	۱۸۸	خواجہ عبداللہ ہروی	〃	۲۰۸	شلوبینی نحوی	〃
۱۶۹	سید شریف علم الہدیٰ	۱۲۰	۱۸۹	ابوالحکم مغربے	۱۲۸	۲۰۹	ابن حاجب نحوی مصنف کافیہ وشافیہ	۱۳۶
۱۷۰	حوفی نحوی	〃	۱۹۰	ابن السوادے	〃	۲۱۰	قاضی بیضاوی	۱۳۷
۱۷۱	تمایینی نحوی	〃	۱۹۱	ابوطالب معافری	〃	۲۱۱	ابن العدیم	〃
۱۷۲	ابن سیدہ مرسی	۱۲۱	۱۹۲	ابن الخشاب	۱۲۹	۲۱۲	التقافی	〃
۱۷۳	صرور شاعر	〃	۱۹۳	عمارت الیمنی	〃	۲۱۳	امام یافعی صاحب تاریخ یافعی	۱۳۸
۱۷۴	القشیری	〃	۱۹۴	ابن قصار لغوی	〃	۲۱۴	قاضی عبدالمقتدر	〃
۱۷۵	باخرزی	۱۲۲	۱۹۵	ابن انبار نحوی	۱۳۰	۲۱۵	سید شریف	۱۳۹
۱۷۶	واحدی شارح دیوان متنبی	〃	۱۹۶	ابوالقاسم خطیب	〃	۲۱۶	ابن خلدون	۱۴۱
۱۷۷	عاصم شاعر	〃	۱۹۷	عبداللہ بن سعد	۱۳۱	۲۱۷	فاضل سیالکوٹی	۱۴۲
۱۷۸	ابن ناقیا شاعر	۱۲۳	۱۹۸	علامہ مقدسی	〃	۲۱۸	سید عبدالجلیل بلگرامی	۱۴۳

نمبر شمار	اسامی	صفحہ	نمبر شمار	اسامی	صفحہ	نمبر شمار	اسامی	صفحہ
۲۱۹	حرف الغین		۲۳۴	اعشی شاعر	۱۵۷	۲۵۴	ازہری	۱۷۱
۲۲۰	عیلان بن سلمہ	۱۴۳	۲۳۵	مروان بن ابی حفصہ	۱۵۸	۲۵۵	زُبیدی نحوی	״
۲۲۱	ذوالرمہ شاعر	۱۴۴	۲۳۶	منصور نمیری	۱۵۹	۲۵۶	خوارزمی	۱۷۲
۲۲۲	غیاث الدین مصنف حبیب السیر	۱۴۵	۲۳۷	معاذ بن مسلم ہرا	۱۶۰	۲۵۷	تنوخی شاعر	״
۲۲۳	حسان الہند غلام علی آزاد	״	۲۳۸	ابن قطرب نحوی	۱۶۱	۲۵۸	ابن سکرہ	״
	حرف الفاء		۲۳۹	واقدی مورخ	״	۲۵۹	ابن طرّار جریری	۱۷۳
۲۲۴	شاعوری فتیان	۱۴۶	۲۴۰	ابو عبیدہ نحوی	۱۶۲	۲۶۰	سلامی شاعر	۱۷۴
۲۲۵	ملک الشعراء فیضی ہندی	۱۴۷	۲۴۱	عتبی شاعر	۱۶۳	۲۶۱	شریف رضی	۱۷۵
۲۲۶	مولانا فضل حق صاحب	۱۴۸	۲۴۲	ابو العیناء	۱۶۴	۲۶۲	قزانہ قیروانی	״
	حرف القاف		۲۴۳	مبرّد نحوی	״	۲۶۳	مہیار شاعر	״
۲۲۷	قُتیلہ شاعرہ	۱۴۹	۲۴۴	ظاہری	۱۶۵	۲۶۴	شریف بیاضی	۱۷۶
۲۲۸	مجنون عامری عاشق لیلیٰ	״	۲۴۵	ابن جریر طبری	۱۶۶	۲۶۵	ابن حیوس شاعر	״
۲۲۹	قطری بن فجاءہ	۱۵۳	۲۴۶	ابن سراج نحوی	۱۶۷	۲۶۶	ابن عمار اندلسی	۱۷۷
۲۳۰	حریری صاحب مقامات	״	۲۴۷	ابن دُرید	״	۲۶۷	ابن ابی الصقر	״
	حرف الکاف		۲۴۸	ابن انباری نحوی	۱۶۸	۲۶۸	ابن ہباریہ	״
۲۳۱	کعب بن مالک	۱۵۵	۲۴۹	ابن مقلہ کاتب	״	۲۶۹	ابیوردی شاعر	۱۷۸
۲۳۲	کثیر عاشق عزّہ	۱۵۶	۲۵۰	ابو نصر فارابی معلم ثانی	۱۶۹	۲۷۰	ابو العرب قرشی	״
	حرف اللام		۲۵۱	مطرز باوردی	۱۷۰	۲۷۱	مسعود لاہوری	״
۲۳۳	لبید شاعر	۱۵۷	۲۵۲	ابن ہانی اندلسی	״	۲۷۲	ابن صائغ اندلسی	۱۷۹
	حرف المیم		۲۵۳	بن قوطیہ اندلسی	۱۷۱	۲۷۳	علامہ زمخشری	״

نمبر شمار	اسامی	صفحہ
۲۷۴	ابن جو الیقی نحوی	۱۸۰
۲۷۵	ابن قیسرانی	〃
۲۷۶	عتابی	۱۸۱
۲۷۷	موید الوسی	〃
۲۷۸	ابن الکیزانی	〃
۲۷۹	رصافی شاعر	۱۸۲
۲۸۰	ابلہ بغدادی	〃
۲۸۱	تاج الدین خراسانی	۱۸۳
۲۸۲	ابن تعاویذی	〃
۲۸۳	موفق الدین اربلی	〃
۲۸۴	ابن المعلم نجم الدین	〃
۲۸۵	ابو الحرم نحوی	۱۸۴
۲۸۶	امام فخر الدین رازی	〃
۲۸۷	ابن اثیر جزری	۱۸۶
۲۸۸	ابن دہان نحوی	〃
۲۸۹	مظفر الاعمی شاعر	۱۸۷
۲۹۰	ابن حنین شاعر	〃
۲۹۱	ابن المستوفی	〃
۲۹۲	فقیہ قمراوی	۱۸۸
۲۹۳	ابن الابار	〃

نمبر شمار	اسامی	صفحہ
۲۹۴	محقق طوسی مصنف اخلاق ناصری	۱۸۸
۲۹۵	ابن واصل	۱۸۹
۲۹۶	قشیری	〃
۲۹۷	جمال الدین قرشی صاحب شرح موجز	۱۹۰
۲۹۸	ابن حیان نحوی	〃
۲۹۹	قطب الدین شیرازی	〃
۳۰۰	رازی	۱۹۱
۳۰۱	اقسرائی شارح موجز	〃
۳۰۲	محقق دوانی مصنف اخلاق جلالی	〃
۳۰۳	صدر الدین شیرازی	۱۹۲
۳۰۴	علامہ تفتازانی	〃
۳۰۵	مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس	۱۹۳
۳۰۶	کاتب چلپی صاحب کشف الظنون	۱۹۴
۳۰۷	حافظ محمد صدیق لاہوری	〃
	حرف النون	
۳۰۸	نابغہ جعدی	〃
۳۰۹	نضر بن شمیل نحوی	۱۹۵
۳۱۰	خبزارزی شاعر	〃
۳۱۱	ابن قلاقس	۱۹۷
۳۱۲	ابو المرہف نصر نمیری	〃
۳۱۳	مطرزی	۱۹۸

نمبر شمار	اسامی	صفحہ
۳۱۴	ابن اثیر جزری	〃
	حرف الواو	
۳۱۵	ولید بن یزید	〃
۳۱۶	بحتری شاعر	۱۹۹
	حرف الہاء	
۳۱۷	فرزوق شاعر	۲۰۰
۳۱۸	ہلال شاعر	۲۰۲
۳۱۹	ابن کلبی نسابہ	〃
۳۲۰	بدیع اسطرلابی	۲۰۳
۳۲۱	ابن القطان	〃
	حرف الیاء	
۳۲۲	یزید بن معاویہ	〃
۳۲۳	ابن طثریہ	۲۰۴
۳۲۴	یونس بن حبیب نحوی	۲۰۵
۳۲۵	یحیے یزیدی	۲۰۶
۳۲۶	فراء دیلمی نحوی	〃
۳۲۷	ابن سکیت	۲۰۸
۳۲۸	ابن سیرافی نحوی	۲۰۹
۳۲۹	زناوی شاعر	۲۱۰
۳۳۰	بجیرمی لغوی	〃
۳۳۱	اعلم نحوی	۲۱۱
۳۳۲	ابن خطیب تبریزی شارح دیوان حماسہ	〃
۳۳۳	ابن تعلقی شاعر	۲۱۲
۳۳۴	ابن [illegible] موصلی	〃

نمبر شمار	اسامی	صفحہ
۳۳۵	خطیب حصکفی	۲۱۲
۳۳۶	زواوی نحوی	۲۱۳
۳۳۷	مہذب الدین [illegible]	〃
۳۳۸	شواء حلبی شاعر	〃
۳۳۹	نجم الدین شاعر	۲۱۴
۳۴۰	سکاکی مصنف مفتاح العلوم	〃
۳۴۱	ابن صائغ نحوی	۲۱۶
۳۴۲	بیاسی اندلسی	〃
۳۴۳	یوسف بن فرغلی مورخ	۲۱۷
۳۴۴	یوسف بن جعفر بیگ رومی	〃
۳۴۵	کرماسنی	۲۱۸
۳۴۶	یوسف چلپی	〃
۳۴۷	خاتمۃ الکتاب	〃

فہرست اُن شعراء وادبا کی جنکا تذکرہ کسی ادیب یا شاعر کے ضمن میں بیان ہوا

نمبر شمار	اسامی	صفحہ
۱	عبد العزیز	۲۷
۲	ظہیر الدین البرکی مصنف الیساغوجی	۳۵
۳	شیخ الاسلام نبیرہ صاحب ہدایہ	۳۷
۴	ابو کبیر ہذلی شاعر	۴۵
۵	سنمار معمار	۴۶
۶	عبد الرحمن	۵۲
۷	یحیی بن سعید	۸۵
۸	ابن خیران شاعر	۱۲۸
۹	ثعلبی مصنف عرائس القصص	۱۴۰
۱۰	موسیٰ کو فیض الحسن	۱۲۸
۱۱	وزیر نوشیروان	۱۵۵
۱۲	ابو عمرو عتابی	۱۸۱
۱۳	شیطان الشام	۱۸۸
۱۴	غیاث الدین	۱۹۲
	حسن چلپی	۲۱۸

سہارنپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اخضر ریاض الادب بعد ما ھبّت علیہا الریاح العاصفات
فجعلتہا کہشیم المحتظر والنضر غیاض لسان العرب بعد ما عصفت
علیہا السمائم القاصفات فصیّرتہا کالحطام الاصفر واخرج من اغصان
اشجارہا المخضرۃ الثمرات الیانعات لکی یستلذ منہا الغائب والحاضر
والصلوۃ والسلام علی من ھو افصح العرب والعجم صلوۃ زاکیۃ طیبۃ
ما دامت الورقاء علی الافنان تغرد وتھدد وعلی آلہ واصحابہ الذین
قد سبقوا فی حدائق الفصاحۃ وغایۃ البراعۃ الی اقصی الغایات و
تادبوا بآداب خیر البشر۔

اما بعد احقر العباد فقیر محمد الدین لاہوری عرض پرداز ہے کہ اس زمانہ مین باوجودیکہ
تصنیف وتالیف کا بڑا چرچا ہے اور مختلف علوم وفنون مین کتابین تصنیف ہو رہی
ہین۔ مگر آجتک اردو مین کوئی کتاب ادبا وشعراء عرب کے تذکرہ مین دیکھنے مین نہین
آئی جس سے طلبا وغیرہ مستفید ہون لہذا اس ہیچ میرز کا ارادہ ہوا کہ اردو مین
ایک ایسی کتاب لکھی جاوے جس مین حتی الامکان مشاہیر شعرا وادبا وغیرہ کا تذکرہ ہو
لیکن قصور ہمت وقلت بضاعت وکثرت علایق وشواغل مجھکو اس سے مانع رہے۔ المنۃ للہ
کہ اب معاونان بیت العلوم پنجاب خصوصاً علامہ زمان وفہامہ دوران حایز المعالی والمآثر

جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر رجسٹرار کی قدردانی نے مجھے اس پر آمادہ کیا کہ مین اپنے ارادہ کو پورا کرون پس ۱۸۷۶ع مین بڑی جد و جہد سے کتب معتبرہ تواریخ عرب مثل اغانی۔ ابن خلکان ابن خلدون۔ ابو الفدا۔ حبیب السیر۔ شرح دیوان حماسہ و شرح سبعہ معلقہ وغیرہ سے ضروری حالات مشہور شعرائے جاہلی† و اسلامی و مخضرمین وغیرہ کے انتخاب کرکے یہہ کتاب روضۃ الادبا کے نام سے تالیف کی اور اکثرون کے تذکرہ مین اون کے اشعار بہی معہ ترجمہ درج کیئے جس سے طلبا کو علاوہ تواریخی معلومات کے ترجمہ مین بہی مدد ملے اور نام اون کے حروف تہجی کی ترتیب پر بلحاظ سنین کے لکھے گئے۔ اب ارباب فضل و کمال سے امید ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کو مد نظر رکھکر عیب پوشی کو کام فرماوین۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت

والیہ انیب

---

† جو شاعر زمانہ جاہلیت مین ہوا ہے وہ جاہلی ہے اور جو زمانہ اسلام مین ہوا مسلمان ہو یا نہ ہو وہ اسلامی ہے اور جس نے دونو زمانے دیکہے ہون وہ مخضرم ہے اور مخضرم الدولتین سے مراد وہ شاعر ہے جس نے سلطنت امویہ اور عباسیہ دونو دیکہی ہون ؛

حرف الهمزة

امرء القیس

امرء القیس بن حجر کندی عرب کا بادشاہ شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا چالیس برس پہلے آنحضرت کے ہوا اور سبعہ معلقہ کا پہلا قصیدہ اسکی تصنیف ہی امرء القیس کے معنے مرد شدید اور متکبر کے ہین اور اس مین فسق و فجور اور غرور تکبر اسقدر رہتا کہ اسکا لقب ملک ضلیل صیغہ مبالغہ سے پڑا اور آن حضرت نے اس کے حق مین صاحب لواء الشعراء الی النار فرمایا اور اسکا اصل نام حندج یا سلیمان ہے۔ اسکی والدہ کا نام تملک بنت عمر اور بعضے فاطمہ بنت ربیعہ کہتے ہین کلیب اور مہلہل شاعر کا بہانجا تہا گیارہ لڑکیان اسکی تہین۔ سبعہ معلقہ کے پہلے معلقہ مین اپنے چچا کی بیٹی عنیزہ اور فاطمہ بنت عبیدہ سے تشبیب کرتا ہے اور زانی اس قدر تہا کہ ہمیشہ اسی داؤ کہات مین لگا رہتا تہا کہ کہین عنیزہ کو تخلیہ مین پا کر اپنا مقصود دلی حاصل کرے چنانچہ ایک دن عنیزہ اپنی سہیلیون کے ہمراہ ایک تالاب پر جنگل مین نہانے کے واسطے گئی امرء القیس پہلے ہی اس تالاب پر پوشیدہ جا بیٹہا جب وہ عورتین کپڑے اوتار کر نہانے لگین تو اوس نے سب کے کپڑے اوٹہا کر اپنے پاس رکہہ لئے اور کہا جسکو اپنے لباس کی حاجت ہو وہ میرے پاس برہنہ آ کر لیجاوے پس سب نے نوبت بنوبت برہنہ اسکے پاس آ کر اپنے کپڑے لئے یہان تک کہ عنیزہ بہی ناچار ہو کر برہنہ اوس کے پاس آئی اور اپنے کپڑے لیگئی پہر سب نے امرء القیس کے پاس بہوکہ کی شکایت کی اوس نے اپنی اونٹنی ذبح کی اور کباب بنا کر سب کو کہلائے۔ پہر عورتون کے کہنے پر عنیزہ نے امرء القیس کو اونٹ پر اپنے آگے بٹہایا چنانچہ راستہ مین عنیزہ سے وہ برابر چہیڑ چہاڑ کرتا ہوا رات کو اپنے گہر مین پہونچا۔ ابو عمرو بن علا کہتا ہے کہ شعر کا دروازہ امرء القیس

پر کہلا اور ذو الرومہ شاعر پر بند ہوا - ابن قتیبہ طبقات شعرا مین لکہتا ہے کہ امرؤ القیس آنحضرت سے چالیس سال پہلے ہوا ہے اور تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ جب وقت اسدیون نے حجر آکل المرار امرؤ القیس کے باپ کو قتل کیا تو امرؤ القیس بکریون اور تغلبیون سے مدد لیکر اسدیون پر حملہ آور ہوا لیکن وہ بہاگ گیے امرؤ القیس نے اونکا تعاقب کیا مگر وہ ہاتہ نہ آئے پہر بکری اور تغلبی خود ہی اسکے برخلاف ہوگئے اور منذر بن ماء السماء نے اسکو طلب کیا چنانچہ منذر کے خوف سے امرؤ القیس کے لشکر مین تفرقہ پڑگیا اور سب آدمی اُسکے بہاگ گئے اور امرؤ القیس بہی اسکے خوف سے کبہی کسی اور کبہی کسی کے پاس استمداد کے واسطے جاتا تہا لیکن کوئی اسکی امداد نکرتا تہا آخر الامر سموئل بن عادیا یہودی کے پاس گیا اُس نے اسکی بڑی تعظیم وتکریم کی اور اپنے پاس نہایت آسایش سے رکہا - امرؤ القیس اپنی پانچ زرہ اسکے پاس امانت رکہکر آپ قیصر روم کے پاس استمداد کے واسطے حمات اور شیرز سے سیر کرتا ہوا گیا اور وہان سے واپس آتے ہوئے عسیب نام پہاڑ کے پاس جو بلاد روم مین واقع ہے مر گیا - بعضے کہتے ہین کہ جب امرؤ القیس قیصر روم کے پاس گیا تو اُسنے اسکی تکریم وتعظیم کی لیکن طماح اسدی جس کے بہائی کو امرؤ القیس نے قتل کیا تہا قیصر روم کے پاس جاکر کہنے لگا کہ یہہ شخص بڑا زانی اور بدکار ہے تیری لڑکی کی طرف مراسلے لکہتا ہے اور اوس کے عشق مین شعر کہکر عرب مین اوسکو رسوا کرتا ہے قیصر روم یہہ بات سنکر نہایت غضب وطیش مین آیا اور امرؤ القیس کی طرف لباس زہر آلود بہیجا جسکو وہ پہنتے ہی موضع انقرہ مین مرگیا اور وہان ایک بادشاہزادی کی قبر کے پاس دفن کیا گیا لیکن یہہ روایت ابو الفدا کے نزدیک غیر معتبر ہے -

اُمیہ ابن ابی الصلت

اُمیہ کے باپ ابی الصلت کا نام عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن غنزہ

بن قیس ثقفی ہے ۔ اور اسکی والدہ کا نام رُقیہ بنت عبد شمس بن عبد مناف ہے اور ابو الصلت خود بہی شاعر ماہر تہا ۔ لیکن اسکا بیٹا امیہ بڑا مشہور معروف شاعر ہوا ہے جس کے حق مین کہا گیا ہے ہوالذی آمن شعرہ وکفر قلبہ یعنے یہہ امیۃ وہ شخص ہے کہ جسکا شعر ایمان لایا اور دل کافر رہا ۔ ابو تمام طائی باب الحماسہ مین اسکے شعر جو اسنے اپنے عاق بیٹے کے حق مین کہے تہے لایا ہی جنسے یہہ دو شعر ذیل مین لکہی ہین

غذوتک مولودا وعلتک یافعاً تعل بما ادنی الیک وتنھل

مین بچپن مین تیری پرورش کرتا تہا اور جوانی مین تیرے امورات کو کافی تہا جو کچہہ مین تجہے لا کر دیتا تہا اُس سے تو سیراب اور سیر ہوتا تہا ۔

اذا لیلۃ نابتک بالشکو لم ابت لشکواک الا ساھرا اتململ

جب کوئی رات تجہکو تکلیف پہنچاتی تہی تو مین اُس تیری تکلیف کے باعث تمام رات بیدار اور بیقرار رہتا تہا ۔ بعضے ان ابیات کو ابن عبد الاعلی اور بعضے ابی العباس اعمی کی طرف منسوب کرتے ہین ۔ روایت کرتے ہین کہ امیہ کتب سماوی مین مہارت کامل رکہتا تہا اور اوسکو معلوم تہا کہ ایک پیغمبر عرب مین مبعوث ہوگا اسلئے اس خیال سے کہ شاید وہ پیغمبر مین ہی ہو جاؤن دنیا چہوڑ کر زہد و ریاضت مین مشغول ہوا اور حضرت ابراہیم اور اسماعیل کی تعریف اور دین حنیفی کی توصیف کرنے لگا لیکن جب حضرت محمد مصطفےٰ مبعوث ہوئے تو حسد کے باعث دین حنیفی کی مذمت کے درپے ہوا ۔ کہتے ہین کہ مرنے کے وقت اسکو غشی آگئی تہی اور جب اُس سے اسکو کچہہ افاقہ ہوا تو یہہ کلمے کہکر ۔ لبیکما لبیکما ۔ ہا انا ذا لدیکما ۔ لا مال یفدینی ۔ ولا عشیرۃ تنجینی پہر سخت بیہوش ہو گیا جس سے اس کے آس پاس کے لوگون کو اسکے مرنے کا احتمال ہوا لیکن تہوڑی دیر کے بعد پہر اسکو کچہہ افاقہ ہوا جس مین اس نے یہہ کلمے کہے ۔ لبیکما لبیکما ۔ ہا انا ذا لدیکما ۔ لا بری فاعتذر ۔ ولا قوی فانتصر پہر اسپر ایسی کمال بیہوشی طاری ہوئی

جس سے بالکل اسید افاقہ کی دور ہوگئی لیکن پہر خدا کی قدرت سے ہوش مین آگیا اور یہہ کلمات کہکر لبیکما لبیکما۔ ہا انا ذا لدیکما۔ محفوف بالنعم۔ ان تغفر اللھم فاغفر جمّاً۔ واے عبد لک لا اَلمّا۔ اور اپنا مال واسباب اپنے خویش واقارب کو تفویض کر کے مر گیا۔ عبد العزیز بن احمد روایت کرتا ہے کہ امیّہ کو جب حضرت محمد مصطفے کی بعثت کی خبر پہونچی تو اپنے اہل وعیال کو لیکر یمن کی طرف بہاگا اور وہان اونکو چہوڑ کر آپ طایف کی طرف آیا اور قصر غیلان مین اپنے دوستون کے ساتہہ شراب پینے لگا۔ اتفاقاً ایک کوّا اوس محل کی دیوار پر بیٹہکر آواز کرنے لگا امیّہ نے کہا کہ اے کوّے تیرے موہنہ مین خاک دوستون نے پوچہا کیا کہتا ہے اسنے کہا کہ یہہ کوّا کہتا ہے کہ جسوقت تو یہہ پیالہ جو تیرے ہاتہہ مین ہے پی لے گا تو اوسی وقت مر جاویگا۔ اسکے بعد کوّے نے پہر کچہہ آواز کی اور اُسیطرح امیّہ نے کہا حاضرین نے پوچہا کیا کہتا ہے اسنے کہا کہ یہہ کوّا کہتا ہے کہ اس دیوار کے نیچے جو مزبلہ ہے مین اسمین سے ایک ہڈی نکالکر کہاؤنگا جس سے میرا حلق پہٹ جاویگا اور مین اُسیوقت مر جاؤنگا۔ امیّہ یہہ بات کرہی رہا تہا کہ کوّے نے وہی کام کیا اور مر گیا۔ امیّہ نے کوّے کی بات راست جانکر اپنے ہاتہہ سے شراب کا پیالہ رکہدیا اور نہایت پشیمان ہوا دوستون نے کمال الحاح سے اُسے وہ پیالہ شراب کا پلادیا جسکے پیتے ہی بیہوش ہوگیا اور پہر ہوش مین آکر اور یہہ کلمے کہکر کہ لا بری فاعتذر ولا قوی فانتصر مر گیا۔ تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ یہہ شاعر ۹ھ ہجری مین فوت ہوا۔

شیبانی نحوی

ابو عمر اسحق بن مرار شیبانی نحوی۔ لغوی۔ علوم وفنون مین اپنے وقت کا امام تہا اکثر ارجوزے عرب کے اسکو یاد تہے کتاب اللغات اور کتاب خلق الانسان تصنیف کین تحریر کا اس قدر شوق تہا کہ مرتے دم تک اپنے ہاتہہ سے لکہتا رہا اور ایک سو دس برس کا ہوکر سنہ ۲۰۶ھ ہجری مین فوت ہوا۔

ابوالعتاہیہ

ابواسحق اسمعیل بن قاسم بن سوید بن کیسان شاعر بے مثل اور منشی بے بدل تہا اس نے عمرو بن علا کی تعریف مین ایک قصیدہ کہا تہا جس کے صلہ مین اوس نے اسکو ستر ہزار درم و دینار اور خلعت فاخرہ اور اسباب متکاثرہ اسقدر انعام دیا کہ ابوالعتاہیہ اوٹہانے سے عاجز رہا شعرائے ہمعصر اسکی یہہ عزت وشان دیکہکر رشک کہانے لگے چنانچہ ابوالعتاہیہ نے ایک دن اونکو جمع کرکے ازالہ حسد کے واسطے بہت پند ونصیحت کی۔ یہہ شاعر ایک روز ابونواس شاعر سے ملا اور پوچہا کہ تم ایک دن مین کتنے شعر کہتے ہو ابونواس نے کہا کہ ایک بیت یا دو بیت ابوالعتاہیہ نے کہا مین ایک دن مین سو دو سو شعر کہتا ہون ابونواس نے اوس کے شعر پڑہکر کہا کہ جس فصاحت وبلاغت کے اشعار تم کہتے ہو ویسے مین ایک دن مین ہزار دو ہزار کہہ سکتا ہون اور اپنے شعر پڑہکر کہا کہ ایسے دو چار شعر روز کہتا ہون ابوالعتاہیہ کہتا ہے کہ مینے شعر کہنا چہوڑ دیا تہا اسلئے خلیفہ مہدی نے مجہے قید کر دیا جب مین محبس مین گیا تو بڑا گہبرایا وہان مجہہ ایک بڈہا خوبصورت خوش لباس قید خانہ کے ایک گوشہ مین بیٹہا ہوا نظر پڑا مین اسکے پاس جا بیٹہا اور مجہے اوس گہبراہٹ مین سلام بہول گیا بڈہے نے میرا یہہ حال دیکہکر دو شعر پڑہے جن کے سنتے ہی میری دہشت اور وحشت جاتی رہی اور ترک سلام پر مینے بڑی معذرت کی بڈہے نے کہا اے ابوالعتاہیہ تیرا رنج ومصیبت مجہسے بڑہکر نہین تو نے شعر کہنا چہوڑ دیا جسپر خلیفہ نے تجہے قید کیا اب پہر شعر کہنا شروع کردی تیری عزت وحرمت ویسی ہی ہو جاویگی مگر مجہے اب خلیفہ بلوا کر عیسی بن زید بن رسول اللہ اور اسکے بیٹے احمد کا حال پوچہیگا سو مین اگر بتاؤن تو وہ اوسکو شہید کر دیگا اور رسول خدا مجہپر ناراض ہونگے اور اگر نہ بتاؤن تو وہ مجہی قتل کر ڈالیگا غرض یہہ باتین کر رہے تہے کہ خلیفہ کا نوکر آکر ہم دونون کو اپنے ساتہہ لے گیا پہلے خلیفہ نے بڈہے سے عیسے

بن زید بن رسول اللہ اور اوس کے بیٹے احمد کا حال پوچھا بڈہے نے لاعلمی جتلائی خلیفہ نے غصہ ہوکر کہا اگر تو نہ بتائیگا تو مین تجھے قتل کرڈالونگا بڈہے نے کہا اے خلیفۂ خدا جو تیری جی مین آوے کر مگر مجھے اون کے حال سے کچھہ خبر نہین کیونکہ مین قید خانہ مین محبوس تہا خلیفہ نے غضب مین آکر فی الفور اوسکو قتل کروادیا پہر مجھے کہا کہ تو اب شعر کہیگا یا تجھکو بہی اس بڈہے کا ساتھی کردون - یہہ قہر وغضب خلیفہ کا دیکھکر مینے پہر شعر کہنا اختیار کیا - ابو العتاہیہ اور بشار بن برد اور ابو نواس یہہ تینون ایک طبقہ کے شاعر ہین اور ابو العتاہیہ کے اشعار اکثر زاہدانہ بہی ہین یہہ شاعر ۱۳۰ھ ہجری مین پیدا ہوا اور شہر بغداد مین آکر پیر کے دن آٹھوین ماہ جمادی الآخر ۲۱۱ھ مین فوت ہوا؛

صولی شاعر

ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول تکین شعر وسخن مین اپنے ہمعصرون سے فایق تہا نظم ونثر مین ایسا فصیح البیان تہا کہ جو کلمہ اسکی زبان سے نکلتا تہا سامع کو محو کردیتا تہا خود اسکا مقولہ ہے کہ مین کوئی لفظ اپنے مونہہ سے نہین نکالتا اور نہ کوئی حرف اپنے خطون مین لکہتا ہون جب تک کہ وہ پہلے میرے دل کو جوش اور سینہ کو خروش مین نہ لاوے شعر کہتے ہوئے اسکو خود بہی رقت پیدا ہوتی تہی اور سامع پر بہی مدہوشی طاری ہوجاتی تہی شعر گوئی مین ضرب المثل تہا اوسوقت کے بڑے بڑے شعرا اور ادیب اسکی تحسین وآفرین کرتے تہے ابو تمام طائی حماسہ کے باب النسیب مین اسکے اشعار مفصلہ ذیل لایا ہے

وَنُبِّئْتُ لَيْلَى أَرْسَلَتْ بِشَفَاعَةٍ … إِلَيَّ فَهَلَّا نَفْسُ لَيْلَى شَفِيعُهَا

مین خبر دیا گیا کہ لیلی نے اپنی سفارش کے لئے کسی آدمی کو میری طرف بہیجا سو مین یہہ کہتا ہون کہ نفس لیلی ہی کا کیون اپنا شفیع نہ بنا +

أَأَكْرَمُ مِنْ لَيْلَى عَلَيَّ فَتَبْتَغِي … بِهِ الْجَاهَ أَمْ كُنْتُ امْرَأً لَا أُطِيعُهَا

کیا وہ شخص لیلی سے بڑہکر میرے نزدیک بزرگی اور شان رکہتا ہے تاکہ وہ اسکے وسیلہ سے عزت اور جاہ چاہتی ہے یا مین ایسا مرد ہون کہ اوسکے حکم کو نہین مانتا اور اشعار مفصلہ

ذیل اس نے محمد بن عبد الملک خلیفہ معتصم باللہ کے وزیر کی طرف لکہے تہے ؛

وکنتَ اخی باخاءِ الزمان فلمّا نبا صرت حرباً عوانا

جس وقت زمانہ میرے موافق تہا تو تو ہی میرا بہائی تہا جب وہ مجہہ سے پہر گیا تو تو حرب عوان ہوا

وکنتُ الیک اذمُّ الزمانَ فاصبحتُ منک اذمُّ الزمانا

مین تیرے پاس آکر زمانہ کی مذمت کرتا تہا اب مین تیری طرف سے زمانے کی مذمت کرتا ہون

وکنتُ اُعِدّک للنائبات فہا انا اطلبُ منک الامانا

سینے تجہے مصیبتون کے واسطے تیار رکھا تہا پس آگاہ ہو اب مین تجہہ سے امان

چاہتا ہون اور یہہ دو شعر بہی بہت عمدہ سمجہہ کر لکہے گئے ہین ؛

کُنتَ السوادَ لمقلتی فبکیٰ علیک الناظرُ

تو میری آنکہہ کی پتلی تہا سو تجہے دیکہنے والا رو دیا ؛

مَن شاءَ بعدکَ فلیمُتْ فعلیک کنتُ اُحاذِرُ

اب تیرے بعد جو چاہے سو مرے مجہے تیرے ہی مرنے کا خوف تہا یہہ شاعر عباس

ابن احنف حنفی شاعر کا بہانجا ہے پندرہوین ماہ شعبان سنہ ۲۴۳ ہجری مین سُرّ

مَن رایٔ مین فوت ہوا اور صول اس کے دادا کا نام ہے جس کی طرف یہہ منسوب

ہے اور بعضے یون کہتے ہین کہ صول اصل مین جول تہا جیم صاد سے بدلکر صول بنا

اور جول ایک گانو کا نام ہے جو جرجان کے مضافات سے ہے اور سُر من رایٔ

کو خلیفہ معتصم باللہ نے سنہ ۲۲۱ ہجری مین شہر قاطول کے پاس آباد کیا اور اب وہ مختصر ہو کر سامرہ مشہور ہوا

ابن راوندی

ابو الحسین۔ احمد بن یحیی بن اسحق راوندی فاضل اجل تہا اس کے تصنیفات قریب

ایکسو چودہ کے ہین منجملہ انکے کتاب فضیحۃ المعتزلہ۔ اور کتاب التاج اور کتاب الزمرد

ہے علم کلام مین اس کو بڑا دخل تہا اور گاہے گاہے شعر بہی کہتا تہا چنانچہ یہہ شعر اسکا

مطابق حال زمانہ کے ہے۔

محن الزمان کثیرۃ ما تنقضی و سرادرہ یاتیک کما لاعیاد

زمانے کی مصیبتین اتنی بڑی ہین کہ گذرنے مین نہین آتین اور اوسکی خوشی تجہے کبہی عیدون کی طرح حاصل ہوتی ہے یہہ فاضل چالیس سال کا ہوکر ۲۷۶ہ ہجری مین فوت ہوا اور آزند ایک گانو ہے مضافات اصفہان سے ؛

ثعلب نحوی

ابوالعباس احمد بن یحیی بن زید بن سیار نحوی شیبانی معروف بثعلب نحوی علم نحو اور لغت مین امام اہل کوفہ تہا اور اخفش اصغر اور ابوبکر بن انباری اسکے شاگرد ہین ابوبکر بن مجاہد سے روایت ہے کہ مجہے ثعلب نے کہا اے ابوبکر قران والے قرآن کو پڑہکر مطلب کو پہونچے اور اہل حدیث حدیث کے وسیلہ سے فائز ہوئے اور اصحاب فقہ نے فقہ سے مقصود پایا مگر مینے تمام عمر زید و عمر کی حالت اعرابی مین گذاری پس معلوم نہین کہ قیامت کو میرا کیا حال ہوگا سو ابوبکر بن مجاہد کہتا ہے کہ مین وہان سے لوٹا اور اسی رات جناب رسول خدا کو خواب مین دیکہا کہ آپ فرما رہے ہین کہ ابوالعباس نحوی کو میرا اسلام کہو اور اوسکو بشارت دو کہ تو قیامت کو بڑے بلند جہنڈے والا ہوگا اسلیئے کہ علم نحو کی علوم عربیہ محتاج ہین کئی کتابین مفید عام اس نے تصنیف کین چنانچہ کتاب المصون۔ کتاب الاختلاف نحوین۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب مایلحن فیہ العامہ۔ کتاب القرآت۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب التصغیر۔ کتاب ماینصرف ومالاینصرف۔ کتاب مایجری ومالایجری۔ کتاب الشواذ۔ کتاب الامثال۔ کتاب الایمان۔ کتاب الوقف والابتدار۔ کتاب الالفاظ کتاب الہجا۔ کتاب المجالس۔ کتاب الاوسط۔ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب المسایل۔ کتاب حدالنحو وغیرہ اسکی تصنیفات مشہور ہین۔ ۱۶سال کا ہوکر علم عربی اور لغت کو پڑہنے لگا اور اٹہارہوین سال مین فراء کی کتابون کو شروع کیا اور ۲۵ سال کی عمر مین فاضل اجل ہوا اور کل کتابین فراء کی

کی یاد کرلین - سنہ ۲۰۰ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۲۹۱ ہجری کو بغداد مین گھوڑے کی لات کی ضرب سے فوت ہوا اور شیبانی شیبان بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وایل کیطرف منسوب ہے

زجاج نحوی

ابو اسحق - ابراہیم بن محمد بن سری بن سہل زجاج علم نحو اور ادب مین یگانہ زمان علامہ دوران تہا اسنے بہت کتابین مفید عام تصنیف کین چنانچہ اسکی تصنیفات سے کتاب معانی القرآن الکریم کتاب الامالی - کتاب ما فسر من جامع المنطق - کتاب الاشتقاق - کتاب العروض - کتاب القوافی - کتاب الفرق - کتاب خلق الانسان - کتاب خلق الفرس - کتاب مختصر فی النحو کتاب فعلت وافعلت - کتاب ما ینصرف وما لا ینصرف - کتاب شرح ابیات سیبویہ - کتاب النوادر - کتاب الانوار وغیرہ مشہور ہین مبرد اور ثعلب سے اسنے علم تحصیل کیا - شیخ ابو علی فارسی نحوی کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین اور زجاج دونون قاسم بن عبید اللہ بن سلیمان وزیر کے پاس گئے اور قاسم زجاج کا شاگرد تہا اور اسکے یہان زجاج کی بڑی قدر اور منزلت تہی اور اسی کے بدولت زجاج نے جاہ و ثروت اور مال و متاع بے شمار حاصل کیا تہا وہان ہم بے تکلف بیٹھے ہے تہے کہ ایک غلام آیا اور اوس نے وزیر کو کوئی ایسی خوشی کی بات سنائی کہ جس سے وزیر کا چہرہ ہشاش بشاش ہوگیا اور وہ اوسیوقت غلام کے ہمراہ گیا ابہی کچہہ دیر نہ گذری تہی کہ واپس آیا اور آثار غم والم کے اوس کے چہرہ سے نمایان تہے ہم یہہ حال دیکہہ کر حیران ہوئے زجاج نے اس خوشی اور غمی کا باعث پوچہا وزیر نے کہا کہ ایک مغنیہ کی کنیزک ہمارے یہان آیا جایا کرتی تہی اور مین اوسکی خریدنے کا کئی بار مستدعی ہوا لیکن وہ انکار کرتی رہی آخر کسی نے اوسے یہہ مصلحت بتائی کہ وہ کنیزک کو تحفہ کے طور پر پیش کرے تاکہ قیمت سے دوگنا مال پاوے سو اب اوس کنیزک کے آنے کی خبر غلام نے دی اور مین خوش و خورم اوس کی بکر شکنی کے واسطے گیا مگر جب جاکر دیکہا تو اوسے خون حیض آیا ہوا تہا اسلئے غمگین واپس آیا زجاج

نے اوسیوقت قلم پکڑ کر وزیر کے روبرو نے البدیہہ یہہ اشعار لکھے ؛

فَارِسٌ مَاضٍ بِحَرْبَتِهٖ حَاذِقٌ بِالطَّعْنِ فِی الظُّلَمِ

ایک سوار جو اپنا چھرا لیکر بڑے کاموں مین گذرنے والا ہے اور اندھیرے مین نیزہ زنی مین دانا ہے ؛

رَامَ اَنْ یَدْمِیْ فَرِیْسَتَہٗ فَاتَّقَتْہُ مِنْ دَمٍ بِدَمٍ

اپنے شکار کے خون آلودہ کرنیکے واسطے تیر مارنے والا تہا سو وہ شکار اوس سے ایک خون کے باعث دوسرے خون سے بچا۔ وزیر یہہ اشعار سنکر خوش ہوا اور زجاج کی عزت وتوقیر حد سے زیادہ کی۔ مگر یہہ شعر اصل مین خلیفہ ماموں نے بوران بنت حسن اپنی زوجہ کے حق مین بادلی تغیر کہے تہے زجاج نے شاید اپنا حکایت کیطور پر بیان کئے ہون۔ یہہ فاضل جمعہ کے دن ۱۹ جمادی الآخر سنہ ۳۱۰ یا ۳۱۱ھ مین شہر بغداد مین فوت ہوا ؛

نفطویہ نحوی

ابو عبد اللہ ابراہیم بن محمد بن عرفہ بن سہل بن مغیرہ نحوی واسطی ۲۴۴ھ مین شہر واسط مین پیدا ہوا اور بغداد مین آکر سکونت اختیار کی عالم اجل اور فاضل بے بدل تہا شعر نہایت فصیح کہتا تہا مگر علم نحو اسپر غالب ہوا اور اوس مین کتابین بہی تصنیف کین ابن خالویہ کہتا ہے کہ علما سے کوئی شخص جسکا نام ابراہیم اور کنیت ابو عبد اللہ ہو سوا نفطویہ کے نہین ہوا اس جگہہ دو شعر اس کے بطور نمونہ کے درج کئے جاتے ہین ؛

قَلْبِیْ اَرَقُّ عَلَیْکَ مِنْ خَدَّیْکَ وَقُوَایَ اَوْھٰی مِنْ قُوٰی جَفْنَیْکَ

میرا دل بہت نرم ہے تجہپر تیرے دونون رخساروں سے اور میری قوتین تیرے پلکوں کی قوی سے بہت سست ہین ؛

لِمَ لَا تَرِقُّ لِمَنْ یُعَذِّبُ نَفْسَہٗ ظُلْمًا وَیَعْطِفُہٗ ھَوَاہُ عَلَیْکَ

توکیوں رحم نہین کرتا اوس شخص پر جو اپنے نفس کو ظلماً عذاب دے رہا ہے اور جسکو محبت

تیرنی طرف پہیر لاتی ہے - وفات اسکی سنہ ۲۲۳ھ مین شہر بغداد مین ہوئی +

نُحّاس نحوی

ابو جعفر احمد بن محمد بن اسمٰعیل بن یونس مرادی نحوی مصری نحو مین فاضل اجل تہا تصنیفات اسکی بکثرت ہین چنانچہ اس نے تفسیر قرآن - تفسیر ابیات سیبویہ (جو ایسی پہلے کسی نے تصنیف نہین کی) کتاب ادب الکاتب - کتاب اعراب القران - کتاب الناسخ والمنسوخ کتاب التفاحہ - کتاب الاشتقاق - کتاب المعانی - کتاب الوقف - کتاب فی شرح المعلقات السبع - کتاب طبقات الشعرا وغیرہ تصنیف کین - اور دس دیوان عربی لکہکر اونکی تفسیر کی اور علم نحو ابو الحسن علی بن سلیمان اخفش اور زجاج اور ابن انباری اور نفطویہ وغیرہ ادبائے عراق سے حاصل کیا - تدریس وتعلیم مین ہرگز دریغ نہ کرتا تہا اور لوگ بہی اس سے بڑی رغبت سے علم حاصل کرتے تہے مگر بخیل کم خرچ پرلے درجے کا تہا شنبہ کے دن سنہ ۳۳۸ھ مین دریائے نیل کے کنارہ پر بیٹہکر کسی شعر کی تقطیع کر رہا تہا کہ کسی رہگذر نے یہہ سمجہکر کہ یہہ دریا پر جادو کر رہا ہے کہ وہ ابکے سال زور مین نہ آوے اور قحط پڑا رہے اوسکو لات مار کر دریا مین گرا دیا پہر اوس کی کہین خبر نہ ملی اور نہ نعش ہاتہ آئی عربی مین نحاس پیتل اور تانبے کے برتن بنانے والے کو کہتے ہین +

ابن طباطبا

ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب مصر کے نامدار روسا مین سے تہے اشعار زاہدانہ اور رندانہ دونون مین کمال رکہتے تہے شعر کے باعث بڑی عزت وتوقیر حاصل کی اور طباطبا لقب آپکے جد اعلیٰ کا ہے جو بسبب لکنت زبان کے قاف کو طا سے بدل کر بولتے تہے چنانچہ ایک دن غلام سے لباس مانگا غلام نے عرض کی دراعہ لاؤن یا قمیص آپنے فرمایا نہ طباطبا یعنے قبا قبا آخر ۶۴ برس کے ہوکر سنہ ۳۴۵ھ مین راہی ملک بقا ہوئے

متنبّی شاعر

ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد کوفی - یہہ شاعر فصیح اللسان اور ناظم بلیغ البیان تہا علم ادب اور لغت مین بے نظیر تہا۔ بہولی عمر مین ملک شام مین آیا اور وہان کے ادبا سے علم ادب مین اعلے درجہ کی کمالیت پیدا کی علم عربی مین اسقدر ملکہ رکہتا تہا کہ جو مسئلہ اوس سے پوچہا جاتا اوسی وقت بلا تکلف عربی کی سند سے بیان کرتا تہا چنانچہ شیخ ابو علی فارسی مصنف ایضاح نے ایکدن پوچہا کہ فعلی کے وزن پر کلام عرب مین کتنے جمع آئے ہین اس نے فی الفور جواب دیا کہ حجلیٰ وظربیٰ - شیخ کہتا ہے کہ مین تین رات متواتر لغت کی کتابین دیکہتا رہا مگر ان دونون جمع کے سوا اور کوئی جمع ہرگز نہ ملی - بعضے شعرا اسکے اشعار کو ابو تمام طائی کی شعرون پر ترجیح دیتے ہین - نامی شاعر کہتا ہے کہ ایک مضمون تمام شاعرون سے رہگیا تہا اور میرا منشا تہا کہ مین اسے ادا کرون پر متنبی اوس مین سبقت لیگیا اور وہ یہہ ہے ؛

رماني الدهر بالارزاء حتى فؤادي في غشاء من نبال

زمانے نے مجہہ پر مصیبتون کے اتنے تیر برسائے کہ میرا دل تیرون کے پردہ مین چہپ گیا ؛

فصرت اذا اصابتني سهام تكسرت النصال على النصال

اب مین ایسا ہوگیا ہون کہ جب مجکو تیر لگتے ہین تو پہالونپر پہالین ٹوٹتی ہین اسکی دیوان کی اور شعرا کے دیوانون سے زیادہ شرحین ہین چنانچہ کہتے ہین کہ اسکے دیوان کی چالیس شرحین ہین اور متنبی اس کا تخلص اسواسطے پڑا کہ اس نے ہمراہ اور لوگون کے بنی کلب وغیرہ سے ملکر دعوے نبوت کا کیا تہا سو لولو امیر حمص نائب اخشیدیہ کا اس کی تنبیہ کے واسطے لشکر لایا اور اسکو قید کرکے اسکے ہمراہیون کو ادہر ادہر پراگندہ کر دیا اور یہہ مدت تک قید رہا آخر توبہ کرکے اس نے رہائی پائی - بعضے یون کہتے ہین کہ اسنے شعر مین دعوے نبوت کا کیا تہا یعنے پیغمبر شعرا اپنے آپ کو کہتا تہا مگر معتبر مورخون

نے پہلے قول کو معتبر لکھا ہے - پہر ۳۳۷ھ مین امیر سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا اور ۳۴۶ھ مین وہان سے مرخص ہوکر مصر مین آیا اور کافور آخشیدی اور انوجور بن آخشیدی کی مدح مین کئے قصیدے کہے مگر کافور کے روبرو پاتو مین موزے پہن اور کمر باندہ اور تلوار کو حمایل کر اپنے دو مسلح چوبدارون کے کندہون پر کہڑا ہوتا تہا - کافور اس گستاخی سے ناراض ہوا متنبی نے اوس کی ہجو مین ایک قصیدہ کہا اور صبح کے وقت عید الضحی کے دن ۳۵۰ھ کو وہان سے بہاگا کافور نے چارون طرف اوس کی تلاش کے واسطے قاصد دوڑائے مگر وہ ہاتہہ نہ آیا کہتے ہین کہ کافور نے متنبی سے ملک کی صوبہ داری کا وعدہ کیا تہا لیکن اس کے تکبر اور رعونت سے خوف کر کے اسکو ایسے رتبہ عظیم سے محروم رکہا اور لوگون سے کہا کہ العیاذ باللہ جس نے آنحضرت کے مقابلہ مین دعوی نبوت کا کیا کیا وہ کافور کے مقابلہ مین بادشاہی کا دعوے نکریگا - سیف الدولہ کی مجلس مین ہر رات شاعر اور ادیب جمع ہوکر مباحثہ کرتے ہے ایک رات متنبی اور ابن خالویہ نحوی مین بحث ہورہی تہی کہ ابن خالویہ نے متنبی کے مونہہ پر کنجی ماری جس سے خون نکل آیا اسلیئے متنبی وہان سے ناراض ہوکر مصر مین گیا اور کافور کی مدح مین قصیدہ کہا پہر وہان سے بلاد فارس مین گیا اور عضد الدولہ بن بویہ دیلمی کی مدح کی اور بہت سا انعام پاکر ۳۵۴ھ مین بغداد کی طرف روانہ ہوا راستہ مین نعمانیہ کے پاس فاتک بن ابی جہل اسدی سے لڑائی ہوئی جس مین متنبی اور اوس کا لڑکا دونون مقتول ہوگئے - کہتے ہین کہ جب متنبی نے دشمن کا غلبہ دیکہا تو بہاگنا چاہا غلام نے متنبی کا یہہ شعر پڑہکر فالخیل واللیل والبیداء تعرفنی والضرب والطعن والقرطاس والقلم کہا کہ اپنے یہہ شعر اپنی بہادری کی صفت مین کہا ہے اگر بہاگوگے تو آپکو لوگ جہوٹا شاعر کہین گے - پس متنبی اپنے اس شعر کے لحاظ سے لڑکر مارا گیا ٭

ابن فارس لغوی

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی جمیع علوم مین مہارت کامل رکہتا تہا لیکن علم لغت اسپر غالب ہوا جسکے باعث اسکا لقب لغوی پڑا اس نے لغت مین کتاب المجمل اور فقہ مین حلیۃ الفقہا تصنیف کین ۔ صاحب مقامات حریری نے مقامہ طیبہ مین مسایل فقہ کے بیان کرنے مین اسکی طرز اختیار کی ہے جب یہہ فاضل شہر ہمدان مین مقیم تہا تو بدیع ہمدانی مصنف مقامات بدیع نے اس سے استفادہ کیا شعر نہایت فصیح و بلیغ کہتا تہا جیسے کہ اسکے یہہ شعر ہین ؛

وقالوا کیف حالک قلت خیر   تقضی حاجۃ وتفوت حاج

اونہون نے میرا حال پوچہا مینے کہا اچہا ہے کوئی حاجت روا ہوتی ہے اور کئی روا نہین ہوتین ؛

اذا ازدحمت ہموم الصدر قلنا   عسی یوم یکون لہا انفراج

جب غم سینے مین ازدحام کرتے ہین تو کہتا ہون کہ قریب ہی کہ ایکدن انکی کشادگی ہوگی

ندیمی ہرتی وانیس نفسی   دفاتر لی ومعشوقی السراج

ہمنشین میری بلی اور میری جان کا انیس دفتر اور معشوق میرا چراغ ہے وفات اسکی سنہ ۳۹۰ مین ہوئی اور قاضی علی بن عبد العزیز کے مقبرہ مین مدفون ہوا ؛

جوہری صاحب صحاح

ابونصر اسمعیل بن حماد جوہری لغت اور ادب اور خوشخطی مین یگانہ زمانہ تہا لغت مین اسنے ایک کتاب بے نظیر جو صحاح جوہری کے نام سے مشہور ہے تصنیف کی اصل مین یہہ فاراب کا باشندہ تہا لیکن نیشاپور مین آکر اسنے سکونت اختیار کی اور وہین سنہ ۳۹۸ ہجری مین فوت ہوا ؛

بدیع الزمان ہمدانی

ابو الفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید ہمدانی معروف ببدیع الزمان نظم و نثر مین یگانہ زمانہ تہا- ابو الحسین احمد مصنف مجمل سے اس نے روایت کی اور بڑے بڑے فصیح و بلیغ رسالے تصنیف کئے اور لطیف و عجیب مقامے لکہے حریری نے اسی کی طرز پہ مقامات تیار کی اور اس کے علم و فضل کی تعریف اپنی کتاب کے خطبہ مین بڑے زور و شور سے کی اور اسکی فصاحت و بلاغت کا معترف ہوا بدیع الزمان نے اچہے اچہے لطیفہ نظم و نثر مین بیان کئے اور فقرات مسجعہ اور اشعار مرشحہ اور [illegible] جو سراسر پند و نصایح سے پر ہین تصنیف کئے چنانچہ یہان نمونہ کے طور پر دو چار فقرے درج کئے جاتے ہین

الماء اذا طال مکثہ ظہر خبثہ واذا سکن متنہ تحرک نتنہ

پانی جب مدت تک کہڑا رہے تو اوس کی پلیدی ظاہر ہوتی ہے اور جب اوسکی سطح ساکن ہو تو اوسکی بدبو حرکت کرتی ہے- دونون فقرون کا ایک ہی مطلب ہے

الضیف یسمج لقاؤہ اذا طال ثواؤہ ویثقل ظلہ اذا انتہی محلہ

مہمان جب مدت تک قیام کرے تو اوسکا دیکہنا کریہ ہوتا ہے اور جب اوسکا قیام نہایت تک پہونچے تو اوسکا سایہ ثقیل معلوم ہوتا ہے ان دونون فقرون کا بہی ایک ہی مطلب ہے

حضرتہ التی ہی کعبۃ المحتاج لا کعبۃ الحجاج ومشعر الکرام لا مشعر الحرام ومنی الضیف لا منی الخیف وقبلۃ الصلات لا قبلۃ الصلوات

اوس کی درگاہ کعبہ محتاجون کا ہے نہ کعبہ حاجیون کا اور محل کرم کا ہے نہ محل حرم کا اور مہمانون کی آرزوئین ہین نہ خیف کی منی ہے اور صلون کا قبلہ ہے نہ نمازون کا قبلہ ہے- بدیع الزمان اکثر ملک ہرات مین رہتا تہا جب وہان اس کے علم و فضل اور شعر و سخن کا چرچا پہیلا تو فضلائے عصر نے جنکا سینہ حسد کی آگ سے جلا ہوا تہا اسکو زہر دیدی جس سے سنہ ۳۹۸ مین راہی ملک بقا ہوا اور بعضی مورخ اپنی تاریخون مین لکہتے ہین

حاکم ابوسعید عبدالرحمان بن دوست روایت کرتا ہے کہ مین نے بڑے بڑے معتبرون سے سنا ہے کہ بدیع ہمدانی مرض سکتہ سے مرا تہا اور اوس کی تجہیز و تکفین مین نہایت جلدی کی گئی اور خیال نہ کیا گیا کہ مرض سکتہ مین مبتلا ہے یا دراصل مر گیا ہے پہر قبر مین اوسکو ہوش آیا اور رات کو کفن کش نے اُسکی آواز سنی اور قبر کو کہود کر دیکہا تو داڑہی پکڑے ہوئے قبر کے حبس سے مرا ہوا پایا ؛

نامی شاعر

ابوالعباس احمد بن محمد دارمی مصیصے معروف بنامی علم ادب مین ماہر اور شعرگوئی مین متبحر تہا سیف الدولہ کے دربار مین متنبیؔ کے بعد اسکے برابر کسیکا قدر اور مرتبہ نہ اتہا اور متنبیؔ سے اسکے معارضے او مناقشے شاعرانہ بہت ہوتے رہے اشعار اسکے نہایت لطیف اور دلچسپ اور مرغوب خاطر ہین ؛

اتانی فی قمیص اللاذ یسعی عدوٌّ لی یلقب بالحبیب

میرے پاس ایک دشمن جسکا لقب حبیب تہا سرخ دریائی کا کرتہ پہنے ہوئی دوڑتا آیا۔

وقد عبث الشراب بمقلتیہ فصیر خدہ کسنا اللھیب

اور شراب نے اوسکی آنکہون کو مست اور رخساریکو آگ کی شعلہ کیطرح روشن کر دیا

فقلت لہ بما استحسنت ھذا فقد اقبلت فی زی عجیب

مینے اوسے کہا تو نے کس چیز سے اسکو خوبصورت بنایا کیونکہ تو کیا اچہے عجیب لباس مین میرے پاس آیا ہے ؛

احمرۃ وجنتیک کستک ھذا ام انت صبغتہ بدم القلوب

کیا تیرے رخسارون کی سرخی نے تجہکو یہہ لباس پہنایا یا تو نے اس کو عاشقون کے دلون کے خون سے رنگا ہے ؛

فقال الراح اھدت لی قمیصًا بلون قد حکی شفق الغروب

فثوبی و الہمد ام وبون خدے قرایب من قرایب من قرایب
اوس نے کہا کہ شراب نے مجکو کرتہ جس کا رنگ شفق غروب سے مشابہ ہے تحفہ دیا سویرا کپڑا اور شراب اور میرے رخسارے کا رنگ آپسمین قریب ہین - یہہ شاعر ۹۰ برس کا ہوکر ۳۹۹ یا ۳۹۸ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا - مصیصی نام شہر کا ہے طرطوس کی قریب بحر روم کے کنارے پر جسکو صالح بن علی ابو جعفر منصور کے چچا زاد بہائی نے ۱۴۰ھ مین بنایا تہا ؛

ابو رقعمق

ابو حامد احمد بن محمد انطاکی ملقب بابی الرقعمق شاعر نامور ہے - ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اسکی بڑی تعریف کی اور کہا کہ یہہ شخص یگانہ زمان اور علامہ دوران تہا اشعار صوفیانہ اور ظریفانہ دونون مین مہارت کامل رکہتا تہا اس کے شعر و سخن کا چرچا تمام ملک شام مین پہیلا اور وہان کے کل شاعرون سے عموماً اور شعراے مادحین سے خصوصاً فایق تہا - اکثر اس کے اشعار صریع الدلالہ شاعر کے طور پر ہین مصر مین مدت تک رہا اور وہان کے امرا و سلاطین کی مدح مین کئی قصیدے کہے معز ابو تمیم معد بن منصور اور اوس کے بیٹے عزیز اور حاکم اور قائد اور وزیر ابو الفرج بن کلس وغیرہ روسا کی تعریف مین بڑے مبالغہ کئے اور عزت پائی اور مشہور زمانہ ہوا - اور جمعہ کے دن ماہ رمضان یا ربیع الآخر ۳۹۹ھ مین ملک مصر مین فوت ہوا ؛

ابن بقیۃ نحوی

ابو طالب احمد بن بکر بن بقیۃ عبدی نحوی فاضل متبحر تہا - اس نے علم نحو ابو سعید سیرافی اور ابو الحسن ربانی اور ابو علی فارسی سے حاصل کیا اور ایضاح ابو علی فارسی کی شرح بہت عمدہ لکہی ماہ رمضان مین پنجشنبہ کے دن ۴۰۶ھ مین فوت ہوا -

اور عبدی نسبت قبیلہ عبد القیس بن اقصے بن دعمی کی طرف ہے؛

ابراہیم حصری

ابو اسحق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف بحصری قیروانی سخنور نامور اور شاعر معز پرور وحید عصر اور یگانہ دہر تہا۔ اسنے عربی مین ایک دیوان اور کتاب زہر الآداب اور ثمر الالباب اور لطایف وظرایف کے بیان مین کتاب المصون فی سر الہوی المکنون تصنیف کین قیروان کے جوان اس کے گرد بیٹہتے اور اسکے اشعار ظرافت آمیز اور کلمات مسرت انگیز سنکر محظوظ ہوتے اور اسکی بڑی عزت وشان کرتے تہے اس کے شعر وسخن کا چرچا اطراف عالم مین اسقدر پہیلا کہ چارون طرف سے اسکو انعام اور صلے ملنے لگے۔ یہہ شاعر ابو الحسن علی حصری شاعر کی خالہ کا بیٹا ہے جو پانچوین صدی مین ہوا ہے حصری عمل حصر یا بیع حصر کی طرف منسوب ہے۔ قیروان بفتح قاف افریقیہ مین ایک شہر کا نام ہے جسکو عقبہ بن عامر صحابی نے تعمیر کیا تہا

ابو عامر بن شہید قرطبی

ابو عامر احمد بن عبد الملک بن مروان ذو الوزارتین الاعلی احمد بن عبد الملک بن عمر بن محمد بن عیسے بن شہید اشجعی اندلسی ۳۸۲ھ مین پیدا ہوا شہر اندلس مین اس کے برابر کوئی عالم نہ تہا ابن حزم ظاہری سے اس کے اکثر مکاتبات اور مداعبات ہوتے رہے۔ اور اس نے کتاب کشف الدک وایضاح الشک وکتاب التوابع والزوابع اور اور نہایت عمدہ کتابین تصنیف کین اور باوجود کمال علم وفضل کے سخاوت ومروت مین مشہور آفاق تہا جمعہ کے دن چاشت کیوقت اخیر تاریخ ماہ جمادی الاولی ۴۲۶ھ مین شہر قرطبہ مین فوت ہوا اور اشجعی اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب ہے؛

ابن کلیب

احمد بن کلیب شاعر نامور اور سخنور معنے پرور بذلہ گو لطیفہ سنج تہا اسلم بن احمد بن سعید پر عاشق ہوا اور اوس کے حسن وجمال اور خط وخال کی وصف مین شعر کہتا تہا چنانچہ اسنے یہہ اشعار اپنے معشوق کی صفت مین کہے ہین ٭

وَاَسْلَمَنِی فِی ھَوَاہُ اَسْلَمُ ھٰذَا الرَّشَا
غَزَالٌ لَہٗ مُقْلَۃٌ یُصِیْبُ بِھَا مَنْ یَّشَاءُ
وَشٰی بَیْنَنَا حَاسِدٌ سَیُسْأَلُ عَمَّا وَشٰی
وَلَوْ شَاءَ اَنْ یَرْتَشِیْ عَلَی الْوَصْلِ رُوْحِیْ اِرْتَشٰی

یہہ شاعر اپنے دوست کے ہجر و فراق مین ۳۲۶ھ مین فوت ہوا ٭

ابن الابار

ابو جعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف بابن ابار معتضد عباد بن محمد لخمی اشبیلیہ کے حاکم کے مقربون مین سے تہا عالم اجل اور فاضل اکمل تہا نظم مین اسکو بڑی دسترس تہی عربی مین اس نے ایک دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا وفات اس کی ۴۳۳ھ مین ہوئی خولانی بفتح خاء معجمہ خولان بن عمرو کی طرف منسوب ہے اور اشبیلیہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے ٭

ابو نصر منازی

ابو نصر احمد بن یوسف سلیکی منازی کاتب سر دفتر شعرائے نامدار و فضلائے عالی وقار تہا ابو نصر مروان کردی والی میّا فارقین اور دیار بکر کا وزیر ہوا اور شہر میّا فارقین اور آمد کی جامع مسجد مین بڑا کتب خانہ جمع کرکے وقف کیا۔ ایک دفعہ منازی ابو العلاء معرّی سے معرّہ نعمان مین ملا ابو العلاء نے اسکے آگے شکایت کی کہ مینے ہرچند ابنائے زمانہ سے اپنا تعلق چہوڑ دیا ہے لیکن پہر بہی وہ میرے ایذا رسانی سے ہرگز باز نہین آتے ابو نصر منازی نے کہا اب

اون کو تم سے کیا تعلق ہے تو نے انکے واسطے دنیا کو چھوڑ دیا ابو العلا نے تین دفعہ کہا دنیا کیا بلکہ مینے آخرت بہی اِن کے واسطے چہوڑ دی مگر ابو نصر مذکور سر نیچے کر کے کہڑا رہا - اور زبان سے کچھ نہ کہا ابو المعالی حضیری کتاب زینۃ الدہر مین سنازی کے یہہ شعر لایا ہی؛

وَلِی غُلَامٌ طَالَ فِی دِقَّۃٍ ۞ کَخَطِّ اقلیدس لا عرض لہ ۞

میرا ایک غلام باریکی مین اقلیدس کے خط کی طرح لنبا ہے جو عرض نہین رکہتا؛

وقد تناہی عقلہ خفۃً ۞ فصار کالنقطۃ لا جزء لہ ۞

اور اوس کی دانش خفت مین اُس نہایت تک پہونچی کہ نقطہ کی طرح اوسکی جزو نہین اس نے عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا مگر مورخین لکہتے ہین کہ وہ مشتہر نہین ہوا اور نہایت قلیل الوجود ہے - وفات اسکی ۴۳۲ھ مین ہوئی سنازی منازجرد کی طرف منسوب ہے جو خرت برت کے پاس ہے اور خرت برت نام قلعہ زیاد کا ہے اور یہہ منا زوہ منازکرد نہین ہے جو نام قلعہ کا مضافات اخلاط سے ہے؛

معرّی شاعر

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن داؤد تنوخی معرّی شاعر عدیم المثل تہا - علم صرف و نحو و لغت و اشتقاق و بدیع و بیان و معانی و ادب وغیرہ مین یکتاے زمانہ تہا علم نحو و لغت معرہ مین اپنے باپ سے اور حلب مین علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سے حاصل کیا کئی کتابین اور رسالے تصنیف کئے اور اکثر کتابین اسکی اوسوقت مین مشہور اور مقبول ہوئین نظم مین کتاب لزوم ما لا یلزم پانچ جلد مین تصنیف کی اور کتاب سقط الزند تصنیف کر کے پہر آپ ہی اوس کی شرح ضوء السقط لکہی اور ایک کتاب جسکا نام الایک و الغصون اور معروف بالہمزہ و الردف ہے علم ادب مین قریب سو جزو کے تصنیف کی (جزو سے مراد یہان جلد ہے) ابو القاسم علی بن محسن تنوخی اور خطیب ابو زکریا وغیرہ علماے نامدار نے اس سے علم تحصیل کیا اور

روایت کی اجازت لی۔ ۲۷ ماہ ربیع الاول ۳۶۳ھ مین جمعہ کے دن وقت غروب آفتاب کے شہر معرہ مین پیدا ہوا اور ۳۶۷ھ مین چیچک سے اندہا ہوا اور داہنی آنکہ پر سفیدی چہا گئی اور بائین آنکہ بالکل جاتی رہی۔ حافظ سلفی ابو محمد عبد اللہ بن ولید بن غریب ایادی سے روایت کرتا ہے کہ مین کہین مین ایک مرتبہ اپنے چچا کے ہمراہ ابو العلا کی زیارت کے واسطے گیا اور وہان جاکر دیکہا کہ ابو العلا نمدہ کے مصلے پر بیٹہا ہوا ہے اور نہایت نحیف الجسم پیر فرتوت ہے ایک آنکہ اوسکی رخسارے پر پڑی ہوئی اور دوسری آنکہ غور مین گئی ہوئی تہی اور چہرہ پر چیچک کے داغ ہین۔ مین اوس کے قریب جاکے بیٹہا اوسنے میرے سر پر ہاتہہ پہیر کر پیار کیا اور نہایت تضرع و عاجزی سے میرے حق مین دعا کی۔ اس نے ایک کتاب لامع العزیز دیوان متنبی کے شعرون کی تشریح مین لکہی جس سے لوگ بڑے خوش ہوئے اور اوسکے پاس جاکر تحسین اور آفرین کرنے اور داد سخن دینے لگے۔ ابو العلا نے کہا کہ اس کتاب کے لکہنے مین گویا متنبی کی روح نے مجہے مدد دی اور پردہ غیب سے میری طرف توجہ کی۔ اسنے دیوان ابو تمام کو مختصر کرکے اوسکی شرح لکہی اور اوس کا نام ذکری حبیب کہا اور دیوان بحتری کو مختصر کرکے اوس کی شرح لکہی اور اوسکا نام عبث الولید رکہا اور دیوان متنبی کو مختصر کرکے اوس کی شرح لکہی اور اوسکا نام معجز احمد رکہا۔ ۳۹۹ھ مین بغداد مین آیا اور وہان ایک سال اور سات مہینے رہکر پہر معر مین واپس گیا اور کتابین تصنیف کرنے لگا اور درس جاری کیا چنانچہ چارونطرف سے طلبا اسکے پاس استفادہ کے واسطے آتے تہے۔ ابو العلا نے نابینائی کے باعث ایک مکان خاص اپنے واسطے مقرر کیا ہوا تہا جس مین ہمیشہ بیٹہا رہتا تہا اسلیے اسکا نام رہین المجلس پڑا اس نے ۴۵ سال گوشت اس خیال سے نہ کہایا کہ بیچارے جانور کو ذبح کرنا محض ایذا رسانی ہے اور یہہ امر مطلقاً معیوب و مذموم ہے۔ کہتے ہین کہ اس شاعر نے گیارہ سال کی عمر مین شعر کہنا شروع کیا تہا جمعہ کی رات تیسری

ماہ ربیع الاول ۴۴۹ھ مین شہر معرہ مین فوت ہوا- اور اپنے محلہ کے سیدان مین
دفن کیا گیا- تنوخی بفتح تا وضم نون نام قبیلہ کا ہے اور معرّی نسبت معرۃ نعمان
کی طرف ہے اور معرہ نعمان ایک گانو کا نام ہے جو مابین حمات اور شیرز کے واقع
ہے اور نعمان بن بشیر انصاری کی طرف منسوب ہے ؎

خطیب بغدادی

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی معروف بخطیب
بغدادی مصنف تاریخ بغداد فاضل کامل اور عالم عامل تھا- علم حدیث اور تواریخ
مین بڑا ماہر تھا اس نے فقہ ابو الحسین محاملی اور قاضی ابو الطیب طبری سے حاصل
کی اور اوسمین ضرب المثل زمانہ ہوا اور قریب ایک سو کے تصنیف کی مگر سب علمون کو
بڑہکر اسکا خیال علم حدیث اور تواریخ مین تہا اور تواریخ مین اسکی تصنیف کو بڑا اعتبار
ہے چوبیسوین ماہ جمادی الآخر روز پنجشنبہ ۳۹۲ھ مین پیدا ہوا اور ساتوین ذی الحجہ
یوم دوشنبہ ۴۶۳ھ مین رحلت کی محب الدین ابن نجار بیان کرتا ہے کہ ابو البرکات
اسمعیل بن سعد صوفی نے کہا کہ شیخ ابو بکر بن زہرا صوفی نے اپنی قبر کے واسطے
بشر حافی کی قبر کے پاس جگہہ لی تہی اور وہان ہر ہفتہ مین ایک دو مرتبہ جاکر قرآن مجید
پڑہتا اور سویا کرتا تہا جب ابو بکر خطیب کے مرنیکا وقت قریب پہونچا تو اوس نے وصیت
کی کہ مجھے بشر حافی کے پاس دفن کرین اور میرا کل مال و متاع فقہا اور محدثین
کو دین اور کتب خانہ وقف کرین پس لوگ اوس کے مرنے کے بعد ابو بکر بن زہرا
سے قبر کی زمین کے واسطے مستدعی ہوئے لیکن اوس نے سخت انکار کیا پھر وہ
اوس کے باپ کے پاس گئے اوس نے بیٹے کو بلوا کر کہا کہ مین یہہ نہین کہتا کہ
خطیب کی قبر کے واسطے جگہہ دو مگر یہہ بتاؤ کہ اگر بشر حافی زندہ ہوتا اور تو اوسکے
پاس بیٹھا ہوتا اور خطیب اگر تیرے سے نیچے درجہ پر بیٹھتا تو کیا یہہ بات تجہی اچھی معلوم

ہوتی۔ ابوبکر بن زہر ابر نے کہا نہین بلکہ مین اونکو اپنی جگہہ دیتا اور آپ اون سے نیچے بیٹھتا اوس کے باپ نے کہا کہ اب بہی ایسا ہی کرنا چاہیے پس ابوبکر نے خوش ہوکر اوسی وقت جگہہ دیدی ؀

ابن زیدون مخزومی

ابوالولید احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبے شاعر بذلہ گو لطیفہ سنج اور فصاحت شعر مین ضرب المثل زمانہ تہا ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ ابن زیدون نظم و نثر مین اوستاد کامل تہا اور شعرائے بنی مخزوم کا اسپر خاتمہ ہوا۔ فقہ مین اس کے برابر کوئی فاضل نہ تہا شہر قرطبہ مین لوگ اسکے پاس آکر علم لغت اور ادب پڑہتے اور فایدہ حاصل کرتے تہے ۴۴۱ھ مین قرطبہ سے معتضد باللہ ابو عمرو عباد والی اشبیلیہ کی خدمت مین گیا معتضد باللہ نے اسکی بڑی عزت وحرمت کی اور اپنا مصاحب بنایا ماہ رجب ۴۶۳ھ مین شہر اشبیلیہ مین فوت ہوا۔ اور وہین دفن کیا گیا۔ ابن زیدون مخزومی اسکا لقب مشہور ہوا اور زیدون اسکی جد کا نام ہے

ابن خیاط شاعر

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی المعروف بابن خیاط کاتب شاعر فصیح اللسان اور بلیغ البیان تہا نظم و نثر دونون مین یگانہ زمانہ شمار کیا جاتا تہا۔ سیر و سیاحت کا اسکو بڑا شوق تہا کئی ملکون مین پہرتا رہا اور اکثر معززون کی مدح مین قصائد کہے۔ ابوالفتیان بن جیوش شاعر سے حلب مین ملا اور اپنے طبعزاد شعر اوس کو سنائے۔ ابوالفتیان نے کہا کہ مجہے اس نوجوان نے اپنی جان پر ڈالدیا کیونکہ بسا اوقات جہان مین ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب کوئی شخص کسی صناعت مین ماہر ہوا تو یہہ امر اوس فن کے بوڑہون کے مرنے پر دال ہوا۔ یہہ شاعر ایک دفعہ مفلسی کی حالت مین شہر بغداد مین گیا اور ابن جیوش کیطرف خط لکہا ابن جیوش

نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی اور اپنے پاس رکھا اس کے اشعار عربی اکثر لاجواب
ہین دمشق مین سنہ [illegible]ھ مین پیدا ہوا اور گیارہوین ماہ رمضان سنہ [illegible]ھ مین فوت ہوا؛

ابن خازن کاتب

ابو الفضل احمد بن محمد بن فضل بن عبد الخالق المعروف با بن خازن کاتب دینوری
اصل بغدادی مولد علم اور شعر اور خوشخطی مین یگانہ زمانہ تہا جسقدر اسکے شعر ہین
سب جید اور مقبول اہل فن ہین چنانچہ اس کے دو شعر ذیل مین درج کیئے جاتے ہین؛

مَن یستقِم یُحرَم مُناہ ومن یزِغ ٭ یختصُّ بالاسعافِ والتمکین

جو شخص ایک ہی حال پر قایم رہیگا وہ اپنی امیدون سے محروم رہیگا اور جو ایک حال
سے پہسلیگا وہ حاجت روائی اور تمکین کے ساتہہ خاص ہوگا؛

اُنظر الی الالف استقام ففاتَہ ٭ عجمٌ وفاز بہا اعوجاج النون

الف کی طرف دیکہہ کہ مستقیم ہے تو عجم نے اوسکو ترک کیا اور خمیدگی نون کی اس رتبہ
کو پہونچی یعنے عرب و عجم دونون زبانون مین نون آتا ہے۔ وفات اس کی ماہ صفر
سنہ [illegible]ھ مین ہوئی؛

ابو الصلت امیّہ

ابو الصلت امیّہ بن عبد العزیز بن ابو الصلت اندلسی کاتب فصیح اور شاعر بلیغ تہا۔
ایک کتاب یتیمۃ الدہر ثعالبی کی طرز پر لکہی اور اوسکا نام حدیقہ رکہا۔ علم حکمت اور ادب
مین اور علمون سے بڑہکر مہارت رکہتا تہا اور ادیب حکیم کے نام سے مشہور تہا۔ شعر
نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتا تہا چنانچہ اس کے یہہ دو شعر ہین؛

عجبتُ من طرفک فی ضعفہٖ ٭ کیف یصیدُ البطلَ الاصیدا

مین تیرے گوشہ چشم سے تعجب کرتا ہون کہ وہ باوجود ضعف کے بڑے بڑے سرکش
بہادرون کو کسطرح شکار کرتا ہے؛

یفعل فینا وھو فی غمدہٖ ما یفعل السیف اذ جرّدا

اور باوجودیکہ وہ پردے مین ہے پہر ہم مین وہ کام کرتا ہے جو تلوار مجرد کام کرتی ہی

اخیر عمر مین شہر مہدیہ مین سکونت پذیر ہوا اور وہان کے حاکم علی بن یحیی بن تمیم بن معز بن بادیس نے اسکی بڑی عزت و توقیر کی اور وہان خدا تعالے نے اسکو ایک لڑکا بہی عطا فرمایا جسکا نام اس نے عبد العزیز رکہا یہ عبد العزیز شعر اور شطرنج مین بڑا فایق تہا اور شہر جابیہ مین ۵۴۶ھ مین فوت ہوا۔ اور ابو الصلت امیہ ۵۱۹ھ مین شہر مہدیہ مین راہی ملک بقا ہوا؛

کلبی غزی

ابو اسحق ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی اشہبی غزی شاعر فصیح اللسان اور ناظم خوش لہجہ عذب البیان تہا۔ حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین لکہا ہی کہ یہ شخص ۴۸۱ھ مین دمشق مین آیا اور فقیہہ نصر مقدسی سے علم حدیث کی تکمیل کی اور بغداد مین جاکر کئی سال مدرسہ نظامیہ کا مدرس رہا اور وہان کے مدرسون کی مدح مین کئی قصیدے کہے اور کئی مرثیہ منظوم کئے۔ پہر وہان سے خراسان کو گیا اور وہان کے امرا و سلاطین کی تعریف مین بہت قصیدے کہے اور عزت و منزلت حاصل کی۔ عربی مین ہزار بیت کا دیوان تصنیف کیا۔ عماد کاتب نے خریدہ مین اس کی بہت تعریف کی اور لکہا کہ کلبی غزی نے بہت شہرون کی سیر و سیاحت کی اور دور دراز ملکون مین گیا اور علم کا شیوع کرتا رہا اور جہان گیا وہان کے بزرگون کی تعریف مین قصیدے کہے اور عزت پائی اور مقبول خاطر خاص و عام ہوا خراسان اور کرمان مین اس کی بڑی قدر و منزلت ہوی اور وہان کے رؤسا و علما نے اسکی بہت تعظیم و تکریم کی۔ ناصر الدین مکرم بن علا وزیر کرمان کی مدح مین ایک قصیدہ بائیہ تصنیف کیا اور بڑا انعام پایا اور اپنے وقت مین اوستاد فن مشہور رہا۔

سکونت اختیار کی - ابن منیر ابو عبد اللہ محمد ابن نصر بن صغیر المعروف بابن قیسرانی
یہ دو بڑے مہارت اور مناقشے ہوتے رہے اور ایک دوسرے کی مذمت مین قصیدے
لکھتے رہے ابو المجد واسطی ہو شیار بیان کرتا ہے کہ ملک شام مین دو شاعر ابن منیر
اور ابن قیسرانی یگانہ زمانہ تھے - اور اکثر ابن منیر ابن قیسرانی کو ملامت کرتا تہا کہ ابن
قیسرانی الیسا منحوس ہے کہ جس سے وہ ہمنشین ہوتا ہے وہ ضرور ہی رنج والم مین
پڑتا ہے اتفاقاً اتابک عماد الدین زنگی حاکم شام نے جب قلعہ جعبر کا محاصرہ کیا تو اوسکی
محفل مین مغنی نے ابن منیر کا شعر گایا اتابک زنگی کو وہ شعر نہایت پسند آیا اوس نے
حلب کے حاکم کی طرف خط لکہا کہ ابن منیر کو ہماری طرف جلدی بہیجو حاکم حلب نے
خط دیکھتے ہی ابن منیر کو اوس کی طرف روانہ کیا - پس ابن منیر جس رات اتابک
کے پاس پہونچا اوسی رات اتابک مقتول ہوا اور ابن منیر ہمراہ لشکر کے حلب مین
واپس آیا ابن قیسرانی نے کہا کہ اے ابن منیر یہہ باعث تیرے تکبر اور طعنہ زنی کا
ہے جو تو ہر وقت مجہہ سے کرتا ہتا - ابن منیر شہر طرابلس مین ۴۷۳ھ مین پیدا ہوا -
اور ماہ جمادی الآخر ۵۴۸ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا - ابن خلکان لکہتا ہے کہ
ابن منیر کی قبر پر مینے یہہ شعر لکہے ہوئے دیکہے ؛

مَنْ زَارَ قَبْرِی فَلْیَکُنْ مُوقِناً ۔۔۔ اَنَّ الَّذِی اَلْقَاہُ یَلْقَاہُ
جو شخص میری قبر کی زیارت کرے یقیناً جان لے کہ جس نے مجہے مارا ہے وہ اوسی ہی مارےگا -

فَیَرْحَمُ اللّٰہُ امْرَأً زَارَنِی ۔۔۔ وَقَالَ لِی یَرْحَمُکَ اللّٰہ
خدا تعالیٰ اوس بندہ پر رحم کرے جس نے میری قبر کی زیارت کی اور یرحمک اللہ کہا

رشید بن زبیر غسانی

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی بن قاضی رشید ابو اسحٰق
ابراہیم بن محمد ابن حسین بن زبیر غسانی حاوی علوم ظاہری و باطنی واقف مسایل

عقلی ونقلی ادیب اریب فطن لبیب تہا۔ کتاب الجنان اور ریاض الاذہان علماے کرام اور شعراے عظام کے بیان مین لکہی اور ایک دیوان عربی مین نہایت عجیب و غریب تصنیف کیا۔ اس نے ۵۲۶ھ مین شعر کہنا شروع کیا تہا عماد کاتب نے کتاب السیل والذیل مین اسکی علم اور شعر کی بڑی تعریف کی۔ ۵۹۰ھ مین شہر اسکندریہ مین ناظر دیوان شاہی ہوا۔ اور ماہ محرم ۶۲۳ھ مین ظلماً قتل کیا گیا غسانی قوم ازد سے ایک قبیلہ کا نام ہے جو یمن مین بانی غسان کا بیٹے سے غسانی مشہور ہوئے اور غسانیون کا مفصل حال مینے تاریخ عرب مین لکہا ہے؁

ابن رفاعی

ابوالعباس احمد بن ابوالحسن علی بن ابوالعباس احمد المعروف بابن رفاعی علم و عمل مین کامل اور شعر گوئی مین یگانہ تہے ہزارون آدمی آپکے معتقد اور ہر طرح کے فیوضات آپ سے جاری تہے طایفہ رفاعیہ اور بطائحیہ آپکی طرف منسوب ہے آپکے معتقد ایسے صاحب کرامت تہے کہ زندہ سانپ کو کہا جاتے تہے اور گرم تنور مین داخل ہوکر اون کو سرد کر دیتے تہے اور علماے کرام آپ سے مستفیض ہونے کے لیے ممالک دور و دراز سے آتے تہے اور اپنا مقصود حاصل کرکے واپس جاتے تہے آپ شعر نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتے تہے چنانچہ آپ کے ایک قصیدے کے چند شعر یہان لکہی جاتی ہین؁

أَذَا جَنَّ لَیلِی هَامَ قَلْبِی بِذِکْرِکُم أَنُوحُ کَمَا نَاحَ الْحَمَامُ الْمُطَوَّقُ

جس وقت اندہیری رات مجپر آتی ہے تو میرا دل تمہارے ذکر سے حیران و پریشان ہوتا ہے اور مین قمری طوق دار کی طرح نوحہ کرتا ہون؁

وَفَوقِی سَحَابٌ تُمْطِرُ الْهَمَّ وَالْأَسَی وَتَحْتِی بِحَارٌ بِالْجَوَی تَتَدَفَّقُ

میرے اوپر ایسے بادل ہین جو غم والم کا مینہ برساتے ہین اور میرے نیچے ایسے دریا ہین جو روز سے پانی درد اور فراق کا بہاتے ہین؁

سَلُوا اذ جرو فیقت باتت امیر اھا ۝ تذات الاسرا سامی دونہ عود و مشو

ام عمرو ست بیوی ہو کر اوس سے قیدی نے رات کسطرح کاٹی ہوگی جبکہ اور قیدی اوسکو

پاس ملنے جاتے تھے اور وہ بند تہا ؀

فذرہ مقتول ففی القتل راحۃ ۝ ولاھو ممنون علیہ فیطلق

یعنی قتل کیا گیا کیونکہ قتل ہی اسکے لئے راحت تہی اور نہ اوس پر احسان کیا گیا تاکہ

رہا کیا جاتا - ۲۲ - جمادی الاول ۵۷۸ھ مین قریہ ام عبیدہ مین فوت ہوئے - ام عبیدہ

عراق کے بطائح کے درمیان ایک گانو کا نام ہے اور بطائح عراق کے قریب چند گانو

ہین جو سنگریزے والی زمین پر جہان پانی کا گذر ہوتا ہے واقع ہین اور ملک عراق

مین اون کی بڑی شہرت ہے رفاعی رفاعہ کی طرف منسوب ہے اور رفاعہ ایک مرد

عربی کا نام ہے ؀

اسعد بن مماتی

ابو المکارم اسعد بن خطیر ابی سعید مہذب بن مینا مماتی مصری نصرانی ناظم و ناثر مجموعہ

الفضائل جامع الفواصل تہا اور مصر مین عہدہ ناظر دیوان شاہی پر ممتاز رہا - اس نے

بہت عمدہ عمدہ تصنیفات کین چنانچہ سلطان صلاح الدین کے احوال مین نظم مین ایک عمدہ

کتاب تصنیف کی اور کتاب کلیلہ دمنہ کو منظوم کیا اور ایک عمدہ دیوان عربی مین تصنیف

کیا - یہہ شخص آبا و اجداد سے شاعر چلا آتا ہے عماد کاتب نے اپنی کتاب خریدہ مین

اسکی تعریف کی اور لکہا کہ مین اسعد مذکور سے شہر قاہرہ مین ملا تہا اوسوقت وہ ملک

ناصر کے لشکر کا متولی تہا اور لشکر کے کل آدمی معہ اپنے متولی اسعد کے نصرانی تہے پہر

یہہ شخص ملک صلاح الدین کیوقت مین مشرف باسلام ہوا جب صفی الدین وزیر سے ڈر کر

ملک ظاہر سے پناہ لینے کے واسطے حلب کی طرف بہاگ گیا ۸۲ سال کا ہو کر یک شنبہ کے

دن ماہ جمادی الاول ۶۰۶ھ مین فوت ہوا مماتی اسکی جد ابو ملیح کا لقب ہے ؀

نفیس قطرسی

ابو العباس احمد بن ابو القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمان بن خلف بن حکم لخمی منعوت بہ نفیس ادیب اور شاعر بے نظیر تہا عربی مین اس نے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا اور اوس کے بعض قصیدون مین امیر شجاع الدین جلدک والی دمیاط کی تعریف کی۔ نفیس قطرسی ستر سال کا ہوکر ۲۴ ربیع الاول سنہ ۶۰۳ھ مین شہر قوص مین فوت ہوا۔ قطرس اس کے جد کا نام ہے اور لخمی لخم بن عدی کی طرف جسکا نام مالک ہے منسوب ہے اور مالک جذام کا بہائی ہے اور جذام کا نام عمرو بن عدی ہے دونون بہائیون مین ایک مرتبہ سخت جہگڑا ہوا تہا جس مین عمرو نے مالک کو لخم یعنی تپانچہ مارا اور مالک نے عمرو کے ہاتہہ پر چہری ماری جس سے اوسکا ہاتہہ کٹ گیا او جذم اور جذام کے معنی کاٹنے کے ہین۔ اسدن سے مالک کا نام لخم اور عمرو کا نام جذام پڑ گیا اور دونون قبیلے اسکے نام سے مشہور ہوئے۔ ان قبائل کا مفصل ذکر تاریخ عرب مین کیا گیا ہے ؎

ابراہیم ظہیر الدین قاضی سلامیہ

ابو اسحق ابراہیم بن نصر بن عسکر الملقب بظہیر الدین عراق کا باشندہ تہا مدرسہ نظامیہ مین اس نے تعلیم پائی اور علم فقہ اور حدیث مین کمال پیدا کیا اور سلامیہ مین عہدہ قضا پر ممتاز ہوا۔ اور مدت تک وہین قاضی رہا مگر اخیر اسپر شعر کا شوق اسقدر غالب ہوا کہ شب و روز اسی شغل مین رہتا تہا پنجشنبہ کے دن ۳ ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۱۰ھ مین سلامیہ مین فوت ہوا ؎

صلاح الدین اربلی

ابو العباس احمد بن عبد السید بن شعبان اربلی شاعر رطب اللسان اور عذب البیان تہا امام غزالی کی خلاصۃ الفقہ کو اکثر یاد کرتا تہا ماہ محرم سنہ ۶۳۱ھ مین بادشاہ نے اسکو

قید کر دیا مدت تک قید مین رہا پہر اس نے یہہ دو بیت -

اِصنَعْ ما شئتَ انتَ المحبوبُ ۔ ما لی ذنبٌ بلی کما قلتَ ذنوبٌ

ھل تسمح بالوصال فی لیلتنا ۔ تجلو صدأ القلب و تعفو الذنوب

تصنیف کرکے ایک رقاصہ کی طرف بادشاہ کی محفل مین گانے کے لئے لکہہ بہیجے رقاصہ نے وہ شعر گائے بادشاہ نے پوچہا یہہ شعر کس شاعر کے ہین رقاصہ نے اس کا نام بتلایا بادشاہ نے اُسی وقت اس کو رہا کر دیا اور آگے سے بڑہکر اس کی عزت و توقیر کرنے لگا اور ایک منصب جلیل عطا فرمایا یہہ شاعر ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۶۳۱ھ مین اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو مرخص ہوا ؀

ابن خلکان

ابو العباس احمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن خلکان بن تاوق بن عبد اللہ بن شاکل بفتح کاف بن حسین بن ملک بن جعفر بن یحیی بن خالد برمکی قاضی القضاۃ شمس الدین اربلی سر دفتر علمائے نامدار و سر آمد فضلائے عالی تبار علم فقہ و حدیث اور ادب اور تاریخ اور نحو و عروض اور لغت اور نقد شعر مین بے نظیر تہا نظم و نثر دونون نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتا تہا عربی مین تاریخ وفیات الاعیان المشہور تاریخ ابن خلکان جو جمُّ الفوائد کثیر المنافع ہے اسنے تصنیف کی - یہہ فاضل مدت تک ملک مسعود بن مظفر والی حمات پر عاشق رہا اور ایک مرتبہ اوسکے ہجر و فراق مین تمام رات یہہ شعر پڑہتا رہا ؀

انا واللہِ ھالکٌ ۔ آیسٌ من سلامتی

مین خدا کی قسم مرنے والا اور اپنی سلامتی سے مایوس ہون ؀

اَوْ اریٰ القامۃَ التی ۔ قد اقامت قیامتی

یا وہ قد و قامت دیکہون جس نے میری قیامت برپا کی - یہہ فاضل کئی مدرسون مین مدرس رہکر پہلے مصر مین چند مدت تک قاضی رہا پہر ملک شام کی قضا اسکو ملی دس برس

کے بعد وہان سے معزول ہوا اور سات سال تک خانہ نشین رہا۔ پھر دوبارہ قضائی شام پر مامور ہوا۔ گیارہوین ربیع الاول پنجشنبہ کے دن نماز عصر کیوقت ۶۰۸ھ مین پیدا ہوا اور ۷۳ سال کا ہو کر شنبہ کے دن ماہ رجب ۶۸۱ھ مین پانچ روز بیمار رہکر دمشق مین فوت ہوا۔ اربل نام شہر کا ہے جو نہر دجلہ کے مشرقی کنارہ پر موصل کے قریب واقع ہے بعضے خلکان کی وجہ تسمیہ اسطرح بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص اپنے بزرگون کی تعریف سے اپنا فخر ظاہر کرتا تہا اور کہتا تہا کان ابی کذا وکان جدی کذا پس کسی نے اس کے جواب مین کہا خل کان یعنے کان کا ذکر چہوڑدے اور اپنے علم وفضل پر فخر کر۔

ابو الفدا

ملک موید عماد الدین ابو الفدا اسماعیل والی حمات ابن سلطان ملک افضل نور الدین ابو الحسن علی کردی دمشق کا حاکم تہا پہر ملک ناصر نے اسکی کمال خدمت واطاعت دیکہکر اسکو حمات کا حاکم بنایا یہہ شخص کئی علم جانتا تہا لیکن سب سے علم ہیئت مین بڑا کامل اور اہل علم کا دوست اور قدرشناس تہا اثیر الدین ابہری مدت تک اس کے پاس رہا اسنے اُسکا معقول وظیفہ مقرر کیا ہوا تہا اور جمال الدین محمد بن نباتہ کو ہر سال چہہ سو درم علاوہ انعام اور صلونکے دیتا تہا یہہ شخص بڑا ناظم وناثر تہا صغر سنی مین اسنے کتاب الموازین تصنیف کی۔ پہر فقہ مین نظم الحاوی اور تاریخ مین المختصر فی اخبار البشر جو اب تاریخ ابو الفدا کے نام سے مشہور ہے اور کتاب الکناش کئی جلدون مین اور کتاب تقویم البلدان جغرافیہ مین تصنیف کین۔ تاریخ ابو الفدا نہایت عمدہ تاریخ ہے جس مین حضرت آدم سے لیکر آٹھوین صدی کے ابتدا تک حال ہے اور تقویم البلدان جغرافیہ مین بے نظیر کتاب ہے اور یہہ دونون کتابین اسکی معلومات وسیع پر دلالت کرتی ہین اور مستند زمانہ ہین یہہ فاضل بادشاہ ساٹہہ برس کا ہو کر ۷۳۲ھ مین فوت ہوا۔

شرف الدین

اسمٰعیل ۷۲۵؁ہجری مین شہر یمن مین پیدا ہوا اور زبید مین سکونت اختیار کی یہہ شخص نہائیت ذکی اور ذہین اور متقی تہا۔ کتاب عنوان الشرف اور مختصر الہدایہ اور اور عمدہ کتابین اسنے تصنیف کین سلطان ناصر احمد بن اسماعیل کے وقت مین اسکو منصب جلیل حاصل ہوا اور ۸۳۷؁ہجری مین فوت ہوا ✤

ابن عرب شاہ

شہاب الدین احمد بن محمد بن عبد اللہ دمشقی انصاری المعروف بابن عرب شاہ فاضل اجل اور ادیب کامل تہا۔ علم صرف نحو۔ بدیع۔ بیان۔ معانی۔ عروض۔ شعر وغیرہ مین کمال دسترس رکہتا تہا۔ عجائب المقدور فی تاریخ تیمور المعروف بتاریخ تیموری اسنے عربی مین تصنیف کی اور اُسمین خوب داد فصاحت دی۔ کتاب مذکور کی عبارت اول سے آخر تک شستہ اور مقفی ہے عربی اُسکی اگرچہ قدما کی طرز پر نہین لیکن اُسکے اپنے زمانہ کی بول چال کے مطابق ہے خود ہی وہ کہتا ہے کہ مینے یہہ کتاب ابنار زمانہ کی ڈہنگ پر لکہی ہے اگر اسمین عرب عربا کی طرز پر چلتا تو جیسا میرا ارادہ تہا ویسا ہی انشاء اللہ لکہتا لیکن ناچار ہون کیونکہ لوگون کو علم ادب کی طرف سے بالکل بے اعتنائی ہے یہہ قول اوسکا بطور کسر نفسی ہے ورنہ اب بہی اُسکی کتاب قابل تعریف و لائق توصیف ہی اور اہل فن کے نزدیک مقبول ہے۔ ابن عرب شاہ نے اس کتاب مین تیمور کی بڑی مخالفت کی ہے اور اُسکی حق مین بہت سخت الفاظ لکہی ہین یہہ فاضل نوین صدی ہجری مین فوت ہوا ✤

مولانا احمد ہندی

مولانا احمد ہندی تہانیسری علم فقہ وحدیث وتفسیر وتصوف وادب وغیرہ مین یگانہ زمانہ تہے امیر تیمور گورگان کے یہان انکی بڑی عزت تہی چنانچہ اخبار الاخیار مین شیخ عبد الحق نے لکہا ہی کہ جس وقت امیر تیمور نے دہلی کو فتح کیا اور مولانا صاحب کی فضیلت معتبر لوگون سے سنی تو ملاقات کا خواہان ہوا اور مولانا صاحب کو دربار مین بلواکر بڑی

عزت وحرمت کی اور اپنے فضلا اور ہمنشینوں مین شامل کیا - ایکروز مولانا صاحب اور شیخ الاسلام نبیرۂ برہان الدین مرغینانی مصنف ہدایہ مین امیر تیمور کے دربار مین مقدم اور موخر بیٹھنے کی بابت گفتگو ہوئی امیر تیمور نے کہا کہ شیخ الاسلام مصنف ہدایہ کا نبیرہ ہے مولانا احمد نے کہا کہ جب خود صاحب ہدایہ جو جد بزرگوار انکا ہے ہدایہ کے کئی مسایل مین خطا کر گیا ہے اگر یہہ ایک جگہہ خطا کرین تو کیا تعجب ہے شیخ الاسلام نے جواب دیا کہ وہ کونسے محل خطا کے ہین ثابت کرو - مولانا احمد صاحب نے اپنے فرزندون اور شاگردون سے فرمایا کہ کھڑے ہوکر وہ مواقع بیان کرو امیر تیمور نے انکی نام وناموس کا لحاظ کرکے مباحثہ کو دوسرے موقعہ پر موقوف رکہا - جب امیر تیمور ہند سے روم کیطرف گیا تو مولانا احمد صاحب معہ اپنے اہل وعیال کے کالپی مین سکونت پذیر ہوئے اور وہان اخیر عمر تک درس دیتے رہے چنانچہ اب اونکی قبر شہر کالپی مین زیارت گاہ مخلوقات ہے آپ نے ایک قصیدہ دالیہ عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف فرمایا جس کے پہلے شعر یہہ ہین ؛

اطار لبی حنین الطائر الغراد وھاج لوعة قلبی التایه الممد

جانور خوش الحان کی دردناک آواز نے میرا عقل اڑا دیا - اور میرے دل حیران اندوہگین کی سوزش کو اوس کی آواز نے برانگیختہ کیا ؛

تذکرتنی عهودا بالحمی سلفت حمامة صدحت من لاعج الکبد

اور مجکو وہ زمانے جو کہ حمیٰ مین گذرے ہین کبوتری کی آواز نے جو کہ جگر کی سوزش سے کرتی تہی یاد دلائے ؛

باتت تؤرقنی والقوم قد ھجعوا ما بین مضطجع منھم و مستند

اور مجہے وہ ہی رات کو جگاتی تہی اسحال مین کہ سب لوگ پہلو پر یا تکیہ لگاکر سوتے تہے ؛

خیالی احمد بن موسیٰ المشہور بخیالی مبانی علوم کے اپنے باپ سے پڑہے اور اون کی تکمیل

مولی خضر بیگ سے کی اور مدرسہ سلطانیہ بروسا کا مدرس ہوا پہر اُور مدرسوں مین بہی چند روز مدرس رہا۔ جب تاج الدین ابراہیم المعروف بابن خطیب والد خطیب زادہ کا فوت ہوا۔ تو وزیر محمود پاشا نے سلطان محمد خان سے مدرسہ ازنیق کی مدرسی کے لیئے اسکی سفارش کی بادشاہ نے کہا یہہ وہ شخص ہے جس نے شرح عقائد کے حواشی مین تیرا نام درج کیا ہے وزیر نے کہا ہان وہی شخص ہے۔ بادشاہ نے کہا وہ ضرور اس مدرسہ کا مستحق ہے لیکن خیالی نے اون دنون حج کی تیاری کی ہوئی تہی پس جب قسطنطنیہ مین آیا تو وزیر نے اُسکو اس امر کی اطلاع دی۔ خیالی نے کہا کہ اگر تو مجکو اپنی وزارت اور بادشاہ اپنی سلطنت دیدے تو بہی مین اس سفر کو نہ چہوڑونگا پس حج کیو اسطے گیا اور وہان سے واپس آکر مدرس ہوا لیکن تہوڑے ہی دنون مین ۳۳ سال کی عمر مین سنہ ۸۷۵ھ مین فوت ہوا۔ یہہ اسقدر نحیف البدن تہا کہ اسکا ہاتہہ معہ بازو کے اسکی انگشت سبابہ اور انگوٹہی کے حلقہ مین آجاتا تہا اور ہمیشہ علم و عبادت مین مصروف رہتا تہا۔ رات دن مین صرف ایک ہی مرتبہ طعام کہاتا تہا۔ مولی غیاث الدین المعروف بہا پاشا چلپی وغیرہ اسکے شاگردونمین سے ہین۔ شرح عقاید نسفی پر اسنے نہایت عمدہ مختصر حواشی لکہے جو آجکل متداول ہین اور شرح تجرید پر بہی حواشی لکہے اور اپنے استاد مولی خضر بیگ کی کتاب نظم عقاید کی شرح کی ؎

اسعدی شاعر

اسعدی بن حاجی بیگ علم اپنی قاسم المعروف بقاضی زادہ سے حاصل کیا اور بروسا مین مدرس مقرر ہوا پہر قسطنطنیہ کے آٹہہ مدارس مین سے ایک مدرسہ پر مقرر ہوا۔ سید شریف کی شرح مفتاح پر اس نے حواشی لکہے اور قصاید عربی وغیرہ تصنیف کیئے اور سنہ ۹۲۲ ہجری مین فوت ہوا۔ اسکا ایک بہائی جعفر چلپی انشا پردازی مین ید طولی رکہتا تہا جس سے سلطان بایزید خان نے اوسکو اپنا درباری بنا لیا تہا ؎

حرف الباء

بَشّار بن بُرد عقیلی

ابومعاذ بشّار بن برد بن یرجوخ عقیلی شاعر نامور تہا اسکے بزرگ طخارستان کے رہنے والے ہتے اور مہلّب بن ابوصفرہ کے قیدیون مین سے تہے یہہ شخص بحالت رقیت پیدا ہوا اور ایک عورت عقیلیہ نے اسکو آزاد کیا اسواسطے بشار اسکیطرف منسوب ہوکر عقیلی مشہور ہوا نابینا مادرزاد تہا اور مرعث اسکا لقب تہا کیونکہ رعث کان کے بالے کو کہتے ہین اور اسکے کانون مین چہوٹی عمر مین بالے ہتی بصرہ مین رہتا تہا پہر بغداد مین آکر اقامت گزین ہوا۔ بشار اور ابونواس دونون خلیفہ مہدی کے معزز شعرا اور مادحین سے تہے اور انہون نے کئی قصیدے مہدی کی صفت مین کہے۔ ایک روز ظہر کیوقت مہدی خیزران کنیزک کے حجرہ مین گیا آگے وہ اتفاقاً غسل کر رہی تہی اور اوسکے سر کے بال بدن پر پڑے ہوئے تہے مہدی کنیزک کو اس حال مین دیکہکر بہت خوش ہوا اور مجلس کیطرف واپس آکر پوچہا کہ کوئی شاعر ہے۔ ابونواس اور بشار دونون حاضر ہوئے خلیفہ نے کہا کہ جو میرے دل مین ہے اوسکو شعرون مین بیان کرو پہلے بشار نے چند شعر کہہ کر پیش کئے جس سے خلیفہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ خدا کی قسم شعر تو اچہے ہین مگر میرے حال کے مطابق نہین پہر ابونواس نے یہہ شعر کہے ؛

وَغَابَ الصُّبحُ منہا تحتَ لیلٍ وَظَلَّ الماءُ یَجرِی فوقَ ماءٍ

اوس محبوبہ سے صبح رات مین غایب ہوئی اور پانی اوپر پانی کے جاری ہوا یعنی اوسکے بال جو سیاہ رات جیسے کالے تہے اون مین اوسکا بدن جو صبح کی مانند سفید تہا غایب ہوا اور پانی اوسکے بدن پر جو پانی کیطرح صاف و شفاف تہا جاری ہوا ؛

فسُبحانَ الالٰہ وقد براھا کأحسنِ مایکونُ من النساءِ

وہ خدا پاک ذات ہی جسنے اوسی سب عورتون سے جیساکہ چاہیئے خوبصورت پیدا کیا خلیفہ نی
خوش ہوکر کہا کہ او کمبخت ابونواس کیا جب مین اندر گیا تہا تو تو میرے ساتہہ ہی تہا
ابونواس نے کہا کہ حضور کی توجہ سے جو میرے دل مین آیا مینے عرض کیا مہدی نی اوسوقت
ابونواس کو چار ہزار درم عطا فرمایا - بشار آگ کو خاک پر ترجیح دیتا تہا اور ابلیس پر تلبیس
کو حق پر جانتا تہا نعوذ باللہ من ذالک اور اس باب مین اسکا یہہ شعر ہے ؛

الارض مظلمة والنار مشرقة والنار معبودة مذ كانت النار

زمین سیاہ ہے اور آگ روشن اور آگ جب سے پیدا ہوئی ہے پرستش کی گئی ہے - مہدی
نے اس باعث سے بشار کو فرقہ زنادقہ سے سمجہکر ستر درہ مارنیکا حکم دیا جس سے وہ نوے سال کی
عمر سے زیادہ ہوکر ۱۶۷ھ مین مر گیا اور اوسکی متعلقین نے اوسکی لاش کو بصرہ مین لیجا کر دفن کیا ؛

مازنی نحوی

ابوعثمان بکر بن محمد بن عثمان وقیل بقیہ وقیل عدی بن حبیب مازنی بصری نحوی
علم نحو اور ادب مین امام وقت تہا علم ادب ابوعبیدہ اور اصمعی اور ابوزید انصاری وغیرہ
سے حاصل کیا مبرد نحوی اسکا شاگرد ہے مازنی نے کتاب ماتلحن فیہ العامۃ - کتاب الالف
واللام - کتاب التصریف - کتاب العروض - کتاب القوافی - کتاب الدیباج تصنیف کین
اور پرہیزگار اسقدر تہا کہ ایک ذمی اس سے کتاب سیبویہ پڑہنے کیواسطے گیا اور کہا کہ
اس کتاب کے پڑہا دینے پر مین آپکو سو دینار دونگا مازنی نے نہ مانا ذمی نے کہا ای شیخ
آپ اس فقر و فاقے اور افلاس مین ہین اور مین آپکو سو دینار دیتا ہون تسپر بہی آپ نہین
مانتے - مازنی نے کہا کہ سیبویہ کی کتاب مین تین سو سے زیادہ آیات قرآنی ہین مین
نہین چاہتا کہ اونکو ذمی پڑہے اور غیرت دین اور حمیت اسلام بہی اس بات کا تقاضا
نہین کرتی - ایکدفعہ کسی مغنیہ نے خلیفہ واثق باللہ کے دربار مین ایک شعر پڑہا اور اوسکی
الفاظ کے اعراب مین نحاۃ حاضرین مین مباحثہ ہوا مغنیہ نے کہا مجہی میرے اوستاد مازنی نے

یون ہی پڑہایا ہے ابو عثمان مازنی وہان بلوایا گیا خلیفہ نے اوسسے پوچہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے ابو عثمان نے کہا مازن سے خلیفہ نے کہا کون سی مازن سے مازن تمیم یا مازن قیس یا مازن ربیعہ سے مازنی نے کہا مازن ربیعہ سے خلیفہ نے اوس قوم کی لغت سے گفتگو شروع کی اور اوسمین میم کو بار سے اور بار کو میم سے بدلتے ہین اس لئے خلیفہ نے پوچہا - با اسمک یعنی تیرا نام کیا ہی مازنی کہتا ہے پس مجہے نامناسب معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے لغت کے مطابق بار کو میم سے بدلکر بکر کی جگہہ مکر بتاؤن آخر مینے کہا کہ میرا نام بکر ہے خلیفہ نے میرے ارادہ کو فراست سے جانا اور بڑا خوش ہوا اور جو کچہہ مجہہ سے دریافت کرتا تہا وہ دریافت کرکے بڑی تعظیم وتکریم کی اور ہزار دینار دیکر رخصت کیا - مازنی ۲۴۹ھ مین شہر بصرہ مین فوت ہوا ؛

بطین شاعر

بطین شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا عبد اللہ بن معتز کہتا ہی کہ بطین کا قد بارہ بالشت کا تہا اور اوسوقت کوئی اسکے برابر طویل القامت نہ تہا بدشکل اور سیاہ رنگ اسقدر تہا کہ جو اوس کو دیکہتا تہا جن سمجہہ کر کلام کا خواہان نہوتا تہا اور فاسق بدکار بے باک ازحد تہا حماقت مین ہبنقہ کا بڑا بہائی تہا مگر شعر مین اسکی طرز زمانہ جاہلیت کے شعرا کی تہی اور بہت شستہ اور لطیف شعر کہتا تہا - ابن معتز طبقات مین بیان کرتا ہے کہ بطین اہل رملہ کی ایک کنیز کے عشق مین مبتلا ہوا اور اوسکے مالک سے نکاح کی درخواست کی مگر جب اوسنے دیکہا کہ اوس قوم کے لوگ نہین مانتے تو دو برس تک یہودی بنا رہا اور اوس سے نکاح کرکے پہر مسلمان ہوا - ابن معتز نے [illegible] سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرتبہ بطین سے میری ملاقات ہوئی اور اوسنے بیان کیا کہ ایکدفعہ ابو نواس مصر سے عراق کو جارہا تہا مینے سنا کہ وہ ہمارے شہر حمص کے پاس سے گذریگا اسلئے مین اوسکی تلاش کیواسطے باہر گیا اور ایک آدمی سے پوچہا کہ ابو نواس کہان ہے اوسنے کہا سرائے مین جب مین سرائے مین گیا تو ایک مرد بڑے حشمت اور شوکت کے ساتہہ بیٹہا ہوا پایا مین نے اوس سے پوچہا کہ ابو نواس کہان ہے اوس نے کہا کہ شاید تو کفر کی سیاہی سے اندہا ہی پہچان

نہین سکتا۔ مینے جان لیا کہ ابو نواس یہہ ہی ہے اوسے اپنے گہر مین لیجا کر کئی روز تک رکہا اور جسوقت وہ رخصت ہوا تو کئی میل تک اسکے ہمراہ تودیع کو اسیلئے گیا اس شاعر کا سنہ وفات ٹہیک ٹہیک معلوم نہیں ہوا ؛

بوری تاج الملوک

تاج الملوک ابو سعید بوری بن ایوب بن شاذی بن مروان الملقب بمجد الدین امیر کبیر اور مدبر با توقیر تہا ماہ ذی الحجہ ۵۵۶ھ مین پیدا ہوا اور تحصیل علم مین کوشش کرکے فاضل متبحر اور شاعر ماہر ہوا۔ عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا جس کے اکثر شعر اہل فن کے نزدیک عمدہ ہین پنجشنبہ کے دن ۲۳ ماہ صفر ۵۷۹ھ مین شہر حلب مین اوس زخم کے صدمہ سے جو اوسکی بہائی صلاح الدین نے اوسے پہونچایا تہا فوت ہوا ؛

حرف التاء

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی اسکا باپ مصر اور دیار مغرب کا حاکم تہا اور اوسنے قاہرہ معزی بنایا اور یہہ شخص فاضل متبحر اور شاعر بذلہ گو لطیفہ سنج تہا اسکا بہائی عزیز اپنے باپ کا ولیعہد ہوا اسلیئے اسکو حکومت نہ ملی اور تمیم اور عزیز دونون بہائی شاعر جید تہے اور دونو کا ذکر ابو منصور ثعالبی نے یتیمہ مین کیا ہے اور کئی شعر ان کے بیان کرکے بڑی تعریف کی چنانچہ یہہ شعر اسی کے ہین ؛

مَا بَانَ عُذرِی فِیهِ حَتَّی عَذَّرا ۔ وَمَشَی الدُّجَی فِی خَدِّهِ فَتَحَیَّرا

میرا عذر اسمین ظاہر نہ ہوا یہانتک کہ اوسکی رخسار کا سبزہ برآمد ہوا اور خال اوسکی رخسارے مین چلا پہر حیران ہوا

هَمَّتْ تُقَبِّلُهُ عَقَارِبُ صُدْغِهِ ۔ فَاسْتَلَّ نَاظِرُهُ عَلَیْهَا خَنْجَرا

اوس کی زلفون نے اوس کے رخسار کے بوسہ لینے کا قصد کیا تہا کہ آنکہون نے اسپر خنجر کہینچا یعنے خنجر ابرو۔ ماہ ذیقعد ۳۷۴ھ مین مصر مین فوت ہوا ؛

عذرا نعل ... سبزہ بر ... *

تیّانی لغوی

ابو غالب تمام بن غالب بن عمر قرطبی المعروف تیّانی لغوی شہر مرسیہ مین مدت تک رہا اور وہان ایک بینظیر کتاب لغت مین تصنیف کی - ابن فرضی سے روایت ہے کہ جسوقت مجاہد عامری نے مرسیہ کو فتح کیا تو اوسوقت ابو غالب تیانی کیطرف ہزار دینار بہیجے اور التماس کی کہ میرا نام اپنی کتاب مین درج کرین اسنے وہ دینار واپس کر دیے اور کہا کہ خدا کی قسم اگر تو اسکے لئے تمام دنیا خرچ کرے تو بہی مین یہہ کام نکرون اور یہی کذب روا نرکہون کیونکہ یہہ کتاب مینے خاص تیرے ہی واسطے تصنیف نہین کی بلکہ عام لوگونکی افادہ کے لیے تصنیف کی ہے - ابن حیان کہتا ہے کہ یہہ شخص علم ادب اور لغت مین امام تہا اور اوسنے ایک کتاب تلقیح العین نام لغت مین تصنیف کی مقام مرسیہ مین ۳۶ھ مین فوت ہوا ؏

تقیّہ شاعرہ

ام علی تقیہ بنت ابی الفرج عمہ صوری شاعرہ ماہ صفر ۵ھ مین دمشق مین پیدا ہوئی اور بڑی فاضلہ اور شاعرہ تہی ابو طاہر احمد بن محمد سلفی اصبہانی کی اسکندریہ کی سرحد پر مدت تک مصاحب رہی اور ماہ شوال ۷۹ھ مین فوت ہوئی ؏

ابن حجّہ

ابو بکر تقی الدین - بن علی بن عبد اللہ ۶۷ھ مین شہر حمات مین پیدا ہوا اور خلیفہ مؤید کے زمانہ مین قاہرہ مین آیا اور اوسکا مقرب اور مصاحب ہوا یہہ مؤید کے ساتھ بلاد روم مین گیا مگر مؤید کے مرتے ہی اسکا حال بگڑ گیا اور بہت سے لوگ اسکے دشمن ہو گئے آخر ۳۲ھ مین حمات کیطرف آیا اور وہین ۳ھ مین مر گیا علوم عربیہ اور فنون ادبیہ مین امام تہا اور اسکا علم و فضل مشہور زمانہ تہا ؏

حرف الثاء

تأبّط شرّا شاعر

ثابت بن جابر بن سفیان شاعر جید فصیح البیان تہا - ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین کئی مقام پر اسکے اشعار لایا ہے یہہ شاعر اسلامی بنی امیہ کے عہد مین ہوا ہے اسکے بیٹے نے اسکو اصحاب

مین اور صاحب قاموس نی اغربہ[1] اسلام مین لکہا ہے - تابطؔ شرا کے معنے شر کو بغل مین لانیکے ہین اور اسکا لقب تابط شرا اسلئے پڑا کہ یہہ شخص بڑا زور آور اور بہادر تہا ایکدفعہ کسی مجلس مین ترکش بغل مین اور کمان ہاتہہ مین لیکر حاضر ہوا اور بعض اہل مجلس کو قتل کیا اور بعضے اس لقب کی یہہ وجہ بیان کرتے ہین کہ اسنے ایکدفعہ غول بیابانی کو بغل مین لیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسنے اپنی والدہ کیواسطے سانپ کا شکار کیا تہا - اور شمس العلوم مین اسکی وجہ یہہ لکہی ہے کہ ثابت بن جابر بڑا بہادر شکار دوست تہا ہر روز شکار کہر کے توبرہ مین رکہتا تہا اور اوسکی ہمشیرہ اوسی پوشیدہ شکار کو توبرہ سے نکال لیتی تہی تابط شرا کو اس بات کی خبر نہ تہی ایکروز سانپ پکڑ کے اپنے توبرہ مین رکہدیا جب اوسکی ہمشیرہ نے حسب دستور قدیم گوشت شکار کا نکالنے کیواسطے توبرہ مین ہاتہہ ڈالا تو سانپ نے اوسے کاٹا اور وہ پکاری یاابتاہ ثابتا تابط شرا - ای میری باپ ثابت نے بغل مین شر کو رکہا ہے یہہ شخص صرف بہادر ہی نہ تہا بلکہ شہد کی چوری بہی کیا کرتا تہا چنانچہ ایکروز شہد چورانے کیواسطے ایک پہاڑ کی غار مین گیا اور وہ غار قبیلہ بنولحیان کی حفاظت مین تہی - بنولحیان کو جب یہہ خبر پہونچی تو برسر موقعہ گئے آگے تابط شرا شہد نچوڑ رہا تہا بنولحیان نے چاہا کہ اسکو پتہرون سے ماردین مگر تابط شرا غار سے شہد کی مشک اوٹہاکر روپوش ہوگیا چونکہ بنولحیان کو معلوم تہا کہ اور کوی رستہ اس غار سے باہر جانیکا نہین اسلیئے وہین کہڑے رہے تابط شرا نے یہہ حیلہ کیا کہ دوسری طرف اوس پہاڑ کے جاکر شہد کی مشک کو ایک صاف پتہر پر بہادیا اور اپنے سینہ سے مشک کو باندہکر وہان سے آہستہ آہستہ اوس مقام پر جا اترا جہان اس مین اور بنولحیان مین تین دنکی مسافت تہی بنولحیان وہین اوسکا راستہ دیکہتے رہے - تابط شرا نے وہان سے نکلکر

[1] حاشیہ - عربیا مین چند شخص اغربہ اسلام اور چند شخص اغربہ جاہلیۃ کے نام سے مشہور ہتے پس اغربہ اسلام یہہ ہین - عبداللہ بن حازم اور عمیر بن ابی عمیر اور ہمام بن مطرف اور منتشر بن وہب اور مطر بن اوفی اور تابط شرا اور شنفری اور حاجر اور اغربہ جاہلیت عنترہ شاعر اور خفاف بن ندبہ اور ابو عمیر بن حباب اور سلیک بن سلکہ اور ہشام بن عقبہ بن ابی معیط ہین - لیکن یہہ شخص مسلمان ہوا ہے ؛

اس واقعہ کو شعر و نمین بیان کیا جن مین سے ایک شعر اخیر کا یہہ ہے ؛

فَأُبْتُ اِلٰی فَہْمٍ وَلَمَّا کِدْتُ آئِبًا ۔ وَکَمْ مِثْلُھَا فَارَقْتُھَا وَھِیَ تَصْفِرُ

روایت کرتی ہین کہ عامر المشہور بابی کبیر ہذلی نے تابط شرا کی والدہ سے شادی کی اور اکثر اسکی باہر آنے جانے لگا تابط شرا کو یہہ امر نامناسب معلوم ہوا ابو کبیر نے اسکی والدہ کے آگے شکایت کی اسنے کہا کہ اسکو کسی حیلہ سے مار دینا چاہیے پس ابو کبیر نے ایک مرتبہ تابط شرا سے پوچھا کہ تم لڑوگے اسنے کہا کہ میرا کام ہی کیا ہے یہہ بات سنکر ابو کبیر اسکو اپنے اعدا سے لڑانے کیواسطے لے چلا راستہ مین آگ نظر آئی ابو کبیر نے دشمنونکی آگ سمجھکر کہا کہ مجھکو بہوک لگی ہے ۔ تابط شرا وہان جاکر کیا دیکھتا ہے کہ دو چور روٹی پکا رہے ہین اسنے اُن دونو کو مار کر روٹی چھین لی اور باپ کو لا کر دی اسکے باپ نے وہ روٹی کہالی لیکن تابط شرا نے بالکل نکہائی اور وہان سے آگے گیے اور آپسمین شرط کی کہ ایک نصف رات سویا کرے اور دوسرا اسکی نگہبانی کیا کرے پس جسوقت ابو کبیر سویا کرتا تہا تو تابط شرا اسکی نگہبانی کرتا تہا اور جب تابط شرا سوتا تہا تو ابو کبیر اپنے وعدہ کے برخلاف سو جاتا تہا چنانچہ تین رات اسطرح گذر گئین جب چوتہی رات ہوئی تو تابط شرا سو گیا ابو کبیر نے یہہ سمجہکر کہ آج اسکو نیند نے بہت غلبہ کیا ہوگا استجا نا ایک کنکر مارا جس سے وہ جاگ اوٹہا اور پوچہنے لگا کہ یہہ کیا تہا ابو کبیر نے لاعلمی ظاہر کی تابط شرا ادہر اودہر تلاش کرکے پہر سو رہا غرض ایک رات مین تین دفعہ یہہ ہی واقعہ ہوا جب تابط شرا نے کسی کو نہ پایا تو جان لیا کہ یہہ شرارت ابو کبیر کی ہے اسلیے ناچار ہو کر کہنے لگا کہ واللہ اب اگر ایسا ہوا تو مین تجھکو قتل کر ڈالونگا جسوقت ابو کبیر نے دیکہا کہ تابط شرا کے قتل کیواسطے کوئی حیلہ کارگر نہین ہوتا تو وہ ہنسی ہو ٹ آیا اور خوف جان کے باعث اسکی والدہ کو چہوڑ دیا ۔ اسد الغابہ مین لکہا ہے کہ یہہ شخص مسلمان ہوا اور آنحضرت کی خدمت مین آکر کہنے لگا کہ آپ میرے واسطے زنا حلال کر دین حسان شاعر نے یہہ بات سنکر اُس وقت یہہ شعر کہا ؛

سَالَتْ ھُذَیْلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاحِشَۃً ۔ ضَلَّتْ ھُذَیْلٌ بِمَا قَالَتْ وَلَمْ تُصِبِ

حرف الجیم

متلمّس

جریر بن عبد المسیح بن عبد اللہ بن زید بن دوفن بن حرب بن وہب بن جلی بن اخمس بن ضُبیعۃ الاصم بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان متلمس لقب شاعر جاہلی حماسی ہے اس نے اور اسکی بھانجے طرفہ بن عبد بکری مصنف دوسری معلقہ نے عمرو بن ہند لخمی حیرہ کے بادشاہ کی ہجو کی تھی عمرو کو جب یہہ خبر پہونچی اسنے اپنا غصہ ظاہر نکیا اور خاموش رہا پھر دونون نے ملک مذکور کی مدح کی عمرو نے عامل حیرہ کیطرف اس مضمون کی خط لکھکر ان دونون کے ہاتھہ مین دیے کہ جب یہہ دونون تیرے پاس پہونچین تو جلدی انکو قتل کر ڈالنا اور انکو سمجھایا کہ تمہاری صلہ کی بابت مینے اس مین لکھا ہے راستہ مین متلمس نے طرفہ سے کہا کہ اگر بادشاہ نے ہمین کچھہ انعام دینا ہوتا تو خود دیدیتا اب ہم ان کو پڑھوا سکتے ہین۔ اگر انمین صلہ کی بابت کچھہ ہوا تو چلین گے ورنہ راستہ سے بھاگ جائین گے۔ طرفہ نے کہا مین بادشاہ کے خط کو ہرگز نہین پڑھواتا متلمس نے کہا مین ضرور پڑھواتا ہون ایسا نہو کہ مفت مین جان ضایع ہو الغرض اوسنے خط کھول کر ایک حیرہ کے لڑکے سے پڑھوایا۔ لڑکے نے کہا ای متلمس اسمین تیرے قتل کر دینیکا حکم لکھا ہے متلمس یہہ سنکر حیران ہوا اور طرفہ سے کہا کہ تو بھی اپنے خط کو کھولکر پڑھوالے مبادا تیرے خط مین بھی ایسا ہی لکھا ہو طرفہ نے جہالت سے کہا کہ کیا مجھکو اوس نے قتل کرواکر میرے کل قبیلہ کو اپنا دشمن بنانا ہے پس طرفہ حیرہ مین جاتا ہی مارا گیا اور متلمس وہان سے بھاگ نکلا اب صحیفہ متلمس عرب مین اوس شخص کے حق مین ضرب المثل ہے جو اپنے اوس صحیفہ کو پڑھے جس مین اوسکی قتل کا بیان ہوا اور یہہ شعر متلمس کا اس واقعہ مین ہے

جزانی ابو لخم علی ذات بیننا ۔۔۔ جزاء سنمّار وما کان ذا ذنب

جیسے سنمار بے گناہ کو جزا ملی تھی ویسی ہی مجھے ابو لخم نے جزا دی سنمار ایک معمار کا نام ہے جسنے نعمان بن منذر بادشاہ یمن کیواسطے ایک بہت عمدہ اور عجیب و غریب مکان بنایا تھا بادشاہ نے اسکی عوض مین اسکو مکان سے گرواکر مروا دیا تاکہ کسی اور کیواسطے ایسا مکان نہ بنا دیوے چنانچہ اس ظلم کے باعث بادشاہ تمام عرب مین ظالم مشہور ہوا ؎

حطیئہ شاعر

ابو ملیکہ جرول بن اوس بن مالک المشہور بحطیئہ فصحاء عرب سے مشہور شاعر مخضرمی ہوا ہی پہلے
اسنے اسلام قبول کیا لیکن پہر مرتد ہوگیا۔ مدح ہجو۔ فخر۔ نسیب مین نہایت اچہا شعر کہتا تہا لیکن
بیوقوف اور شریر پرلے درجہ کا تہا کہتے ہین کہ اسکا لقب حُطیئہ اسواسطے پڑا کہ یہہ نہایت کوتاہ قامت
تہا اور یہہ ہی وجہ بیان کرتے ہین کہ اسنے ایکدفعہ ایک مجلس مین گوز مارا تہا لوگون نے پوچہا یہہ کیا
ہے اسنے کہا یہہ صرف حطاۃ ہے اسلئے اسکا لقب ہی حطیئہ پڑگیا اسنے زبرقان بن بدر کی ہجو مین
شعر لکہے ہین اُسنے حضرت عمر کے پاس آکر استغاثہ کیا حضرت عمر نے اسکو بلواکر شعر سنے اور حسان
شاعر سے پوچہا کہ انمین ہجو ہے اُسنے تصدیق کی حضرت عمر نے اسکو قید کردیا پہر عبدالرحمن بن
عوف نے حضرت عمر سے سفارش کرکے اسکو قید سے رہا کرایا۔ جب حطیئہ کے مرنیکا وقت قریب پہونچا
تو اسکی قوم کے لوگون نے اس سے آکر پوچہا کہ اے ابو ملیکہ کچہہ وصیت کر اسنے کہا ویل للشعر من
رواۃ السوء پہر کسی نے کہا فقرا اور مساکین کے باب مین کچہہ وصیت کر اسنے کہا اونکو
مانگنے سے باز رہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہہ تجارت بے نقصان ہے پہر انہون نے پوچہا کہ تیرا مال کسطرح
تقسیم کرنا چاہیئے اسنے کہا میری اولاد سے عورت کو مرد کی نسبت دوگنا دینا چاہیئے انہون نے
کہا اسطرح خدا کا حکم نہین اس شریر نے کہا یون میرا حکم ہے پہر انہون نے کہا یتیمون کے باب
مین توکیا وصیت کرتا ہے اسنے کہا اونکا مال واسباب اپنے تصرف مین لاؤ اور اُنکی والدہ سے
جماع کرو پہر اونہون نے کہا کوئی اور شئی بہی تو کہنی چاہتا ہے حطیئہ نے کہا مجہے ایک گدہی
پر سوار کرکے چہوڑ دو یہانتک کہ مرجاؤن کیونکہ شریف بستر پر نہین مرتا اور یہہ ایسی سواری
ہے کہ جسپر آجتک کوئی شریف نہین فوت ہوا۔ پس وہ اُسے گدہی پر سوار کرا دہرا ودہر مرتے
دم تک پہیرتے رہے تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ یہہ شخص مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تہا لیکن
دوبارہ پہر ایمان لایا اور یہہ شعر اسنے آنحضرت کی وفات کے بعد کہے

اطعنا رسول اللہ اذ کان بیننا ✽ فیا لعباد اللہ ما لابی بکر ✽ ایورثها بکرا اذا مات بعدہ ✽ وتلک لعمر اللہ قاصمۃ الظہر

یہہ شاعر سنہ ۹۰ھ مین فوت ہوا؛

جُمیل مُعْمَری شاعر

ابو عمر جُمیل بن عبداللہ بن معمر عاشق بثینہ شاعر نامور تہا تمام شعر اسکے پر مذاق وجد انگیز ہین اسنے عربی مین ایک دیوان اعلے درجہ کی فصاحت و بلاغت کا تصنیف کیا - ابوتمام طائی حماسہ مین اسکے کئی شعر لایا ہے عرب کی مشہور شاعر اور عاشقون سی ہے لڑکپن مین بثینہ پر عاشق ہوا اور جوان ہوئی تہی اوسنے شادی کا خواستگار ہوا مگر اوسنے منظور نکیا جسکے سبب یہہ اوسکے سوز و گداز اور اندوہ و فراق مین مرگیا - بثینہ کے خط و خال و نقش و نگار اور قد و قامت کی تعریف مین اسنے ہزارون شعر کہے اور عاشق صادق مشہور ہوا - جمیل اور بثینہ دونو وادی قری کے رہنے والے اور قبیلہ بنی عذرہ سے تہے اور کنیت بثینہ کی ام عبدالملک تہی قبیلہ بنی عذرہ سب قبایل عرب سے زیادہ تر خوبصورت تہا کسی نے ایک مرد عذری سے پوچہا کہ تمہارے دل جانورون کی طرح کیون خوفناک ہین اور نمک کیطرح پانی مین گلتے ہین اوسنے جواب دیا کہ ہم ایسی خوبصورت آنکہین دیکہتے ہین کہ تم بالکل نہین دیکہتے سو اونکی محبت کے باعث ہمارے دل رقیق ہین اور کسی نے ایک آدمی سے پوچہا کہ تو کونسے قبیلہ سے ہے اوس نے کہا مین اوس قبیلہ سے ہون کہ جبس سے جو شخص دوستی لگاے فوراً مر جاتے - صاحب اغانی لکہتا ہے کہ کُثیر شاعر جمیل سے روایت لیتا ہے اور جمیل ہدبۃ بن خشرم سے اور ہدبۃ حطیئہ سے اور حطیئہ زہیر بن ابی سلمی اور اوسکے بیٹے کعب بن زہیر صاحب قصیدہ بانت سعاد سے کُثیر کہتا ہے کہ ایک روز مجکو جمیل ملا اور پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہے مینے کہا اپنی دوست بثینہ سے پہر اوسنے پوچہا کہان جاتے ہو مینے کہا اپنے دوست عزہ کیطرف جمیل نے کہا کہ ایکدفعہ پہر بثینہ کے پاس جاؤ اور میرا وعدہ اوسے یاد دلاؤ کُثیر نے کہا کہ ابہی مین آیا ہون اب پہر کیونکر جاؤن جمیل نے کہا برائے خدا ضرور کسی نہ کسی طرح میرا وعدہ اوسے یاد دلاؤ کُثیر نے جمیل سے پوچہا کہ تیرا وعدہ بثینہ سے کسطرح ہوا اوسنے کہا کہ موسم گرما مین وادی دوم کے اسفل مین مینہہ برساتہا اور بثینہ اپنی کنیزک کے ہمراہ کپڑے دہونیکے واسطے نکلی تہی جب مین وہان گیا تو بثینہ نے مجہے نہ پہچانا اور کپڑے دہوتی رہی پہر مینے اوسکی

پاس گیا تو اوسکی کنیزک نے مجھے پہچانا اور بثینہ بہی میرے ساتھ ایک ساعت تک باتین کرتی رہی اتنے مین سورج غروب ہوا پہر مینے اوس سے پوچھا کہ اب تو کہان ملیگی اوس نے کہا کہ ہم خانہ بدوش ہین ہماری کوئی جگہ معین نہین جمیل نے کثیر سے کہا کہ اوس دن سے پہر بثینہ مجھے نہین ملی اور نہ کوئی میرے پاس معتبر قاصد تہا کہ اوسکے پاس بہیجتا۔ کثیر نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ مین بثینہ کی قوم مین جاکر اگر اوس سے تنہا نہ مل سکون تو چند شعر جن مین ان باتون کا ذکر کیا گیا ہو پڑہون جمیل نے خوش ہوکر کہا بہت اچھی بات ہے پس کثیر وہان سے بثینہ کے باپ کے پاس آیا اوسنے کہا کہ اے میرے برادرزادے اتنی جلدی تو کیون واپس آیا کثیر نے کہا چند شعر ہین مین چاہتا ہون کہ تجہے سناؤن اوسنے کہا سناؤ ٭

فقلت لها یا عز ارسل صاحبی ۔ الیک رسولا والرسول موکل

مینے اوسے کہا اے عزہ مین اپنے دوست کو تیرے پاس ایلچی بناکر بہیجونگا اور وہ ایلچی ہی موکل ہوگا ٭

بان تجعلی بینی وبینک موعدا ۔ وان تامرینی بالذی فیہ افعل

اسواسطے کہ تو میرے ساتھہ کوئی موعد مقرر کرے اور جو کچھہ تو مجکو حکم کرے مین اوسکے مطابق کام کرون

واخر عہدی منک یوم لقیتنی ۔ باسفل وادی الدوم والثوب تغسل

اور اخیر ملاقات میری تجہسے اسروز ہوئی تہی کہ جب تو جنگل دوم کے اسفل کیطرف مجکو ملی تہی اسحال مین کہ کپڑے دہو رہی تہی کثیر کہتا ہے کہ یہہ اشعار بثینہ نے سنے تو سر پر چادر لیکر اوٹہہ کہڑی ہوئی اور کہا اخسا اخسا یعنی دور ہو دور ہو اوسکے باپ نے کہا اے بثینہ کیا ہے اسنے کہا کہ جب لوگ سوتے ہین تو کتا اسیطرف سے یہان آتا ہے پہر کنیزک سے کہا کہ دومات سے لکڑیان جمع کرو کہ ہم بکری ذبح کرکے اوسکا گوشت پکاکر کثیر کو کہلائین کثیر نے کہا مجہے جلدی ہے مین ٹہر نہین سکتا پہر جلدی سے جمیل کو اوسنے خبر کی پہر کثیر اور جمیل وہان آئے اور صبح تک بثینہ سے باتین کرتے رہے۔ کثیر کہتا ہے کہ مینے کوئی رات اوس رات سے اور نہ کوئی مجلس اوس مجلس سے اچھی دیکھی ہے حافظ ابن عساکر تاریخ دمشق مین لکہتا ہے کہ کسی نے جمیل سے کہا کہ تو شعر کے عوض اگر تلاوت قران کرے تو بہتر ہے

اس نے کہا مینے انس بن مالک سے سنا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے ان من الشعر لحکمۃ۔ زبیر بن بکار بیان کرتا ہے عباس بن سہل ساعدی سے روایت کرتا ہے کہ مین جب ملک شام مین تھا تو میرے ایک دوست نے مجھسے کہا کہ تو جمیل کا گھر جانتا ہے تاکہ ہم اوسکی عیادت کو جاوین سو ہم گئے اور اوسکو حالت نزع مین پایا تھوڑی دیر کے بعد جمیل نے ہماری طرف دیکہا اور کہا اے ابن سہل تم اوس شخص کے حق مین کیا فتوی دیتے ہو جس نے تمام عمر نہ شراب پی نہ زنا کیا اور نہ ناحق خونریزی کی اور نہ چوری کی اور سچے دل سے گواہی دی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ابن سہل نے کہا مین یقین رکھتا ہون کہ وہ ضرور نجات پائیگا اور بہشت کو جائیگا یہ وہ کون شخص ہے جمیل نے کہا مین ہون ابن سہل نے کہا مین ہرگز گمان نہین کرتا کہ تو ایسے کامون سے بچا ہوگا حالانکہ تو بیس برس تک بثینہ سے تشبیب کرتا رہا جمیل نے کہا کہ مین اب مرنے کو تیار ہون یہہ دعا مانگتا ہون کہ اگر مینے کبہی بثینہ کے بدن کو زنا کی غرض سے ہاتھ لگایا ہو تو مجھے رسول کریمؐ کی شفاعت نصیب نہ ہو۔ راوی کہتا ہے کہ ہم وہین تھے کہ جمیل یہہ بات کہکر ۸۲ھ مین فوت ہوا۔ صاحب اغانی اصمعی سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص میرے پاس آکر بیان کرنے لگا کہ مین جمیل کے پاس اوسکی نزع کے وقت مین پہونچا تو اوس نے مجھے اپنے پاس بلاکر کہا کہ مین تجھکو ایک وصیت کرتا ہون اگر تو بجا لایا تو میرا کل مال و متاع تیرا ملک ہے مینے کہا جو تم کہوگے مین کرونگا جمیل نے کہا کہ میری مرنے کے بعد میرا لباس پہنکر اور میرے ناقہ پر سوار ہوکر بثینہ کے پاس جاکر میرے مرنے کی خبر دینا اور جو اشعار مین بتاؤن وہ پڑہکر اوسے سنانا چنانچہ اوسکی مرنے کے بعد وہ شخص وہان گیا اور جمیل کے شعر پڑہے ابہی شعر تمام نکرچکا تہا کہ ایک نازنین عورت اپنی سہیلیون کے ساتھ روتی پیٹتی ہوئی گہر سے باہر نکلی اور مجھے کہا کہ ای ناعی اگر تو سچا ہے تو تو نے مجھے قتل کردیا اور اگر کاذب ہے تو مجھے رسوا کیا مینے کہا سچ کہتا ہون پہر بثینہ جمیل کے مرثیہ مین شعر پڑہتی رہی اور اس قدر روئی کہ پہلے کبہی نہ روئی تہی ؎

جریر شاعر

ابو حرزہ جریر بن عطیہ بن حذیفہ خطفی تمیمی شعرائے اسلام سے بڑا نامور شاعر ہوا ہے اس مین اور فرزدق مین بڑے مباحثے ہوتے رہے اور تمام عمر ایکدوسرے کی عیب جوئی اور ہجو کرتے رہے مگر اکثر اہل علم کے نزدیک یہہ شخص فرزدق شاعر سے بڑھکر تہا اور سب علماء اس بات پر متفق ہین کہ شعرائے اسلام سے جریر اور فرزدق اور اخطل جیسا کوئی اور شاعر نہین ہوا اور اہل فن کہتے ہین کہ اصول شعر کے چار ہین - فخر - مدح - ہجا - نسیب اور جریر چارون مین فائق تہا ابو عبیدہ روایت کرتا ہے کہ جریر کی والدہ نے جبکہ جریر اوسکے شکم مین تہا خواب دیکہا کہ مین نے ایک سیاہ بالون کا بٹا ہوا رسہ جنا ہے اور وہ کبہی کسی کے گلے مین اور کبہی کسی کے گلے مین پڑتا ہے اور جسکے گلے مین پڑتا ہے اوسکا گلا گہونٹ ڈالتا ہے پس اوسکی والدہ یہہ خواب دیکہتے ہی ڈر کر چونک اوٹہی اور اپنے خواب کی تعبیر پوچہی معبر نے کہا کہ تیرے گہر ایک لڑکا شاعر ہاجی شریر پیدا ہوگا سو جب وہ پیدا ہوا تو اوسکا نام جریر رکہا کیونکہ جریر عربی مین رسہ کو کہتے ہین جسوقت فرزدق شاعر مرا اور جریر نے اوسکے مرنے کی خبر سنی تو رو دیا اور کہا اب میری عمر بہت تہوڑی رہگئی ہے کیونکہ ہم دونون آپسمین متضاد تہے اور اکثر اوقات ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب متضادین مین سے ایک شخص مرجاوے تو دوسرا بہی عنقریب مرجاتا ہے - قدرت ایزدی سے ایسا ہی ظہور مین آیا کہ جس سال فرزدق مرا اوسی سال جریر بہی سنہ ۱۱۰ مین ۸۰ سال سے زیادہ عمر کا ہوکر فوت ہوا ؛

حرف الحاء

حارث جاہلی

حارث بن حلزہ یشکری شاعر جاہلی ہے اور ساتوان قصیدہ سبعہ معلقہ کا جسکا اول یہہ ہے آذنتنا ببینها اسماء رب ثاو یمل منه الثواء اس نے عمرو بن کلثوم تغلبی مصنف پانچوین معلقہ کے جواب مین فی البدیہہ پڑہکر سنایا تہا اور اس قصیدے مین اسماء بنت عمرو کلبیہ سے تشبیب کرتا ہے اور اسکا قصیدہ بہی بسبب فصاحت و بلاغت کی بیت اللہ مین لٹکایا گیا تہا یہہ شاعر حضرت محمد مصطفی صلعم کے زمانہ مبارک سے اول مرگیا ہے ؛

حاتم طائی

حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج طائی شعرائے مجیدین مین سے تہا ابوتمام طائی حماسہ مین اسکی شعر لایا ہے اور کنیت اسکی ابوسفانہ ہتی اور سفانہ اسکی بیٹی کا نام تہا جس نے انحضرت کے پاس آکر اپنی تنگی حالت کی شکایت کی تہی یہہ شخص جود وکرم مین مشہور اور ضرب المثل ہے سنہ ہجری مین فوت ہا دا

حسان بن ثابت رض

حسان بن ثابت بن منذر انصاری مخضرمی شاعر عظیم الشان زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہوئے زمانہ جاہلیت مین فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل تہے اور مسلمان ہونیکے بعد بہی عجیب و غریب شعر کہتے رہے مگر وہ خوبی اور لطافت جو پہلے اسلام کی تہی ویسی نہ رہی کیونکہ اسلام نے شعرا کی زبان کو مبالغات اور تکذیبات سے روکدیا تہا پہر بہی انہون نے آنحضرت کی تعریف مین اچہے اچہے فصیح و بلیغ شعر کہے چنانچہ یہہ شعر بہی انکے ہین جو ذیل مین درج کیے جاتے ہین ٭

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي   وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

میری آنکہہ نے ہرگز آپسے بڑہکر کوئی خوبصورت نہین دیکہا اور عورتون نے آپسے زیادہ حسن و خوبی مین کسیکو نہین جنا

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ   كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

آپ تمام عیبون سے پاک مخلوق ہوئے ہین گویا آپ جیسے کہ چاہتے تہے ویسے ہی پیدا ہوئے یعنی کوئی شخص اپنی مرضی کے موافق پیدا نہین ہوتا مگر آپ اپنی مرضی کے موافق پیدا ہوئے اور یہہ کمال توصیف ہے کہ جس سے بڑہکر متصور نہین اور مراد ہے کہ یا حضرت آپ کل کائنات سے اعلی اور اشرف مخلوق ہوئے ہین اور انحضرت کی طرف سے مشرکون کی ہجو مین ایسے فصیح و بلیغ قصیدے منظوم فرماتے تہے کہ جنکا جواب اونسے نہین آتا تہا اور عاجز ہوکر خاموش رہتے تہے آپنے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا ٭ اور آپ صرف شاعر ہی نہ تہے بلکہ انساب عرب مین بڑے ماہر تہے چنانچہ ایک مرتبہ انحضرت کی خدمت میں بنو تمیم آئے اور حسان بن ثابت نے اونکے سامنے قصیدہ پڑہا اور ثابت بن قیس بن شماس نے خطبہ پڑہا تہم انکی فصاحت و بلاغت کو دیکہکر دنگ ہو گئے اور شاعری مین اپنا عجز اور نارسائی ظاہر

کہنے لگے اور اپنی زبان سے علی رؤس الاشہاد اقرار کیا کہ حضرت کے شاعر اور خطیب ہمکو دبا بیٹھے ہین
حسان اور انکا باپ و دادا سب ایکسو بیس ۱۲۰ سال کے ہوکر فوت ہوئے حسان کا بیٹا عبدالرحمن اس بات سے
بہت خوش ہوتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ مین بھی جلدی نہ مرونگا بلکہ ایکسو بیس ۱۲۰ سال کا ہوکر مثل اپنے
بزرگون کے جہان فانی کو وداع کرونگا تقدیر ایزدی سے ۴۸ سال کا ہوکر فوت ہوا۔ حسان حضرت
علی کی عہد خلافت مین سنہ۴۰ھ مین فوت ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ سنہ۵۴ھ یا سنہ۵۰ھ مین واللہ اعلم بالصواب

حمّاد راویہ

ابوالقاسم حمّاد بن سابور اور بعضے حمّاد بن میسرہ بن مبارک بن عبید الدیلمی کوفی مولی بنی بکر ابن
وائل کہتے ہین اور ابن قتیبہ کتاب المعارف اور طبقات الشعرا مین بیان کرتا ہے کہ یہ شخص مکنف
بن زید الخیل طائی صحابی کا غلام تھا۔ حمّاد لغات اور انساب اور اشعار اور اخبار عرب مین بینظیر تھا
ملوک بنی امیہ اسکی بڑی قدر کرتے تھے اور اسکو اپنے پاس بٹھلاتے تھے بلکہ اور نزد ان اور اہل جستہ
ان کا بڑی عزت اور توقیر کرتے تھے اور اس سے مستفید ہوتے اور علم و ادب اور انساب عرب و چند بہت ہوئے
فنون مین اپنا امام جانتے تھے۔ حمّاد ایک روز ولید بن یزید اموی کی مجلس مین حاضر ہوا ولید نے اس سے
پوچھا کہ تمہارا راویہ لقب پڑنیکا کیا باعث ہے (راویہ مبالغہ فاعل کا ہے یعنی بڑا روایت کرنیوالا) حمّاد نے
کہا اے امیرالمومنین مجھے اشعار و انساب عرب مین اسقدر دخل ہے کہ آپ جس شاعر کا نام لیجیے مین اول
اوسکا حال بیان کرتا ہون پہر مین کئی ایک اور شعرا کا حال بیان کرونگا جنکے آپ نام و نشان سے بھی
واقف نہین اور جو شخص میرے سامنے کسی نئے یا پرانے شاعر کا حال بیان کرے مین اوسکی قدیمیت
نئے اور پرانے مین فرق کرسکتا ہون۔ خلیفہ نے اوسکو کہا کہ تو کسقدر عرب کے اشعار جانتا ہے حمّاد
نے کہا مجکو بہت یاد ہین مگر بالفعل ہر حرف معجمہ کا سو قصیدہ طویلہ شعراے جاہلیت کا سوا ان کے
مقطعات اور سوا ہے اشعار شعراء اسلام کے آپکو سناتا ہون ولید نے امتحانًا اوسکو شعر پڑھنیکی اجازت
دی۔ حمّاد نے یہانتک شعر سنائے کہ ولید تنگ آکر اوٹھہ کہڑا ہوا اور اپنی وزیر کو کہہ گیا کہ جب تک حمّاد اپنے
وعدہ کے مطابق شعر نہ سنائے تب تک اسکو نہ جانے دینا پس اوسنے دو ہزار نو سو قصیدے شعراے جاہلیت

کے سامنے خلیفہ نے بہت تحسین اور آفرین کرکے ایک لاکھہ درہم صلے مین عطا فرمایا۔ حریری درۃ الغوص
مین بیان کرتا ہے کہ حماد نے کہا مین یزید بن عبدالملک بن مردان کو جبکہ وہ تخت نشین تہا کبہی ملنے
کیواسطے نہ جاتا تہا اسلیے اوسکا بہائی ہشام مجہہ پر ظلم کرتا تہا۔ جب یزید مرگیا اور ہشام تخت نشین ہوا
تو مین مارے خوف کے اپنے گہر سے باہر نہ نکلتا تہا اور خفیہ طور پر اپنے دوستون سے ملا کرتا تہا چنانچہ اسیطرح
مین ایک سال تک پوشیدہ رہا جب دیکہا کہ ایک سال مین کسی نے میرا ذکر ہشام کے پاس نہین کیا تو
تسلی ہوئی اور بیخوف ہوکر ایکروز رصافہ مین جمعہ کی نماز پڑہنے کیواسطے نکلا ناگاہ دو معتبر سرکار کے آدمی
مجہے ملے اور کہا اے حماد تجہے امیر یوسف بن عمر ثقفی والی عراق بلاتا ہے مینے دل مین کہا کہ جس بات سے مین
خائف تہا وہی پیش آئی ہے اونسے کہا کہ مجہے تہوڑی رخصت دو تاکہ مین گہر کے لوگون کو ہمیشہ کے لئے
وداع کر آؤن پہر تمہارے ساتہہ چلونگا مگر اونہون نے کہا ہمین یہہ ہی حکم ہے کہ حماد کو جہان دیکہو
وہین سے پکڑ لاؤ سواب ہم مجبور ہین حماد اونکے ہمراہ یوسف بن عمر کے دربار مین پہونچا اور سلام کیا والی
عراق نے جواب سلام کا دیکر ایک خط مجہے دیا جسمین یہہ لکہا تہا کہ عبداللہ ہشام کیطرف سے یوسف بن
عمر ثقفی کو لکہا جاتا ہے کہ یہہ خط پڑہتے ہی حماد کو بڑی عزت اور افتخار سے بلواکر پانچ سو دینار اور ایک
نہایت تیز رو اونٹ سواری کیواسطے دو کہ وہ بارہ روز مین دمشق مین پہونچے حماد کہتا ہے کہ وہ دینار
مینے لیے اور اونٹ پر سوار ہوکر بارہ روز مین دمشق مین جا پہونچا بعد اجازت دیوان شاہی مین داخل
ہوا کیا دیکہتا ہون کہ اوس مکان کی زمین سنگ مرمر کی اور سقف مطلے بزر اور مرصع بجواہر ہے
چارون طرف سونے چاندی کے پردے لٹکے ہوئے اور شمع کافوری روشن ہین اور اقسام مشمومات
اور اصناف عطریات سے مکان مہکا ہوا اور خز و دیبا کے فرش بچہے ہوئے ہین مینے داخل ہوتے ہی
خلیفہ ہشام کے سامنے دست بستہ کہڑا ہوکے سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیکے مجہے اپنے پاس بلوایا
مین اوسکے پاؤن چوم کر قریب بیٹہہ گیا اوسوقت دو کنیزک خلیفہ کے دائین بائین طرف دیکہین
کہ ایک آفتاب اور دوسری مہتاب تہی اور اونکے کانون مین بالی ایسی لعل و جواہر سے مرصع تہی کہ
جنکی چمک و دمک کے سامنے چاند سورج بہی مات تہے۔ ہشام نے مزاج پرسی کے بعد فرمایا تم جانتے ہو

کہ مینے تحسین کیلئے بلوایا مینے لاعلمی بیان کی ہشام نے کہا کہ مجہی ایک شاعر کا شعر یاد آیا ہے جسکے قایل کو مین نہین جانتا مینے عرض کیا وہ کونسا شعر ہے ہشام نے وہ شعر پڑہا مین نے اوسکی قایل کا نام اور وہ قصیدہ جس مین وہ شعر تہا اول سے آخر تک پڑہکر سنادیا ہشام سنکر بڑا خوش ہوا اور بعد بڑی تحسین و آفرین کے فرمایا جو تو چاہتا ہے وہ مانگ مینے اون کنیزکون مین سے ایک کنیزک مانگی ہشام نے دونون کنیزکین مع زیور و جواہر مجہے عطا فرمائین اور ایک لاکہہ درہم بہی عطا کیا مین اون کو گہر مین لے آیا اور ہشام کے مال و جان کو دعا دیتا رہا - مگر بعض مورخ بیان کرتے ہین کہ یہہ واقعہ یوسف بن عمر ثقفی کے وسیلہ سے نہین ہوا کیونکہ وہ اوسوقت والی عراق نہ تہا بلکہ خالد بن عبد اللہ قسری تہا و اللہ اعلم - حماد کی بہت اخبارات غریبہ اور واقعات عجیبہ کتب معتبرہ تواریخ عرب مین درج ہین یہہ شخص ۹۵ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ۱۵۵ھ مین فوت ہوا ؎

حماد عجرد

ابو عمر حماد بن عمر بن یونس بن کلیب کوفی معروف بعجرد شاعر نامور بذلہ گو لطیفہ سنج مخضرم الدولتین تہا اخیر عہد بنی امیہ مین پیدا ہوا اور عباسیہ کے وقت مین بڑا عروج پاکر مشہور زمانہ ہوا چندمدت تک خلیفہ ولید اموی کی مصاحبت مین رہا پہر مہدی کیوقت بغداد مین آیا حماد بن عجرد اور بشار مین بڑے معارضے ہوئے اور ایکدوسرے کی ہجو مین بہت قصیدہ منظوم کئے اکثر اوقات بشار بن برد اس سے تنگ ہوجاتا تہا حماد عجرد کمان گری کرتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا باپ کمانگر تہا یہہ کوئی کام نہ جانتا تہا شب و روز شعر گوئی مین مشغول رہتا تہا اکثر اشعار اسکی ظریفانہ ہین - فرقہ زنادقہ کی طرف مایل تہا سنہ ۱۶۱ھ مین فوت ہوا عجرد بفتح عین و سکون جیم و فتح را و بعدہٗ دال مہملہ لقب حماد کا ہے اور وجہ اس لقب سے ملقب ہونے کی یہہ ہے کہ ایکدن حماد لڑکپن مین موسم سرما مین برہنہ تن لڑکون سے کہیل رہا تہا ایک اعرابی کا گذر جو اوسکے پاس سے ہوا تو اوسنے اسکو برہنہ دیکہکر کہا تعجردت یا غلام اے لڑکے تو برہنہ ہے اوسدن سے اسکا لقب ہی عجرد مقرر ہوا - مخضرمی اوسکو کہتے ہین جسنے

ایام جاہلیت اور زمانہ اسلام دونون دیکھی ہون جیسے لبید شاعر اور نابغہ جعدی ہین۔ اور اسکا اطلاق عام اوس شخص پر بہی ہوا جسنے دونون سلطنتین مختلف اقوام کی ایک دوسرے کے بعد دیکہی ہون جیسے حماد عجرد نے پہلے سلطنت بنی امیہ اور پہر اوسکے بعد سلطنت عباسیہ دیکہی ہی۔

ابو نواس شاعر

ابو علی حسن بن ہانی بن عبد الاول بن صباح معروف با بو نواس شاعر جلیل القدر اور فاضل نامور تہا فقہ مین یگانہ آفاق تہا ظرافت و لطافت مین ہر ایک کا دل خوش کرتا تہا علم لغت و اوب مین ماہر اور علم حدیث مین متبحر تہا حدیث قوی و ضعیف صحیح حسن ناسخ منسوخ محکم متشابہ مین عالم تہا دادا اسکا خراسان کے حاکم خراج بن عبد اللہ کا غلام تہا اسکا باپ بنی امیہ کے آخر بادشاہ مروان بن محمد کے لشکر مین سے تہا اور دمشق کا رہنے والا تہا وہان سے اہواز کو گیا اور ایک عورت جلبان سے شادی کی اور اُس سے کئی لڑکیان اور لڑکے پیدا ہوئے جنمین سے ابو نواس اور ابو معاذ بہی تہے۔ ابو نواس اہواز مین پہاڑ رہنان کے پاس ۱۳۹ھ مین پیدا ہوا اور ۵۹ سال کی عمر کا ہو کر ۱۹۵ھ مین مرگیا سکر کی حالت مین شعر کہتا تہا اسواسطے اسکے اشعار کے درجات متفاوت ہین بعضے لطافت و بلاغت مین ثریا تک پہونچے ہین اور بعضے رکاکت و سخافت مین تحت الثریٰ سے گذر گئی ہین باوجود اسقدر علم ادب کے بڑا مسخرہ اور ظالم تہا لوگون کو اپنی شیرین زبان سے فریفتہ کرتا تہا اور مسرف بہی از حد تہا ایک کوڑی تک ہاتہ مین نرکہتا تہا عبد اللہ بن معتز راویہ سے روایت کرتا ہے کہ مین اور ابو نواس ماہ رمضان مین قرآن مجید سننے کیواسطے رات کیوقت تہا گئے تہے ناگاہ ہم سلولی کی مسجد مین پہونچے اوسکا بیٹا تراویح کی نماز پڑہ رہا تہا اور بہت خوبصورت اور خوش آواز اور نیک خصلت تہا مینے ابو نواس سے کہا کہ جب تک یہہ لڑکا نماز سے فارغ ہو گا تب تک مین یہان سے نہ جاونگا اور وہی رات اوسکی قرآن مجید ختم کرنے کی تہی جب اوس لڑکے نے یہہ آیت پڑہی ارایت الذی یکذب بالدین الا یہ تو ابو نواس نے فی البدیہہ یہہ شعر کہے۔

وقرى معلنا ليصدع قلبي   والهوى يصدع الفؤاد سقيما
ارأيت الذي يكذب بالدين   فذاك الذي يدع اليتيما

اوس نے ظاہر ہوکر یہہ آیت پڑہی تاکہ میرے دلکو تصدیعہ پہونچاے اور محبت دل زخمی کو تصدیعہ پہونچاتی ہے کیا دیکہا اوس شخص کو دیکہتا ہے جو دین کو جہٹلاتا ہے یہہ وہی شخص ہے جو یتیم کو چہوڑتا ہے سب حاضرین اوسکی بدیہت سے حیران ہوگئے - ابراہیم بن حرب کوفی راویہ سے روایت کرتا ہے کہ ایکبار ابونواس اور مسلم بن ولید اور نسیج وغیرہ بڑے بڑے شعرا ایک مجلس مین جمع ہوئے کسی نے کہا ایک شعر جس مین قرآن کی آیت ہو تم سے کون تصنیف کرسکتا ہے سب متفکر ہوئے ابونواس نے کہا -

وفتية في مجلس وجوههم   ريحانهم قد عدموا التثقيلا
دانية عليهم ظلالها   وذللت قطوفها تذليلا

حاضرین نے یہہ شعر سنکر نہایت تحسین کی - ابونواس نے علم ادب شہر بصرہ مین پڑہا اوندنون وہان فقہ اور ادب کا بڑا چرچا تہا شعرا متقدمین اور متاخرین عرب کے ہزارون شعر اسے یاد تہے اور سوا مشہور امثال عرب کے سات سو اشعار اسکو یاد تہے جب یہہ شخص علم سے فارغ ہوا تو اسنے شعر مین ایسا کمال پیدا کیا کہ کوئی اسکی برابری نکرسکتا تہا اسکی شعر و سخن کا چرچا اطراف عالم مین پہیلا اور امرا و وزرا وغیرہ اسکی بڑی قدر کرنے لگے اور عام و خاص کے دلون مین اسکی محبت سمائی مگر ابونواس ملوک و سلاطین کی قربت سے بالکل متنفر تہا اسواسطے دانشمند آدمی اسکو ملامت کرتے تہے - اسمعیل بن نوبخت کہتا ہے کہ مینے ابونواس کی مانند کوئی فاضل اور شاعر نہین دیکہا اور اس شاعر کے مرنے کے بعد کئی صندوق کاغذون کے نکلے جنمین لطایف اور نکات غریبہ لکہی ہوئی تہین اور اسکو ابونواس اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے کندہے پر دو گیسو حرکت کرتے تہے اور نواس حرکت گیسو کو کہتے ہین ۔

ابو تمام طائی

ابو تمام حبیب بن اوس بن حارث بن قیس طائی سخنور نامور یگانہ دہر وحید عصر فصیح اللسان بلیغ البیان

تھا اسکا باپ نصرانی تھا اور ضلع جاسم واقع دمشق مین رہتا تھا۔ ابوتمام کی فطنت وفراست اور
خبرت وکیاست پہ کتاب دیوان الحماسہ شاہد ہی۔ جودت الفاظ اور جزالت معنی اور معرفت اشعار
عرب مین بی نظیر تھا صرف کتاب دیوان حماسہ ہی جمع نہین کیا بلکہ ایک عجیب وغریب کتاب مسمی بفحول الشعرا
بڑے بڑے شعرا جاہلی اور مخضرمی اور اسلامیون کے تذکرے ہین لکہی اور کتاب الاختیارات تالیف کی
جس مین شعرا کے اشعار منتخب کر کے لکہے ہین۔ انساب اور اشعار عرب مین کوئی مثل اسکی حافظہ تھا
کہتے ہین کہ اسکو چودہ ہزار ارجوزے عرب کے علاوہ قصاید وقطعات کے یاد تھے۔ خلفا کی مدح مین بہت
قصیدے منظوم کئے اور انعام وصلے پائے۔ صولی سے روایت ہے کہ ابوتمام نے جب محمد ابن عبدالملک
بن زیات کی مدح مین قصیدہ کہا تو وہ بڑا خوش ہوا اور کہا ای ابوتمام تیرے الفاظ کی جودت اور
معانی کی لطافت اور حسن وخوبی اُن جواہر زواہر کی آب وتاب سے جو چہاردہ سالہ معشوق کے
گلے مین ہون بڑہکر ہے اور اسکے صلہ مین جو انعام تجہے دیا جائے تہوڑا ہے ابن زیات کے پاس ایک
فیلسوف تھا اوس نے کہا یہہ شخص جوانی مین ہی مرجائیگا کسی نے پوچہا کہ تم نے کسطرح معلوم کیا
اوس نے جواب دیا کہ مین اسکی حدت اور ذکاوت اور فطنت اور سرعت فہم اور جودت ذہن
دیکہکر جانتا ہون کہ اسکا نفس روحانی اسکے جسم کو اسطرح کہا جائیگا کہ جیطرح تلوار ہندی اپنے نیام
کو کہا جاتی ہے پس قدرت ایزدی سے ایسا ہی ہوا کہ ابوتمام تیس سال کی عمر سے کچہہ بڑہکر فوت ہوا
روایت کرتے ہین کہ جب اس نے خلیفہ کے سامنے قصیدہ پڑہا اور اس شعر پر پہونچا ؏

اقدام عمرو فی سماحة حاتم ۞ فی حلم احنف فی ذکاء ایاس

تو وزیر نے کہا کہ خلیفہ کو اجلاف سے تشبیہ دیتا ہے ابوتمام نے ذرہ تامل کر کے یہہ دو شعر جو نہایت
فصیح وبلیغ اور مقتضے حال کے مطابق ہین پڑہے ؏

لا تنکروا ضربی لہ من دونہ ۞ مثلا شرودا فی الندی والباس
فاللہ قد ضرب الاقل لنورہ ۞ مثلا من المشکات والنبراس

یعنی میرے اگر تشبیہ ادنی سے دی تو کیا مضائقہ ہے خداتعالے نے قرآن مجید کی اس آیت مین کہ

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح اپنے نور کو چراغ
قندیل سے تشبیہ دی ہے وزیر نے یہہ شعر سنکر خلیفہ سے کہا کہ جو چیز یہہ مانگتا ہے اسکو دو اور یہہ
چالیس دن سے زیادہ زندہ نہین رہیگا کیونکہ اسکی آنکھون مین کثرت تفکر سے خون اوتر آیا ہی
خلیفہ نے ابوتمام سے پوچہا کہ تو کیا چاہتا ہے اسنے کہا کہ مجکو موصل کی حکومت ملنی چاہئے
خلیفہ نے اوسی وقت اسکو موصل کا حاکم بنادیا پس ابوتمام ایام معدودہ مذکورہ مین حکومت کرکے
مرگیا مگر یہہ قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہہ قصیدہ سینیہ ابوتمام نے کسی خلیفہ کی مدح مین
نہین کہا بلکہ احمد بن معتصم یا احمد بن مامون کی مدح مین ہے اور اونکو خلافت اور حکومت
نہین ملی ہان جسوقت ابوتمام نے یہہ قصیدہ احمد بن معتصم کے سامنے پڑہا وہان ایک فیلسوف
نے کہا تہا کہ یہہ شخص جلدہی مرجائیگا - واللہ اعلم - ادبا نے بیان کیا ہی کہ قبیلہ طای سے
تین شخص اپنے اپنے فنون مین یگانہ نکلے ہین حاتم طای جود مین اور داؤد بن نعیر طائی زہد
مین اور ابوتمام طائی شعر مین - ابوتمام کے شعرونکو پہلے ابوبکر صولی نے حروف ہجا کی ترتیب
پر جمع کیا پہر علی بن حمزہ اصبہانی نے اون اشعار کو بحسب نوع مرتب کیا ابوتمام سنہ ۱۷۲ یا ۱۸۸ یا ۱۹۰ یا ۱۹۲ھ
مین موضع جاسم مین پیدا ہوا اور مصر مین پرورش پائی - گندم گون طویل القامت
شیرین زبان تہا - روایت کرتے ہین کہ ابوتمام جامع مصر مین لوگون کو پانی پلاتا تہا اور
بعضے کہتے ہین کہ دمشق مین ایک جولاہہ کی خدمت کرتا تہا اور اسکا باپ دمشق مین شراب
کی دکان کرتا تہا - یہہ شاعر موصل مین سنہ ۲۳۱ھ مین فوت ہوا اور ابونہشل بن حمید طوسی نے
اس کی قبر پر گنبد بنوایا ؛

ابوعلی خلیع شاعر

ابوعلی حسین بن ضحاک بن یاسر شاعر ظریف اور ادیب لطیف بصرہ کا رہنے والا خلیع
تخلص سلیمان بن ربیعہ باہلی صحابی کے بیٹے کا غلام تہا اور حسب بیان خطیب بغدادی کے
سنہ ۱۶۲ھ مین پیدا ہوا تہا خلفاء عباسیہ کے عہد مین اسکی برابر سوائے ابو اسحق ابراہیم ندیم موصلی کے

کسیکا رتبہ نہ تہا اور اسنے اونکے یہان ایسا قرب حاصل کیا کہ سنہ ۱۹۰ھ مین خلیفہ محمد امین بن ہارون رشید نے اسکو اپنا مصاحب بنایا مگر محمد امین اسی سال مقتول ہوا پہر خلیفہ مستعین باللہ کے زمانہ تک ہر ایک خلیفہ کے عہد مین اسکا رتبہ برابر رہا - یہہ شاعر شعراء طبقہ اعلی کے شاعرون مین سے ہے اور ابو نواس کے ساتہہ اسکے مباحثے اور معارضے ہوتے رہے اور اسکا تخلص خلیع بسبب کثرت ظرافت اور خلاعت تمسخر کے مقرر ہوا اور اسکے عجایب شعرون مین یہہ شعر بہی ہین ؂

حسن خدیک حتی تری تلقی عجیبا ۔۔۔ من معان یحار فیہا الضمیر

میری رخسارونسے اپنے رخسارونکو ملاتا کہ تو ایسا عجیب حظ اور لطف دیکہے کہ جسمین دل حیران ہو

فبخدیک للربیع ریاض ۔۔۔ وبخدی للدموع غدیر

کیونکہ تیری رخسار چمن باغ ربیع کا ہے اور میری رخسارونمین آنسو کا نالا ہے - یہہ شاعر سنہ ۲۵۰ھ مین فوت ہوا ؂

ابن علاف شاعر

ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد مشہور ابن علاف شاعر بے نظیر اور نابینا تہا خلیفہ معتضد باللہ کے عہد مین اسکی یہان تک قدر ہوی کہ خلیفہ کے مصاحبون مین داخل ہوا اور ہمیشہ اپنے اشعار در ر نثار کے عوض صلے اور انعام پاتا رہا - ابو الحسن مرزبانی بیان کرتا ہے کہ ایک جاریہ علی بن عیسی کی ابن علاف کی غلام پر عاشق ہوی علی بن عیسے نے اون دونون کو قتل کر کے اونکی جلد دن مین بہوس بہر دیا ابن علاف نے اسکی مرثیہ مین بہت داد فصاحت دی ابن علاف سو سال کا ہو کر سنہ ۳۱۸ھ مین مرگیا ؂

ابو فراس

حارث بن سعید بن حمدون حمدانی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ بن حمدان کا چچا زاد بہای تہا - ثعالبی نے لکہا ہے کہ یہہ شخص فرید الدہر اور وحید العصر تہا ادب و فضل و کرم و مجد جود و سخا فصاحت و بلاغت ہمت و شجاعت فراست و کیاست شعر و سخن جودت الفاظ عذوبت کلمات جزالت معنی دقایق مضامین مین شہرہ آفاق تہا - الغرض مجمع الفضایل و منبع الفواضل تہا

باوجود حکومت کے ظریف الطبع تہا اور یہہ سب خوبیان اسکی پہلی بجز عبداللہ بن معتز کے اور کسی کے شعر مین نہ تہین لیکن یہہ شخص اس سے بہی بڑہکر تہا اور شاعری مین یدطولی رکہتا تہا۔ صاحب ابن عباد کہتا ہے کہ ابتدا شعر کا بہی بادشاہ سے ہوا اور انتہا بہی بادشاہ پر ہی ہوا یعنی ابتدا امراء القیس بادشاہ نے کیا اور اوسکی خوبی ابوفراس بادشاہ پر ختم ہوئی متنبی بہی اسکی لیاقت اور سخنوری کا قایل تہا اور شعر مین اسکو اپنے سے بڑا فایق جانتا تہا یہانتک کہ اسکی ہیبت اور جلالت کے خوف سے متنبی نے اسکی تعریف مین کوئی قصیدہ نہین کہا بلکہ اس سے کم درجہ کے رؤسا کی مدح مین قصاید کہتا رہتا تہا۔ سیف الدولہ ابوفراس کی خوبی خصایل اور حسن شمایل سے بڑا خوش ہوتا تہا اور حضر و سفر مین اسکو اپنے ہمراہ رکہتا تہا۔ ابوفراس دو دفعہ قید ہوا ایکمرتبہ ۳۴۸ھ مین قلعہ خرشنہ مین جو دریای فرات کے کنارہ پر واقعہ ہے اور دوسری مرتبہ ماہ شوال ۳۵۱ھ مین شہر منبج کے چند اشخاص نے اسکو قید کیا اور قسطنطنیہ کی طرف لیگئے وہان چار برس قید رہا اور قید مین بہی بہت فصیح و بلیغ شعر کہتا رہا اور ۳۵۷ھ مین زخمی ہوکر مر گیا۔ روایت کرتے ہین کہ نزع کیوقت اس نے اپنی دختر سے یہہ شعر کہے ؎

أُبُنَيَّتِي لَا تَجْزَعِي كُلُّ الْأَنَامِ عَلَى ذَهَابٍ نُوحِي عَلَيَّ بِحَسْرَةٍ مِنْ خَلْفِ سِتْرِكِ وَالْحِجَابِ

اے میری بیٹی مت جزع و فزع کر سب مخلوقات دنیا کی جانے پر ہے افسوس سے پردہ اور حجاب مین مجہہ پر نوحہ کر

قُولِي إِذَا كَلَّمْتِنِي فَعَيِيتُ عَنْ رَدِّ الْجَوَابِ زَيْنُ الشَّبَابِ أَبُو فِرَاسٍ لَمْ يُمَتَّعْ بِالشَّبَابِ

اور جب تو مجہہ سے بات کرے اور مین جواب سے رک جاؤن تو یہہ کہو کہ جوانی کی زینت ابو فراس تہا جس نے جوانی سے نفع نہین اوٹہایا ؎

سیرافی نحوی

ابو سعید حسن بن عبداللہ بن مرزبان سیرافی نحوی بغداد مین نایب قاضی رہا اور بصرہ کی نحو مین امام زمانہ تہا۔ کتاب سیبویہ کی شرح نہایت عجیب و غریب لکہی اور کتاب الفات الوصل و القطع۔ کتاب اخبار نحاۃ بصرہ۔ کتاب الوقف و الابتدا۔ کتاب صبغۃ الشعر و البلاغۃ

شرح مقصورہ ابن درید وغیرہ کی تصنیف کین ۔ ابو بکر بن سراج نحوی سے علم نحو پڑہا اور نحو ولغت اور فقہ اور فرائض اور حساب اور کلام اور شعر اور عروض اور قوافی مین عالم کامل ہوا اپنے ہاتھہ سے کسب کر کے وجہ معیشت حاصل کرتا تہا اس مین اور ابو الفرج اصبہانی صاحب اغانی مین فاضلانہ معاندت تہی ابو الفرج نے اسکے حق مین یہہ شعر کہے ہین

لست صدرا ولا قرات علی صدر ولا علمک البکی بشاف

نہ تو امام ہے اور نہ تو نے کسی امام سے پڑہا اور نہ تیرا تہوڑا علم شافی ہے ؛

لعن اللہ کل نحو و شعر وعروض یجئ من سیراف

خدا ہر شعر اور نحو اور عروض پر جو سیراف سے آئی لعنت کرے ۔ سنہ ۳۶۸ھ مین بغداد مین فوت ہوا سیراف فارس مین ایک شہر کا نام ہے ؛

ابن خالویہ نحوی

ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن خالویہ نحوی لغوی ہمدانی الاصل تہا اگرہ بغداد مین جا کر ابو بکر بن انباری اور ابن مجاہد مقری اور ابن عمر زاہد اور ابن درید سے علم تحصیل کیا اور ابو سعید سیرافی سے بہی پڑہتا رہا پہر شام مین گیا اور شہر حلب مین سکونت اختیار کی وہان اسکو علم مین یگانہ گنتے تہے اور لوگ ممالک دور و دراز سے استفادہ کے لیے اسکے پاس آتے تہے اور آل واحفاد حمدان اس سے علم پڑہتے اور اسکی تعظیم و تکریم کرتے تہے چنانچہ یہہ لکہتا ہے کہ مین ایک شب سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا اوس نے مجہے اقعد کہا اور اجلس نہ کہا مین نے جانا کہ یہہ شخص لطایف عرب اور نکات ادب سے ماہر ہے کیونکہ عربی مین کہڑے کو اقعد اور سوئے کو اجلس کہتے ہین ۔ تصانیف اسکی بکثرت ہے اور متنبی شاعر سے سیف الدولہ کے روبرو اسکے مباحثے ہوتے رہے حلب مین سنہ ۳۷۰ھ مین فوت ہوا ؛

ابو علی فارسی

حسن بن احمد بن عبد الغفار بن محمد بن سلیمان بن آبان فارسی نحوی علم نحو مین امام وقت

تہا شہرون مین پہرتا رہا اور حلب مین مدت تک سیف الدولہ بن حمدان کے پاس رہا اسمین اور ابو طیب متنبی مین کئی مجلسین ہوئی ہین۔ کتاب الایضاح اور تکملہ نحو مین۔ کتاب التذکرہ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الحجہ۔ کتاب لاغفال فیما اغفلہ الزجاج من المعانی کتاب العوامل المائیہ۔ کتاب المسایل الحلبیات۔ کتاب المسایل العسکریہ کتاب القصریات۔ کتاب المسایل الشیرازیات۔ کتاب البصریہ۔ کتاب المسایل المجلسیات وغیرہ تصنیف کین ۲۸۸ھ مین پیدا ہوا اور ۳۷۷ھ مین مرگیا۔

ابن حجاج شاعر

ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب بے بدل اور شاعر عدیم المثل تہا تمسخرات اور ہزلیات مین بڑا کامل تہا جو شعر کہتا تہا وہ تمسخر سے خالی نہوتا تہا ظرافت مین کوئی اسکی برابر نہ تہا اسنے ایک دیوان دس جلد کا ہزلیات مین تصنیف کیا ہی صرف اسکے شعرون مین ظرافت ہی نہین بلکہ تکلف اور غرابت سے بہی معرا ہین اور اسکی فصیح و بلیغ نظم و نثر دلچسپ و مرغوب خاطر ہے شعار محققانہ بہی نہایت لطیف کہتا تہا اہل فن اسکو امرء القیس ثانی کہتے ہین امرء القیس کے زمانہ سے لیکر اس شاعر کے عہد تک کوئی اور آدمی اسکی مذاق کا نہین ہوا۔ مذہب شیعہ رکہتا تہا اور اہل بیت کی محبت اور اصحاب کبار کی بغض مین از حد تجاوز کرتا تہا روز سہ شنبہ ۲۷ ماہ جمادی الآخرہ ۳۹۱ھ کو شہر نیل مین جو دریای فرات کے کنارہ پر واقع ہے فوت ہوا اور اسکی وصیت کے بموجب اسکی نعش بغداد مین لیجاکر حضرت موسی بن جعفرؑ کے پاؤن کیطرف دفن کی گئی اور قبر پر حسب وصیت یہہ آیت لکہی گئی وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

ابن وکیع تینسی

ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف ضبی معروف با بن وکیع تینس مین پیدا ہوا اور بغداد مین آکر سکونت اختیار کی شاعر بے نظیر تہا مگر قدرے اسکی زبان مین لکنت تہی۔ ثعالبی یتیمۃ الدہر مین بیان کرتا ہی کہ یہہ شاعر اپنے سب ہمعصرون سے بڑہکر تہا اور کوئی اسکی برابر شعر و سخن

نہ کہتا تہا شعراء مجیدین مین معدود تہا ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور صرف شعرہی مین کمالیت نرکہتا تہا بلکہ اور علوم مین بہی ماہر تہا۔ ایک کتاب منصف نام ابو طیب متنبی کی سرقات مین لکہی وفات اسکی ماہ جمادی الاول سنہ ۳۹۳ھ مین ہوی تنیس بکسر تاء مثناۃ فوقانی و کسر نون مشددہ و سکون یائی تحتانی مصر مین دمیاط کے قریب ایک شہر کا نام ہے جسکو تنیس بن حام بن نوح نی بنایا ہے۔ وکیع لقب اسکی دادی ابوبکر محمد بن خلف کا تہا

ابو القاسم وزیر مغربی

ابو القاسم حسین بن علی بن حسین بن علی معروف بوزیر مغربی اسکا باپ سیف الدولہ بن حمدان کے مصاحبون مین سے تہا ۳۷۰ھ مین پیدا ہوا۔ شاعر ماہر تہا میافارقین مین چہیالیس برس کا ہوکر ۴۱۸ھ مین مرگیا۔ جب اسکی نزع کا وقت قریب پہونچا تو اسنے اپنے دوستون کو وصیت کی کہ میرے تابوت کو مشہد امیر المومنین علی ابن ابیطالب مین لیجاکر دفن کرین ابو علی ہارون بن عبد العصمد اور ابی حسن کی مدح متنبی شاعر نے اوس قصیدہ مین کی جسکا مطلع یہ ہے ؎

امن ازدیارک فی الدجی الرقباء　　اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

وہ اس شاعر کا ماموں ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اس شاعر کے ماموں کا بیٹا ہے اسنے ایک دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور کتاب الایناس فی تحریر انساب العرب جو نہایت مفید ہے اور مصنف کی بڑی ماہر ہونی پر دال ہے اور کتاب آداب الخواص اور کتاب المأثور فی ملح الخدور اسکی تصنیفات سی ہین

شیخ ابو علی بن سینا

رئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا ملقب بشرف الملک الحکیم اسکا باپ بلخ کا رہنی والا تہا پہر وہان سے بخارا مین گیا اور خرمیثن مین جو بخارا کے سب گانوسے بڑا ہے عامل رہا اور ابو علی اور اوسکی بہائی وہان ہی پیدا ہوے۔ اسکی والدہ کا نام ستارہ تہا دس سال کی عمر مین ابو علی نے علوم قرآن اور علم اصول دین اور علم ادب اور حساب اور جبر و مقابلہ حاصل کیا پہر حکیم ابو عبد اللہ ناتلی اسکے پاس آیا اور اس نے اس سے ایسا خوب سیکہا علم منطق کو اخیر تک

پہونچایا اور اقلیدس اور مجسطی پڑہی اور سب علوم وفنون مین ماہر ہوا اور رموز اور دقایق اسکے سمجہنے لگا کہ ابوعبداللہ ناتلی بہی اوسکو نہ پہونچ سکتا تہا باوجود اسقدر توغل علم منطق اور فلسفہ وغیرہ کی علم فقہ بہی اسمعیل زاہد سے پڑہتا تہا جب ابوعبداللہ ناتلی خوارزم شاہ مامون بن محمد کیطرف گیا تو ابوعلی علوم طبعی اور الہی مین متوجہ ہوا اور فصوص اور شروح مین کوشش کرنے لگا یہان تک کہ اللہ تعالی نے دروازے علمون کے اسپر کہولدیئے پہر طب مین مشغول ہوا اور اوسکو انتہا تک پہونچاکر مریضون کا علاج مفت خدا تعالے کی خوشنودی کے لیے کرنے لگا اور اس علم مین تمام متقدمین اور متاخرین سے فایق ہوا اور ۱۶ سال کا تہا کہ علمائے کبار اور فضلائے نامدار اسکے پاس استفادہ کرنے آتے تہے۔ ابوعلی سینا ایام طالب علمی مین کبہی رات بہر نہ سوتا تہا اور تمام دن مطالعہ مین صرف کرتا تہا اور اسکے سوا کوئی کام نہ کرتا تہا جب کوئی مسئلہ اس سے حل نہوتا تہا تو وضو کرکے مسجد جامع مین جاکر نماز پڑہتا تہا اور خدا کی جناب مین اوس مسئلہ کے حل ہونیکے واسطے دعا کرتا تہا اسکی دعا قبول ہوجاتی تہی اور وہ مسئلہ لاینحل اسپر منکشف ہوجاتا تہا تصانیف مفیدہ اسکی بکثرت ہین جیسے کتاب الشفاء والنجاۃ وکتاب الاشارات وقانون وغیرہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف قریب سو کے ہے اور شعر بہی بہت اچہا کہتا تہا چنانچہ یہہ ابیات اس کے ہین ؛

وَاحْفَظْ بُنَیَّ وَصِیَّتِی وَاعْمَلْ بِهَا — وَالطِّبُّ مَعْقُودٌ بِنَصِّ كَلَامِی

ای میرے بیٹے میری نصیحت کو یاد رکھہ اور اوسپر عمل کر کیونکہ علم طب میری کلام مین بستہ ہے

لَا تَشْرَبَنَّ عَقِیبَ اَكْلٍ عَاجِلًا — فَتَقُودُ نَفْسَكَ لِلْاَذَی بِزِمَامِ

کہانے کے بعد شتابی ہرگز پانی نہ پی ورنہ تو اپنے نفس کی باگ کہینچکر ایذا کی طرف لائیگا ؛

اِجْعَلْ غِذَائَكَ كُلَّ یَوْمٍ مَرَّةً — وَاحْذَرْ طَعَامًا قَبْلَ هَضْمِ طَعَامِ

اور غذا تمام دن مین ایکدفعہ کہا اور طعام کی ہضم ہونیکے پہلے دوسرے طعام سے پرہیز کر ؛

وَاحْفَظْ مَنِیَّكَ مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّهُ — مَاءُ الْحَیَاةِ یُرَاقُ فِی الْاَرْحَامِ

اور جب تک ہوسکی اپنی منی کی محافظت کر کیونکہ وہ آب حیات ہے جو ارحام مین ڈالا جاتا ہی۔ ابو علی ماہ صفر سنہ ۳۷۳ھ مین پیدا ہوا اور ماہ رمضان کے اول جمعہ سنہ ۴۲۸ھ مین فوت ہوا۔ شیخ کمال الدین بن یونس کہتا ہے کہ شیخ بن سینا کا مخدوم اسپر ناراض ہوا اور اوسنے اسکو زنجیرون مین باندہکر قید خانہ مین بہیجدیا اور یہہ وہان ہی مرگیا اور اسنے یہہ شعر قید خانہ مین ہی کہے ؛

رَأَيْتُ ابْنَ سِيْنَا يُعَادِي الرِّجَالَ فَفِي السِّجْنِ مَاتَ اَخَسَّ الْمَمَاتِ

مینے ابن سینا کو دیکہا کہ لوگون سے دشمنی کرتا تہا اور قید خانہ مین خسیس موت مرگیا ؛

فَلَمْ يَشْفِ مَا نَابَهُ بِالشِّفَاءِ وَلَمْ يَنْجُ مِنْ مَوْتِهِ بِالنَّجَاتِ

نہ تو شفا سے اپنی مصیبت سے بچا اور نہ نجات سے اپنی موت سے رہائی پائی ؛

ابو الجوائز

حسن بن علی بن محمد بن بادی واسطی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا بغداد مین مدت تک رہا شاعر فصیح البیان تہا اوسکا یہہ شعر ہے ؛

وَشَيْئَانِ مَعْدُوْمَانِ فِي الْأَرْضِ دِرْهَمٌ حَلَالٌ وَخِلٌّ فِي الْحَقِيْقَةِ نَاصِحُ

یعنے دنیا مین دو چیز معدوم ہین درم حلال اور دوست صادق ناصح۔ وفات اسکی سنہ ۴۶۰ھ مین ہوئی ؛

ابن رشیق قیروانی

ابو علی حسن بن رشیق معروف بالقیروانی عالم فصیح اور فاضل بلیغ صاحب تصانیف کثیرہ تہا کتاب العمدہ شعر کی فضیلت اور عیوب کے بیان مین تصنیف کی اور کتاب الانموذج وغیرہ رسایل فایقہ اور قصاید رایقہ تصنیف کی۔ ابن بسام کتاب الذخیرہ مین بیان کرتا ہے کہ یہہ شخص مسیلہ مین سنہ ۳۹۰ھ پیدا ہوا اور وہان سے تہوڑا سا علم ادب تحصیل کرکے قیروان مین سنہ ۴۰۶ھ مین آیا اور محمدیہ مین علم ادب پڑہکر شعر مین کمال پیدا کیا قیروان مین بڑے بڑے ادبا اور شعرا کے ساتھ متمکن رہا اور وہان اسکی بڑی شہرت ہوئی اور مشہور آفاق ہوا اور وہان کے حاکم کی تعریف مین بڑے فصیح قصیدے کہے اور اوسکے مقربون مین سے ہوا جب عربون نے قیروان پر ہجوم کیا اور وہان کے باشندون کو تہ تیغ

اور مکانون کو خراب کیا تو یہہ شخص جزیرہ صقلیہ کی طرف گیا اور جزیرہ مَاذر مین سنہ ۵۳۳ھ مین نوت ہوا۔ اور اس کے شعرون مین سے یہہ بہی شعر ہین ؎

یَا رَبِّ لَا اَقْوَی عَلٰی دَفْعِ الْاَذٰی وَبِکَ اسْتَعَنْتُ عَلَی الضَّعِیْفِ الْمُؤْذِی

خداوندا مین ایذا کی دفعیہ کرنیکی طاقت نہین رکہتا اور ضعیف موذی کی دفعیہ مین تجہسے مدد مانگتا ہون

مَا لِیْ بَعَثْتَ اِلَیَّ اَلْفَ بَعُوْضَۃٍ وَبَعَثْتَ وَاحِدَۃً اِلٰی نَمْرُوْذٖ

کیا ہے مجکو کہ میری طرف تونے ہزار مچہر اور نمرود کی طرف ایک مچہر بہیجا ہے ؎

ابن شخبا عسقلانی

الشیخ المجید ابو علی حسن بن عبد الصمد بن ابی شخبا عسقلانی بڑے بڑی فصیح خطبی اور رسالے تصنیف کئی نثر و نظم مین اسکو کمال تہا۔ خزانہ بنود مین جو شہر قاہرہ مین ایک قید خانہ ہے سنہ ۴۸۲ھ کو مقتول ہوا شخبا بفتح شین معجمہ و سکون خا معجمہ بعدہٗ با ہے اور عسقلانی عسقلان کیطرف منسوب

عمید طغرائی

عمید طغرائی فخر الکتاب ابو اسمعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد الملقب بموید الدین اصبہانی معروف بطغرائی عزیز الفضل لطیف الطبع نظم و نثر مین یگانہ زمانہ تہا ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا عماد کاتب تاریخ سلطنت سلجوقیہ مین لکہتا ہے کہ طغرائی مذکور کو استاد کہتے تہے اور سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کی طرف سے موصل مین وزیر تہا اور جب سلطان مسعود اور اوسکے بہائی سلطان محمود مین ہمدان کے قریب لڑائی ہوئی اور مسعود نے ہزیمت کہائی اور محمود نے فتح پائی تو پہلے اوستاد ابو اسمعیل وزیر مسعود گرفتار ہوا اور محمود کے وزیر نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی کو اسکی خبر پہونچی اور شہاب اسعد نے جو اوس وقت مین نصیر کاتب کا نایب طغرائی تہا کہا یہہ مرد یعنے ابو اسمعیل استاد ملحد ہے وزیر محمود نے کہا جو ملحد ہو اوس کو قتل کر دو پس طغرائی مذکور ظلماً قتل کیا گیا اور نیز یہہ لوگ ابو اسمعیل مذکور سے اسواسطے خوف کرتے تہے کہ طغرائی فاضل اکمل ہے کہین محمود اسکی طرف متوجہ نہو جائے اسلئے اسکو جلدی قتل کروا دیا اور یہہ واقعہ سنہ ۵۱۳ھ مین ہوا۔ طغرائی منسوب طغرا نویس

کیطرف ہے اور سمیری بضم سین مہملہ و فتح میم و سکون یای تحتانی نام شہر کا ہے جو اصبہان اور
شیراز کے درمیان واقع ہے ؛

بارع بغدادی

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبید اللہ بن قاسم بدری
بغدادی شاعر ماہر ادیب متبحر نحوی لغوی تہا اسکا دادا قاسم معتضد باللہ اور مکتفی باللہ کا وزیر تہا اسنے
بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین - بارع اور شریف ابو یعلی بن ہاریہ مین بسبب از دیاد اتحاد اور
مصاحبت کے بہت ظرایف اور لطایف اور مزاح و تمسخر ہوتے تہے - ولادت اس کی ۱۰ صفر ۴۴۳ھ مین
بغداد مین ہوئی اور ۵۲۴ھ مین فوت ہوا بدر بغداد مین ایک محلہ کا نام ہے ؛

ملک النحاۃ

ابو نزار حسن بن صافی بن عبد اللہ المعروف بملک النحات ادیب اریب فصیح بلیغ نحو مین اپنے تمام
اقران سے فایق تہا اور بسبب کمال تکبر و عجب کے اسنے اپنا لقب ملک النحات رکہا تہا اور جو شخص اسکو اس
لقب سے نہ بلاتا تہا اُسپر بڑا غضبناک ہوتا تہا علم نحو اور اصول فقہ مین اسنے بڑی تصنیفات کی اور نحو فرت
کی بحر میں ایک دیوان لکہا ۴۸۹ھ مین پیدا ہوا اور اسی سال سے زیادہ عمر کا ہوکر دمشق میں ۵۶۸ھ میں فوت ہوا

حرف الخاء

خلیل

ابو عبد الرحمن **خلیل** بن عمرو بن تمیم فراہیدی یحمدی نحو مین امام ہا اور علم عروض کا موجد ہوا ہی
اس نے عروض کی اقسام کو پانچ دایرونمین تقسیم کیا جن سے پندرہ بحر نکلتی ہین پہر اخفش نے ایک
اور بحر نکالی اور اوسکا نام خبب رکہا اور کہتے ہین کہ اسکو ہاتف نے خواب مین کہا تہا کہ تم مکہ معظمہ
کو جاؤ وہان ایک نیا علم تمپر منکشف ہوگا پس یہہ مکہ مین حج کیواسطے گیا جب حج سے واپس ہوا تو
علم عروض اسپر منکشف ہوا اور یہہ شاعر علم نغمہ میں بہی بڑا ماہر تہا اسلیے علم عروض اسنے نکالا ہے
کیونکہ ان دونون علمون کے قواعد متقارب ہین اور یون بہی کہتے ہین کہ خلیل ٹہٹہیرون کے بازار

مین جارہا تہا وہان ایک ٹہٹہیرا ہتہوڑیسی طشت بنا رہا تہا اس نی اُس ہتہوڑی کی آواز سی یہہ علم ایجاد کیا خلیل مرد عاقل حلیم تہا اوسکا مقولہ ہی کہ انسانکو اپنا عیب معلوم نہین ہوتا جبتک کسی غیر کی پاس نہ بیٹہے اور جب آدمی چالیس سال کا ہو تو اوسکی عقل کامل ہوتی ہے اور اسی سن مین آنحضرت بہی مبعوث ہوئی اور جب ۶۳ برس کا ہو تو اوسکی عقل وفکر مین خرابی آجاتی ہے اور اُسی سن مین آنحضرت دنیا سی تشریف لیگئی اور آدمی کا ذہن صاف اور عقل سلیم فجر کے وقت ہوتا ہی سلیمان بن حبیب بن مہلّب بن ابی صفرہ والی فارس و اہواز نے اسکا وظیفہ مقرر کیا تہا پس اوسنی ایکدفعہ اسکو اپنے حضور مین طلب کیا اسنی اوسکی جواب مین چند شعر لکہے جنمین سے دو شعر یہہ ہین ؎

أَبْلِغْ سُلَيمانَ اني عنه في سعة وفي غنى غير اني لست ذا مال

الرزق عن قدر لا الضعف ينقصه ولا يزيدك فيه حول محتال

سلیمان کو خبر دو کہ مین یہان ہر طرح سی وسعت اور غنی مین ہون بجز اس کے کہ مالدار نہین ہون اور رزق تقدیر سے ہی نہ ضعف اسی گہٹاتا ہی اور نہ حیلہ کسی حیلہ گر کا اسکو بڑہاتا ہی سلیمان نی یہہ شعر سنکر وظیفہ بند کر دیا خلیل نے اسکی جواب مین لکہا کہ خدا تعالے ضامن رزق کا ہی جبتک ہم زندہ ہین وہ رزق دیگا اور جب ہمارا رزق پورا ہو جائیگا تو ہم مر جائین گے ای سلیمان تونی مجہی اپنی قلیل وظیفہ سے محروم رکہا کیا اسمین تیرا مال بڑہ جائیگا جب یہہ خبر سلیمان کو پہونچی تو اوسنی خلیل کا وظیفہ دوگنا کر دیا اور عذر نامہ اوس کیطرف لکہا۔ ایک رات صبح تک خلیل اور عبد اللہ بن مقفع باتین کرتی رہی جب صبح کو جدا ہوی تو کسی نے خلیل سے پوچہا کہ ابن مقفع کیسا ہے اوسنی جواب دیا کہ علم بہت رکہتا ہی اور عقل کم اسیطرح کسی نے ابن مقفع سے پوچہا کہ خلیل کیسا ہی اوسنی کہا عقل بہت رکہتا ہے اور علم کم خلیل نے کتاب العین لغت مین اور کتاب العروض اور کتاب الشواہد اور کتاب النقط والشکل اور کتاب النغم اور کتاب العوامل تصنیف کین اکثر علماء لغت کہتی ہین کہ کتاب العین خلیل کی تصنیف نہین بلکہ اوسنی شروع کی تہی اور اوسکا نام عین رکہا تہا پہر اسکی شاگرد نضر بن شمیل نے معہ مورج سدوسی و نضر بن علی جہضمی وغیرہ کے اسکو پورا کیا اور اونکو خلیل کی وضع اور ترتیب پسند نہ آئی اسلئی

اسکو اپنی طرز پر بدلا۔ خلیل کا ایک لڑکا بڑا نالایق اور بیوقوف تہا ایکروز باپ کے پاس گیا کسی شعر کی وہ تقطیع کر رہا تہا لڑکے نے لوگون سے کہا کہ میرا باپ دیوانہ ہو گیا ہی اس بات کی خبر خلیل کو پہونچی اوس نے اپنے بیٹے کے حق مین کہا ؛

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُوْلُ عَذَرْتَنِي ۔ أَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُكَا

اگر تو جانتا جو مین کہہ رہا ہون تو مجہے معذور رکہتا۔ یا مین جانتا جو تو کہہ رہا ہے تو تجہے ملامت کرتا ؛

لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِي فَعَذَلْتَنِي ۔ وَعَلِمْتُ أَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

لیکن تو میری گفتگو سی ناواقف ہی اسلیئے مجہے ذلیل کیا اور مینے تجہے جاہل سمجہکر معذور رکہا خلیل کہتا ہی کہ میرے پاس ایک شخص علم عروض پڑہنے کیواسطے آتا تہا اور اوسکو اس علم سے مناسبت نہ تہی مدت تک میرے پاس رہا لیکن کچہہ اوسکی ذہن نشین نہوا ایک روز مینے اوسی کہا کہ اس بیت کی تقطیع کرو ؛

إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ ۔ وَجَاوِزْهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيْعُ

یعنے جس چیز کی تو طاقت نہین رکہتا اوس کو چہوڑ کر اوس چیز کیطرف جا جسکی طاقت رکہتا ہی پس وہ اپنی لیاقت کی بموجب تقطیع کر کے چلدیا اور پہر اوس روز سے میرے پاس نہ آیا مین اوسکی فطانت اور دانشمندی پر نہایت متعجب ہوا کہ باوجود اسقدر نافہمی کے یہہ اوسنے کیسا سمجہ لیا۔ یہہ فاضل سنہ مین پیدا ہوا اور سنہ مین فوت ہوا۔ فراہیدی فراہید کیطرف منسوب ہے اور فراہید قبیلہ آزد سے ایک بطن ہے اور فراہید جمع فرہود کی ہے اور فرہود لغت ازد شنوہ مین شیر کے بچہ کو کہتے ہین اور یحمد بہی ایک قبیلہ ازد سے ہے ؛

حرف الدال

دُرَیدابن صمّہ

دُرَید بن صمہ بن حارث بن بکر بن علقمہ بن جذعہ بن عزیّہ بن جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن شاعر جاہلی حماسی ہی اسکی تین بہائی تہی ایک عبد اللہ جسکو بنی غطفان نے قتل کیا اور دوسرا خالد جو بنی حارث بن کعب کے ہاتہ سی مقتول ہوا۔ تیسرا قیس جسکو ابو بکر بن کلاب نے ہلاک کیا

پس چند شعر اس نے عبداللہ کے مرثیہ مین کہے ہے جن سے دو شعر یہہ ہین ؎

تقول الا لا تبکی اخاک وقد اری ◦ مکان البکا لکن بنیت علی الصبر

فقلت اعبد اللہ ابکی ام الذی ◦ لہ الجدث الاعلی قتیل ابی بکر

وہ عورت مجکو کہتی ہے کہ تو اپنے بہائی کو کیون نہین روتا حالانکہ مین اب موقع رونیکا دیکہتی ہون لیکن تو صبر پر مجبول ہوا ہی مینے کہا کیا عبداللہ کو رون یا اوس شخص کو جسکی قبر عالی ہے اور وہ ابی بکر بن کلاب کا مقتول ہے یہہ شاعر بڑی عمر کا ہوکر جنگ حنین مین مقتول ہوا ؎

دعبل

ابو علی دعبل بن علی بن رزین بن سلیمان خزاعی شاعر بے نظیر تہا لیکن نہایت بدگو کثیر الہجا تہا خلفاء اور اراکین سلطنت کی ہجو مین بہت قصاید منظوم کئے خود کہتا تہا کہ مین ۵۰ سال اپنے کندہے پر خشک لکڑیان اوٹہا کر پہرتا رہا کہ کوئی مجہے اون پر سولی دے مگر کسی نے نہ پوچہا - جب اسنے ابراہیم بن مہدی کی ہجو کی تو ابراہیم نے خلیفہ مامون کے پاس جاکر شکایت کی خلیفہ نے اشعار ہجائیہ سنکر فرمایا کہ دعبل کا یہہ ہی طریق ہے اوسنے میری ہجو اس سے بڑہکر کی - خلیفہ مامون جب اپنے اشعار ہجائیہ سنتا تہا تو کہتا تہا کہ دعبل احمق نے کچہہ خیال نہ کیا کہ مینے خلافت کی گود مین پرورش پائی ہے دعبل سے روایت ہے کہ مین ایکروز سہل بن ہارون کاتب کے پاس جو بڑا بخیل اور لئیم تہا بیٹہا ہوا تہا اوس روز باتون مین بہت وقت گذر گیا اور بہوک نے اوسے مضطرب کیا آخر الامر اوس نے کہانا منگایا طباخ ایک برتن طعام کا اور گردہ نان لیکر حاضر ہوا برتن مین مرغ کا گوشت نیم خام تہا جو دانتون سے کیا بلکہ چہوری سے بہی بمشکل کاٹا جاتا تہا - سہل نے اوس گوشت کو چار و نظر سے دیکہا اور سب اعضا مرغ کے سوائے سر کے موجود پائے پس تہوڑی دیر تک سر نگون اور افسردہ خاطر بیٹہا رہا پہر سر اوٹہا کر طباخ سے پوچہنے لگا کہ اس کا سر کہان ہے اوسنے کہا کہ مینے پہینکدیا ہے سہل نے باعث پوچہا طباخ نے کہا مینے خیال کیا کہ آپ سر نہین کہاتے سہل غصہ سے بولا کہ مین اوس پر بڑا ناراض ہون جو مرغ کی پاؤن پہینکدے چہ جای آنکہ اوس سر کو پہینکے جو رئیس الاعضا ہوکر

ذو حواس سے اور جسپسے آغاز کرتا ہے اور جسکے باعث اوسکی فضیلت ہے اور اُسمین ایک کلغی ہے جسکو متبرک سمجہا جاتا ہے اور دو آنکہین ہین جس سے شراب سرخ رنگ کو تشبیہ دیجاتی ہے اور اوسکا دماغ وجع الکلیتین کیواسطے مفید ہے مینے کوئی استخوان اسکی سرکی استخوان سے لذیذ نہین پائی کیا تو نہین جانتا کہ مرغ کے بازو اور زبان اور گردن اور ساق سب عمدہ ہین سو تو اگر جانتا ہے کہ میرا سر نہین کہاتا تو جہان پہینکا ہے وہان سے تلاش کر۔ طباخ نے کہا مجہی معلوم نہین کہ کہان پہینکا ہے سہل نے کہا مین جانتا ہون کہ وہ تیرے پیٹ مین ہے سو اس بات کی تجہکو خدا تعالے جزا دیگا دعبل یہہ بات سنکر نہایت متعجب ہوا اور لاحول پڑہتا ہوا وہان سے مرخص ہوا دعبل کا اصلی نام حسن یا عبدالرحمن یا محمد ہے اور دعبل اسکا لقب ہے اور دعبل موٹی اونٹنی کو کہتے ہین اور خود یہہ بیان کرتا ہے کہ ایک مرد مصروع کے پاس میرا گذر ہوا مینے باواز بلند اوس کے کان مین کہا کہ دعبل وہ اوسیوقت اٹہہ کہڑا ہوا اور پہر کبہی اوسکو یہہ بیماری نہ ہوئی۔ یہہ شاعر ۱۴۸ھ مین پیدا ہوا اور ۲۴۶ھ مین مرگیا اور معمرین مین معدود ہے ؀

حرف الذال

ذوالقرنین

ابو المطاع ذوالقرنین بن ابی المظفر حمدان ملقب بوجیہہ الدین شاعر ظریف فصیح و بلیغ بلند خیال تہا اسکی اشعار کے دیکہنے سے اسکی لطافت و بلاغت معلوم ہوتی ہے چنانچہ یہہ دو شعر اسکی ہین؎

انی لاحسد لا فی اسطر الصحف　　اذا رایت اعتناق اللام للالف

مین مصحف کی سطرون مین لام اور الف کو حرف لا مین ملا ہوا دیکہہ کر نہایت حسد کرتا ہون؎

وما اظنهما طال اعتناقهما　　الا لما لقیا من شدة الشغف

اور مین اونکی ہمیشہ آپسمین ملی رہنیکا باعث بجز کثرت محبت کے نہین جانتا۔ اسکی اشعار نہایت عجب ہین سامع کو اونکی سننے سے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے مصر مین ظاہر بن حاکم عبیدی کے عہد مین گیا ظاہر اسکو اسکندریہ کا حاکم ۴۲۱ھ مین بنایا مگر یہہ ایک برس وہان رہکر پہر دمشق کیطرف گیا اور ماہ صفر ۴۲۲ھ مین فوت ہوا ؀

حرف الراء

ابن میّادہ

اسکا نام رماح بن ابرد بن ثوبان اور کنیت ابا شرحبیل تھی۔ اور میّادہ اسکی والدہ کا نام تھا جسکی طرف منسوب ہوکر ابن میّادہ مشہور ہوا شاعر فصیح اور ناظم بلیغ تھا۔ ابن سلام نے اسکو ساتوین طبقہ مین لکھا ہی اور عمر بن لجا اور عجیفہ عقیلی اور عجیر سلولی کو بھی اسکی طبقہ سے گنا ہی کہتے ہین کہ رماح زمانہ جاہلیت اور اسلام مین قبیلہ غطفان کا عظیم الشان شاعر مخضرم شمار کیا جاتا تہا اور سوائے قریش اور قیس کے کسی کی مدح مین اسنے شعر نہین کہے ہشام بن عبد الملک اموی کی عہد مین پیدا ہوا اور منصور عباسی کے زمانہ تک زندہ رہا ؛

راجح

بن اسمعیل ابو القاسم ابن سرایا ابو الوفا الحلی اسدی شرف الدین اسکا لقب تہا علم شعر اور تواریخ مین اسکو بڑی مہارت تہی۔ شام اور مصر اور جزیرہ کے ملوک کی مدایح مین قصائید کہے ہین اور انعام پائے حلہ مین دیوان اشعار نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا ۵۷۰ھ مین پیدا ہوا اور ۲۷ ماہ شعبان ۶۲۷ھ مین فوت ہوا ؛

حرف الزاء

زہیر

زہیر بن حباب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ کلبی عرب کے شاہان عظیم الشان مین سے تہا شناسائی عقل اور رسائی فکر اور جودت خاطر اور سرعت ذہن اور تجربہ کاری کے باعث بنی قضاعہ کو ہمراہ لیکر بنی غطفان سے سخت لڑائی کی اور اس لڑائی کا سبب یہ تہا کہ بنی بغیض بن ریث بن غطفان نے ایک مکان بیت اللہ کی طرز پر بنا کر اپنا معبد ٹہرایا اور اسکی خدمت کیواسطے بنی مرہ بن عوف سے خدمتگار مقرر کئے جب یہہ خبر زہیر کو پہونچی تو اسنے قسم کہائی کہ مین قبیلہ غطفان سے کوئی مرد زندہ نہ چھوڑونگا۔ جو بیت اللہ کا مقابلہ کرے کیونکہ اگر یہہ عزت

جاری ہوگئی تو معبد مقرر ہوجائیگا اور بہت لوگ گمراہ ہونگے آخر ان عرب بنی غطفان بہاگ گئے
اور زہیر نے فتحیاب ہوکر مکان مذکور کو گرا دیا اور اونکا مال و اسباب لوٹ لیا لیکن اس بادشاہ
کے حکم کے بموجب لشکر مین سے کسی شخص نے اونکی عورتون پر دست اندازی نہ کی بلکہ اونکو
واپس کردیا چنانچہ زہیر اس واقعہ کے بیان مین کہتا ہے ؎

ولولا الفضل منا ما حيتم … الى … شيمتها الحياء

یعنی اگر ہماری طرف سے فضل و کرم نہ ہوتا تو تم باکرہ عورتون کیطرف جنکی خصلت حیا ہی کبھی
نہ لوٹتے - زہیر آنحضرت سے پہلے ہوا اور ابرہہ اشرم صاحب فیل سے جنہون کعبہ کے گرانیکا قصد
کیا تھا ملا اور اوسکی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور اوسنے بنی بکر اور بنی ثعلب پر اسکو فضیلت دی
اور دونون قبیلون کا حاکم بنایا اور ابرہہ اشرم نے کعبہ کے گرانے کا قصد سترہوین ماہ
محرم … سلطنت نوشیروان اور سکندر کا دارا پر غلبہ کرتے گئے … اور سلطنت تخت نشینی کے
… کو کیا - اور آنحضرت کی ولادت باسعادت بہی اسی سال ہوئی - یہہ بادشاہ بڑی عمر کا
ہوکر کثرت شراب نوشی سے مرگیا ؎

زہیر بن ابی سلمی مزنی

زہیر بن ابی سلمی بن ربیعہ بن ریاح مزنی شاعر جاہلی فصیح البیان تھا سبعہ معلقہ کا تیسرا قصیدہ
اسکا ہے اور اوسمین اسنے ہرم بن سنان بن ابی حارثہ اور حارث بن عوف بن ابی حارثہ مری کی
اور ام اوفی اپنی جورو سے جسکو مطلقہ کیا تہا تشبیب کی ابوتمام طائی حماسہ مین بہی اسکے اشعار لایا ہے
کعب بن زہیر مصنف قصیدہ بانت سعاد اور بجیر بن زہیر دونون اسکے بیٹے صحابی ہین ؎

ابو دلامہ

ابو دلامہ زند بن جون ادیب کامل خوش طبع شیرین زبان تہا نظم و نثر فصیح تصنیف کرتا تہا ابن
جوزی کتاب تنویر الغبش … مین بیان کرتا ہے کہ ابو دلامہ مرد حبشی مصنف نوادرات و مرتبہ
افسانہائے عجیب و غریب تہا جسوقت ابو جعفر منصور کی چچا زاد ہمشیرہ فوت ہوئی اور دفن کیا گیا

اوسکو دفن کرنیکے واسطے گیا اور نہایت غم والم مین بیٹھا تہا کہ کہین سے ابو دلامہ آنکلا اور منصور کے
پاس بیٹھہ گیا منصور نے کہا وای بر تو اس مکان یعنی قبر کیواسطے تونے کیا تیار کیا ہی ابو دلامہ
نے کہا ای امیر المومنین یعنی قبر کیواسطے آپکے چچا کی بیٹی تیار رکی ہے یہہ بات سنکر منصور بیان تک
ہنسا کہ زمین پر گر پڑا اور کہا کہ تونے مجھے لوگون مین فضیح کیا - ایک دفعہ ابو دلامہ خلیفہ مہدی
کی خدمتمین حاضر ہوا خلیفہ نے اوسے کہا کہ جو چیز تو چاہتا ہی مجھسے مانگ ابو دلامہ نے کہا ای خلیفہ
مجھے کتا شکاری عنایت کیجئے خلیفہ نے کہا تو عجب احمق ہے مین تجہہ کہتا ہون کہ اپنی حاجت
مانگ اور تو کتا مانگتا ہی ابو دلامہ نے کہا ای امیر المومنین مجکو حاجت ہی یا آپکو خلیفہ نے کہا تجہ سے
کہا سو جو مین چاہتا ہون مجہہ مرحمت فرمایئے خلیفہ نے حکم دیا کہ ایک کتا شکاری اسکو دو جب وقت
ابو دلامہ نے کتا لیا تو عرض کی کہ یا امیر المومنین مین شکار کیوقت کتے کے پیچہے پیادہ یا دوڑونگا
خلیفہ نے کہا اسے گہوڑا دو جب گہوڑا لیا تو کہا اے خلیفہ خدا اس گہوڑے کی خدمت کون کریگا
پس خلیفہ نے غلام دیا جب غلام لیا تو ابو دلامہ نے کہا کہ جسوقت مین شکار لاونگا تو اوسے کون پکائیگا
خلیفہ نے کنیزک عنایت فرمائی جب کنیزک لی تو کہا ای خلیفہ کیا یہہ سب لوگ جنگل مین اوقات بسر کرینگے
خلیفہ نے ایک مکان بہی عنایت فرمایا جب گہر لیا تو عرض کی کہ آپنے اہل و عیال کا بوجہہ میری سر پر
ڈالدیا مین انکی ضروری حاجات کا سرانجام کہان سے کرونگا خلیفہ نے کہا کہ اسی ہزار جریب زمین
عامر اور ہزار جریب زمین غامر دو ابو دلامہ نے دست بستہ عرض کی کہ حضرت زمین عامر تو مین
جانتا ہون مگر زمین غامر کیا ہی خلیفہ نے فرمایا کہ خراب اور بنجر کو زمین غامر کہتے ہین ابو دلامہ نے
کہا کہ مین امیر المومنین کو جنگل مین سے لاکہہ جریب غامر کی دیتا ہون اور دس لاکہہ جریب غامر
کے عوض مین ایک جریب عامر چاہتا ہون خلیفہ نے کہا کہان سے ابو دلامہ نے کہا بیت المال
سے پس خلیفہ مہدی نے کہا کہ اسکو بیت المال سے ایک جریب دو ابو دلامہ نے کہا کہ مین جب وہ
جریب بیت المال سے لونگا تو بیت المال غامر ہو جائیگا پس خلیفہ نے ہنسکر کہا کہ اب کوئی حاجت
باقی ہے ابو دلامہ نے کہا ہان مجھے آپ اجازت دین کہ مین آپکے ہاتہہ چوموں خلیفہ نے کہا کہ یہہ

تیرے رتبہ کا نہین ہے ابودلامہ نے کہا خدا کی قسم اسکے سوا میری اور کوئی مراد نہین ہے جسوقت مہدی بن منصور ملک رے سے بغداد مین آیا تو ابودلامہ نے حاضر ہوکر سلام کیا اور قدوم میمنت لزوم کا شکریہ ادا کیا اور مبارکباد دی مہدی نے اسکی طرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ اے ابودلامہ تیرا کیا حال ہے اس نے جواب مین یہہ شعر کہے ؛

إنّي حلفتُ لئن رأيتك سالماً بقرى العراق وأنت ذو وفر

مین نے قسم کہائی ہے کہ اگر آپکو عراق کے گانوؤن مین صحیح و سالم اور مالدار و متمول دیکھون ؎

لتصلّين على النبيّ محمّدٍ ولتملأنّ دراهماً حجري

تو آپ پیغمبر صاحب پر درود پڑہین اور درہمون سے میری گود بہرین۔ خلیفہ نے کہا کہ پہلی بات تو قبول ہے مگر دوسری قبول نہین ابودلامہ نے کہا کہ اے امیر المومنین مینے قسم کہانے کیوقت دونون باتون کی اکہٹی قسم کہائی تہی۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ ابودلامہ کی گود درہمون سے بہردو سو ابودلامہ مسخرہ نے بیٹہکر اپنی گود کو فراخ کیا اور درہمون سے پر کروایا خلیفہ نے کہا اے ابودلامہ ٹہرا ہو اسنے جواب دیا کہ میرا کرتا پہٹ جائیگا خلیفہ نے وہ درہم تہیلیون مین ڈلوا کر حوالہ کئے وفات اسکی سنہ ۱۶۱ھ مین ہوئی۔ اور بعض کہتے ہین کہ ہارون رشید کے عہد تک زندہ رہا ؛

تاج الدین کِندی

ابو الیمن زید بن حسن بن زید کندی تاج الدین اسکا لقب تہا بغداد مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پائی پہر دمشق مین جاکر سکونت اختیار کی علوم عربیہ و فنون ادبیہ مین یگانہ زمانہ تہا۔ ابو السعادت بن شجری اور ابو محمد بن خشاب اور ابو منصور بن جوالیقی وغیرہ سے علم حاصل کیا امیر عز الدین فرخشاہ بن شاہنشاہ کا مصاحب رہا اور اوسکے ساتہہ مصر مین گیا اور وہان کی کتب خانون سے بڑی بڑی نفیس کتابین لیکر دمشق مین واپس آیا پہر لوگ استفادہ کیواسطے اسکے پاس آنے لگے شعر نہایت عمدہ کہتا تہا چنانچہ یہہ شعر اسکی مقتضی حال کے مطابق ہین ؛

وها أنا في إحدى وتسعين حجّة لها فيّ إرعادٌ مخوفٌ وإبراقُ

یقولون تریاق لمثلک نافع ۔ وما لی الا رحمة الله تریاق

چار شنبہ کے دن ۲۵ شعبان سنہ ۵۲۰ھ کو بغداد مین پیدا ہوا اور دوشنبہ کے دن ۶ شوال سنہ ۶۱۳ھ کو دمشق مین فوت ہوا

زہیر شاعر

زہیر بن محمد بن علی بن یحیی عتکی الملقب بہ بہاء الدین کاتب اپنے زمانہ مین یگانہ تہا اور سب سے نظم و نثر اور خوش خطی مین بڑہکر تہا مروت اور سخاوت مین بے نظیر تہا بادشاہ ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب کی خدمت مین دیار مصر مین پہونچا اور وہان سے مشرقی شہرون کیخدمت پر مامور ہوا اور وہین کچہہ مدت اقامت گزین رہا جسوقت ملک صالح نے دمشق پر قبضہ کیا تو زہیر کو دمشق کیطرف بہیجدیا اور جب ملک صالح حوادثات زمانہ مین گرفتار ہوا اور دمشق اسکے ہاتہہ سے جاتا رہا تو ملک صالح معہ زہیر نابلس کیطرف بہاگ گیا اور زہیر نے بادشاہ کی حفاظت مین حتی الوسع سرمو فرق نہ کیا اور ہمیشہ اسی وتیرہ پر رہا یہانتک کہ حق تعالی نے اسکی حسن نیت اور صفا طویت کی برکت سے آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۳۷ھ مین پہر ملک صالح کو دیار مصر کا حاکم بنایا اور زہیر بہی اوسکی خدمت مین بدستور رہا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مین اسوقت شہر قاہرہ مین تہا اور مجہے زہیر کی تعریف سنکر اس کے ملنے کا بہت شوق ہوا پس مین اوسکی ملاقات کے واسطے گیا اور اوسکو جیسا سنا تہا اوس سے کئی درجہ بڑہکر پایا۔ بڑا خوش خلق تہا اور ریاضت و عبادت اور الفت و محبت مین بے نظیر تہا اپنے بادشاہ کی خدمت اور ادای حق مین یگانہ تہا اور بادشاہ کے نزدیک بہی اسکی عزت اور توقیر بہت تہی یہانتک کہ بادشاہ کے تمام بہید و نکا واقف تہا اور اون بہیدون پر کسی غیر کو ہرگز مطلع نہ کرتا تہا اسکی وساطت سے ہزارون کو نفع پہونچا اور اسکی سفارش ہر کس و ناکس کے حق مین مفید ہوئی اسنے مجہے اپنے اشعار سنائے اور اپنے دیوان کے تعلیم کی اجازت دی یہہ بہی اسکا قول ہے کہ زہیر نے مجہے ایک مرتبہ کہا کہ مین پانچوین ماہ ذی الحجہ سنہ ۵۸۱ھ مین مکہ معظمہ مین پیدا ہوا اور پہر دوسری مرتبہ کہا کہ وادی نخلہ مین جو مکہ کے قریب ہے پیدا ہوا۔ وفات اسکی یکشنبہ کے دن چوتہی ذیقعدہ سنہ ۶۵۶ھ مین ہوئی اور دوسرے روز ظہر کے بعد

قرافہ صغریٰ میں امام شافعی کی قبہ کے قریب دفن کیا گیا مگر میں بسبب درد شدید کے اسکی نماز جنازہ پر حاضر نہ ہو سکا اسلیئے بعد ازان قبر پر جاکر زیارت کی اور پارہ قرآن مجید کا پڑہکر اوسکی حق مین دعاء مغفرت مانگی اور اسطرح دوستی کا حق ادا کیا ؛

حرف السین

سموئل ابن عادیا

سموئل ابن غریض ابن عادیا یا ابن حیا اور بعضے ابن حیا بن عادیا کہتے ہیں شاعر یہودی جاہلی تہا اسکی اور وفا میں ضرب المثل ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ امرء القیس وشہونسی بہاگتے وقت اسکے پاس اپنی پانچ زرہ موروثی امانت رکہہ گیا تہا پس جسوقت امرء القیس مر گیا تو حارث بن ابی شمر غسانی سموئل کے پاس زرہ لینے کے واسطے گیا اور اوس سے امرء القیس کی زرہین اور اسباب جو اوسکا تہا مانگا سموئل نے انکار کیا جس سے حارث کو نہایت غصہ آیا اور تشدد سے اس امر کا متعرض ہوا پہر اوسکے بیٹے کو جو اسکی قید مین تہا اوس کے سامنے لاکر کہنے لگا کہ اگر مجکو زرہ نہ دوگے تو مین تمہارے سامنے اسکو قتل کر ڈالونگا سموئل نے کہا کچہہ پرواہ نہین مگر مین امانت مین کبہی خیانت نکرونگا حارث نے سموئل کے سامنے اوسکے بیٹے کو قتل کیا لیکن سموئل کے استقلال مین کچہہ فرق نہ آیا اور اسی پر یہہ شعر کہا

وَفَیْتُ بِاَدْرُعِ الْکِنْدِیِّ اِنِّیْ ۔ اِذَا مَا ذُمَّ اَقْوَامٌ وَفَیْتُ

وَاَوْصٰی عَادِیَا یَوْمًا بِاَنْ لَا ۔ تُهَدِّمَ یَا سَمُوْئِلُ مَا بَنَیْتُ

مین نے امرء القیس کندی کی زرہ امانت رکہنے مین وفا کیا جب اس بارہ مین اور قومون کی مذمت کی جاتی ہے تو مین وفا کرتا ہون عادیا نے ایکدن مجہے وصیت کی کہ اے سموئیل جس چیز کو مینے بنایا ہے اوسے تو مت گرا اس واقعہ کے باعث سموئل وفا مین ضرب المثل ہوا ابو تمام باب الحماسہ مین اسکی شعر لایا ہے جنمین سے دو شعر یہہ ہین ؛

اِذَا الْمَرْءُ لَمْ یَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضُهٗ ۔ فَکُلُّ رِدَاءٍ یَرْتَدِیْهِ جَمِیْلُ

جسوقت آدمی کی عزت لوم سے میلی نہ ہو تو جونسی چادر وہ پہنے اوسے زیبا ہے یعنے جبکہ

وہ بُرے کاموں سے محفوظ رہے سو جو عمل کرے سب زیبا ہے ۞

وَاِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَيْمَهَا   فَلَيْسَ اِلَى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيْلُ

اور اگر وہ شخص اپنے نفس پر تکالیف کی برداشت نکرے تو نیک ثنا کیطرف اسکو کوئی راہ نہین ہے ۞

سحبان وائل

سحبان بن زفر بن ایاس بن عبد شمس وائلی مخضرمی فصاحت وبلاغت مین ضرب المثل تہا جیسے باقل فہاہت اور کندذہنی مین مشہور ہے - ایک دفعہ معاویہ بن ابو سفیان کی مجلس مین آیا فضلائے قبائل جو اسجگہ حاضر تہے قصور استعداد علمی کے باعث اوسے دیکہتے ہی جلدی سے مرخص ہوئے سحبان نے اوسوقت کہڑے ہو کر یہہ شعر کہا ۞

لَقَدْ عَلِمَ الْحَيُّ الْيَمَانُوْنَ اَنَّنِي   اِذَا قُلْتُ اَمَّا بَعْدُ اَنِّي خَطِيْبُهَا

ظہر سے غروب آفتاب تک معاویہ کی تعریف نہایت فصاحت وبلاغت سے کرتا رہا اور اسمین اسقدر حکی لکنت اسکی زبان مین واقع نہوئی اور نہ آخر دوبارہ کسی لفظ کو بیان کیا بلکہ جس مضمون کو شروع کیا - اُس کو انجام تک پہونچایا ۞

سلیمان بن نجاح

ابو الربیع سلیمان بن نجاح بن عبد اللہ شاعر نامور تہا قریہ عوض مین ۴۹۶ھ مین پیدا ہوا اور دمشق مین ۵۱۱ھ مین فوت ہوا یہہ شعر اسکے ہین ۞

اَرَاكَ مُنْقَبِضًا بِلَا سَبَبٍ   وَكُنْتَ بِالْاَمْسِ يَا مَوْلَايَ مُنْبَسِطًا

مین تجہکو بلا سبب منقبض دیکہتا ہون اور تو کل اے میرے مولی کشادہ پیشانی تہا ۞

وَمَا تَعَمَّدْتُ ذَنْبًا اَسْتَحِقُّ بِهِ   هَذَا الصُّدُوْدَ وَلَعَلَّ الذَّنْبَ كَانَ خَطَا

مینے دیدہ ودانستہ کوئی ایسا گناہ نہین کیا جس سے مستحق اس اعراض کا ہون شاید خطا گناہ ہو ۞

سالم خاسر

سالم بن عمرو بن حماد بن عطا ملقب بخاسر شاعر تہا اسے اسواسطے کہتے تہے کہ اسنے قرآن مجید

فروخت کرکے طنبور خریدا اور گانا بجانا شروع کیا کسی نے اس سے پوچہا کہ کوئی عاقل بہی ایسا کام کرتا ہے تو اس سفیہ نے یہہ جواب دیا کہ مینے کوئی رستہ ابلیس کو ملنے کا اس سے قریب تر نہ پایا اور کہتے ہین کہ اسکی وجہہ یہہ تہی کہ اس نے جب کل کتب علمیہ پڑہ لین اور عالم اجل ہوا تو حوادثات زمانہ نے اسکا ایسا حال ابتر کیا کہ دشمن بہی اسپر رحم کرنے لگے اس غصہ مین آکر اسنے یہہ لہو و لعب اور فسق و فجور اختیار کیا خلیفہ مہدی کی مدح مین اس نے ایک قصیدہ کہا خلیفہ نے چاہا کہ اسکو کچہہ کم انعام دے مگر سالم نے قسم کہائی کہ مین انعام کبہی نہ لونگا چونکہ اس سے پہلے خلیفہ نے ابن ابی حفصہ کو ایک لاکہہ درم قصیدہ کے صلہ مین انعام دیا تہا اسلئے سالم نے اس بات پر بہی قسم کہائی کہ مین ایک لاکہہ ایک ہزار درہم لونگا پس مہدی سے کہا کہ میرا اور ابن ابی حفصہ کا قصیدہ اہل علم کے روبرو پیش کیا جاوے اگر وہ میرے قصیدے کو اسسے اچہا کہین تو آپ انعام دین ورنہ مین کبہی انعام کا دعوی نکرونگا پس مہدی نے اوسے ایک لاکہہ ایک ہزار درم عطا فرمایا جب رشید نے محمد ابن زبیدہ کے واسطے بیعت لی اور سالم نے قصیدہ کہا تو زبیدہ نے اسکے موہنہ کو موتیون سے بہر دیا جنکو سالم نے بیس ہزار دینار کو بیچا جب اس شاعر شاطر نے برامکہ اور خلفا کی مدح کرکے بہت سا مال و اسباب جمع کیا تو فخر سے کہنے لگا کہ مین رابح ہون نہ خاسر سالم خاسر شعراء مجیدین مین سے ہے اور شاگرد بشار بن برد شاعر کا تہا۔ خلیفہ مہدی اور خلیفہ ہادی کی تعریف مین اسنے قصیدے کہے اور بہت انعام اور صلے پائے خلیفہ ہادی کی مدح مین جو اسنے قصیدہ کہا اوسکے دو ایک شعر یہان زیب اندراج کیے جاتے ہین ؎

سَألتُ الدیارَ وَاَطلالَها   وَمَا اَن تُجاوِبَ سوالَها

یعنی مین نے گہرون اور ٹیلیون سے عشیقہ کا حال پوچہا مگر وہ سائلون کا جواب کب دیتے تہے ؎

فَمَنازِلٌ قَد اَقفَرَت لبُعدِنا   وَجَرَت بِهَا الرِیحُ اَذیالَها

اور وہ چند منزلین تہین جو ہمارے پیچہے ویران ہوئین اور اونپر آندہی نے اپنے دامن کہینچے اس شاعر کو شعرائے جاہلیت کے اشعار سیکڑون یاد تہے سنہ ۱۸۶ یا سنہ ۱۸۸ کو خلیفہ رشید کے عہد مین ۳۶ ہزار دینار ترکہ چہوڑ کر مرگیا

اخفش اوسط

ابو الحسن سعید بن سعد مجاشعی علم نحو مین امام تہا اور اخفش اوسط کے نام سے مشہور تہا عرب مین تین اخفش مشہور ہوئے ہین ایک اخفش اکبر جسکا نام عبد الحمید بن عبد المجید تہا اور سیبویہ اور ابو عبیدہ وغیرہ کا استاد تہا دوسرا یہہ فاضل جو اخفش اوسط کے نام سے مشہور ہے اور تیسرا اخفش اصغر جسکا نام علی بن سلیمان ہے۔ اخفش اوسط عمر مین سیبویہ سے زیادہ تہا لیکن علوم عربیہ اسنے سیبویہ وغیرہ سے حاصل کئے اور انہین اسقدر مہارت پیدا کی کہ خود اسکا مقولہ ہے کہ سیبویہ جو کچہہ کتاب مین لکہتا تہا وہ مجہے دکہا لیتا تہا چنانچہ سیبویہ اپکو مجہسے زیادہ علم تہا اب مین اوس سے اعلم ہون۔ ابو العباس ثعلب آل سعید بن سالم سے روایت کرتا ہے کہ فراء نحوی سعید مذکور کے پاس آیا سعید نے حاضرین کو کہا کہ یہہ اہل لغت اور رئیس اہل عربیت آیا ہے فراء نے کہا جبتک اخفش زندہ ہے مین یہہ نہین ہو سکتا۔ اسی اخفش نے عروض مین بحر خبب زیادہ کیا ہے اور اس نے کتاب الاوسط نحو مین اور کتاب تفسیر معانی القرآن اور کتاب المقاییس اور کتاب الاشتقاق اور کتاب العروض اور کتاب القوافی اور کتاب معانی الشعر اور کتاب الملوک اور کتاب الاصوات اور کتاب المسایل الکبیر اور کتاب المسائل الصغیر وغیرہ تصنیف کین اخفش کے معنے چہوٹی آنکہہ والے اور ضعیف بصر کے ہین اور پہلے اسے اخفش اصغر کہتے تہے مگر جب علی بن سلیمان معروف باخفش اصغر ہوا تو اسکا لقب اخفش اوسط پڑا مجاشع بن دارم بنی تمیم سے ایک بطن کا نام ہے وفات اسکی ۲۱۵ھ مین ہوئی ٭

ابو حاتم سجستانی

سہل بن محمد بن عثمان بن یزید جشمی سجستانی نحوی لغوی علم و فضل مین یگانہ زمانہ تہا بصرہ مین سکونت اختیار کی علماء عصر نے اس سے بڑا فایدہ حاصل کیا ابو العباس نحوی بہی اسکا شاگرد ہے اور جس زمانہ مین مبرد ابو حاتم کے پاس تحصیل علم کے واسطے جاتا تہا تو نہایت خوبصورت لڑکا تہا ابو حاتم نے اوس کی وصف مین یہہ شعر کہے ٭

مَاذَا لَقِیْتُ الْیَوْمَ مِنْ ٭ مُتَمَجِّنٍ خَنِثِ الْکَلَامِ ٭ وَقَفَ الْجَمَالُ بِوَجْھِہٖ ٭ فَسَمَتْ لَہُ حَدَقُ الْاَنَامِ

حرکاته وسکونه تجنی بها ثمر الآثام

آج مین اوس شوخ شیرین کلام کو ملا هون جسکی چهره پر حسن وجمال رونق افروز هی اور لوگونکی آنکهون کے حدقے اسکی طرف لگی هوئی هین اور اوسکی حرکات وسکون سی گناهون کے ثمرے چنے جاتے هین ٭

نفسي فداؤك يا ابا العباس حل بك اعتصامي فارحم اخاك فانه نزر
الكرى بادي السقام وانله مادون الحرام فليس يرغب في الحرام

میری جان تیری قربان ای ابو العباس میرا اعتصام تیری هی ساتهه هے اپنے بهائی پر رحم کر اسلیے که وه بیمار شب بیدار رهے اور ماسوی حرام کے سب کچهه اوسے عنایت کر کیونکه وه حرام کیطرف راغب نهین - ابو تمام اکثر ابو زید انصاری اور ابو عبیده اور اصمعی سے روایت کرتا هے - علم لغت مین اسکو کمال دسترس تهی اور شعر اور عروض مین اوستاد اور معما کی حل کرنے مین بڑا ماهر تها مگر علم نحو مین کم توغل رکهتا تها اسلیے جب کبهی ابو عثمان مازنی اور یه عیسی بن جعفر هاشمی کے گهر اکٹهے هوتے تهے تو ابو حاتم مازنی سے ڈر کر وهانسے مرخص هونے کو تیار هو جاتا تها تاکه کهین مسائل نحو مین گفتگو نه هو اور صالح اور خدا ترس اسقدر تها که هر روز ایک دینار خدا کیواسطے دیتا اور هر هفته مین قرآن مجید ختم کرتا تها تصنیفات اسکی بکثرت هین چنانچه کتاب اعراب القرآن - کتاب ما یلحن فیه العامة کتاب الطیر کتاب المذکر والمونث - کتاب النباتات - کتاب المقصور والممدود - کتاب الفرق کتاب القرآت کتاب المقاطع والمبادی - کتاب الفصاحة کتاب النخلة - کتاب الاضداد - کتاب القسی والنبال والسهام - کتاب السیوف والرماح - کتاب الدرع والفرس - کتاب الوحوش - کتاب الحشرات کتاب الهجا - کتاب الزرع - کتاب خلق الانسان - کتاب الادغام - کتاب اللبا واللبن والحلیب کتاب الکرم - کتاب الشتاء والصیف کتاب النحل والعسل کتاب الابل کتاب العشب - کتاب الخصب والقحط کتاب اختلاف المصاحف وغیره اسنے تصنیف کین - اور وفات اسکی ماه محرم یا رجب سنه ۲۵۰ه مین هوئی

حامض نحوی

ابو موسی سلیمان بن محمد بن احمد نحوی بغدادی المعروف بحامض کوفیونکی نحو مین امام اجل

اور لغت و شعر مین اُستاد کامل تہا علم نحو ابو العباس ثعلب سے حاصل کیا اسنے کتاب خلق الانسان کتاب البیق والنصال و کتاب النبات و کتاب الوحوش و کتاب فی النحو اور اَور عمدہ کتابین تصنیف کین وفات اسکی ۳۰۵ھ ہجری مین شہر بغداد مین ہوئی چونکہ یہہ بڑا بدمزاج اور ترشرو تہا اسلئے اسکا لقب حامض مشہور ہوا ؛

سری رفا

ابو الحسن سری بن احمد بن سری موصلی ایام صبا مین رفوگری کرتا تہا لیکن اوسوقت مین بہی اسکو علم ادب کا بڑا شوق تہا اور کبہی کبہی شعر بہی کہتا تہا پہر رفتہ رفتہ اسنے شعر مین کمال پیدا کیا اور شاعر ماہر ہوا ۔ سیف الدولۃ بن حمدان کے پاس حلب مین آیا اور مدت تک وہین رہا پہر اسکے مرنے کے بعد بغداد مین گیا اور وزیر مہلبی و اَور امرا کی مدح مین قصائد کہے جسکے باعث اسکی شعر و سخن کا بڑا چرچا ہوا ۔ سری رفا اور محمد اور سعید ہاشم موصلی کے دونو بیٹون مین جو بڑے شاعر ماہر تہے عداوت تہی اور یہہ اُنپر اپنے اور اَور شعرا کے شعرونکی سرقہ کی تہمت لگاتا تہا اسنے کتاب المحب و المحبوب و المشموم و المشروب و کتاب الدیرۃ تصنیف کین اور ایک نہایت عمدہ دیوان لکہا اور یہہ دو شعر اسنے نسیب مین بہت عمدہ کہے

یَفْدیِْ مَنْ اَجُوْدُلہٗ بِنَفْسِی ❀ وَیَبْخَلُ بِالتَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ

میری جان اُسپر قربان کہ جسکے لئے مین جان بخشتا ہون اور وہ تحیہ اور سلام سے بخل کرتا ہے ؛

وَحَتْفِی کَامِنٌ فِی مُقْلَتَیْہِ ❀ کَمُوْنِ الْمَوْتِ فِی حَدِّ الْحُسَامِ

میری موت اسکی آنکہون مین اسطرح پوشیدہ ہے کہ جسطرح تلوار کی دہار مین موت پوشیدہ ہے اسنے تاریخ ۳۶۰ یا ۳۶۲ مین

باجی

ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب اندلسی باجی ماہ ذیقعدہ ۴۰۳ھ مین پیدا ہوا اسنے فقہ علماء اندلس سے حاصل کیا اور ابی ذر ہروی اور سلیمان بن خلف تین برس تک اکٹہے رہے اور چار حج کئے پہر بغداد مین گیا اور حدیث اور فقہ تین برس تک پڑہاتا رہا پہر موصل مین گیا اور وہان ایکسال درس دیتا رہا اور بہت سی کتابین تصنیف کین اور بہت اچہے اچہے قصیدے منظوم کئے چنانچہ یہہ دو شعر اسکی ہین ؛

اِذا کُنتُ اَعلمُ علماً یَقِیناً بِاَنَّ جمیعَ حیاتِی کَساعة

جب مین یقیناً جانتا ہون کہ میری کل زندگی ایک ساعت ہے ؛

فَلِمَ لا اَکُونُ ضَنِیناً بِہا وَاَجعَلُہا فِی صَلاحٍ وَطاعة

پس کسواسطے مین اُس مین بخیل نہون اور اوسکو صلاح و بندگی مین صرف نکرون ــ وفات اسکی سنہ ۵۴۲ ہجری مین بیرہ مین ہوئی باجہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے ــ اور افریقیہ مین ایک شہر اور صبہان کے مضافات مین ایک نوکا بھی نام ہے

دلال الکتب خطیری وراق

ابوالمعالی سعد بن علی بن قاسم بن علی بن قاسم بن علی بن قاسم انصاری خزرجی مصنف کامل اور شاعر فاضل تہا کتاب زینۃ الدہر شعرائی کے احوال مین اسنے نہایت عمدہ تصنیف کی اور یہ شعر اسکی مین ؎

شَکوتُ ھوی مَن شَفَّ قلبی بُعدُہ ھوی قد تَناہی لیس یُطفی سعیرُھا

مین اوس شخص کی محبت کا شکوہ کرتا ہون جسکی بُعد نے میری دل کو لاغر کیا ہی اور وہ ایسی آگ کو روشن کرتا ہی کہ جس کا شعلہ فرو نہین ہوتا ؛

فَقالَ بِعادی عَنکَ اَکثَرُ راحةً وَلَولا بِعادُ الشَّمسِ اَحرَقَ نُورُھا

اسنے مجہی جواب دیا کہ میرا دور رہنا تجہسی اکثر راحت ہی کیونکہ اگر آفتاب دور نہوتا تو اوسکا نور جلا دیتا ــ پیر کی دن ۵ ماہ صفر سنہ ۵۶۸ ہجری مین شہر بغداد مین فوت ہوا خطیرہ بغداد کے پاس ایک موضع کا نام ہے ؛

ابن دہان نحوی

ابو محمد سعید بن مبارک بن علی بن عبداللہ بن سعید بن محمد معروف با بن دہان نحوی بغدادی اپنی وقت مین سیبویہ زمانہ تہا اسنے نحو مین بہت عمدہ کتابین مثل شرح ایضاح و تکملہ جو ۴۳ جلدون مین ہے اور فصول کبری اور فصول صغری اور ابن جنی کی کتاب اللمع کی ایک بسیط شرح جو دو جلدون مین ہے اور اوسکا نام کتاب الغرہ ہی اور کتاب العروض اور کتاب الدروس ــ کتاب الرسالۃ السعیدیہ در ماخذ کندیہ جو متنبی شاعر کے سرقات مین ہے اور زہرۃ الریاض سات جلدون مین وغیرہ تصنیف کین اور اسکی زمانہ مین بڑی بڑی نحوی مثل ابن جوالیقی اور ابن خشاب اور ابن شجری کی تہی لیکن لوگ اس کو سب پر ترجیح دیتے اور امام

زمانہ جانتے تھے ابن دہان بغداد میں کتب خانہ چھوڑکر موصل میں وزیر جمال الدین اصبہانی کے ملنے کیواسطے گیا اور اوس کے سایہ عاطفت میں مدت تک رہا اسکے بعد اسی سال شہر کے غرق ہونے سے کتب خانہ بھی غرق ہو گیا۔ ابن دہان شاعر فصیح تھا چنانچہ یہ شعر اوسکی ہیں ؛

لا تجعل الہزل دابا فہو منقصۃ ＊ والجد یعلو بہ بین الوری القیم

ہنسی کو اپنی عادت مکر کیونکہ وہ باعث نقصان ہے اور جد کی باعث لوگوں میں قیمتیں بڑہتے ہیں ؛

ولا یغرنک من ملک تبسمہ ＊ ما تصخب السحب الا حین تبتسم

تجہے بادشاہ کا تبسم مغرور نہ کرے بادل نہیں گرجتا مگر جب ہنسی یعنے بجلی چمکی۔ ولادت اسکی ٤٩٤ھ میں بغداد میں ہوئی اور وفات ٥٦٩ھ میں ہوئی اور اسکا بیٹا یحیی بن سعید بھی شاعر ماہر ادیب باتجربہ تہا اوایل ٥٦٩ھ میں پیدا ہوا اور ٦١٦ھ ہجری میں فوت ہوا ؛

حیص وبیص شاعر

ابو الفوارس سعد بن محمد ابن سعد بن صیفی تمیمی المعروف بحیص وبیص شہاب الدین اسکا لقب تہا عالم فاضل ادیب شاعر فقیہہ شافعی المذہب تہا شہر ری میں قاضی محمد بن عبد الکریم وزاق سے فقہ پڑہی اور اوسمیں کمال پیدا کیا مگر آخر کو علم ادب اسپر غالب ہوا اور عربی میں نہایت فصیح وبلیغ شعر کہنے لگا کئی ایک مفید رسالے بہی تصنیف کئے لباس عربون کا پہنتا اور ہمیشہ تلوار کا قلادہ رکہتا تہا شیخ نصر اللہ (یہہ فاضل مذہب اہل سنت وجماعت میں ثقہ ہے) بن مجلی مصنف مشارف الصناعۃ بالمخزن روایت کرتا ہے کہ مینے خواب میں حضرت علی رض کو دیکہا اور کہا ای امیر المومنین آپ مکہ فتح کرتے ہوئے فرماتے ہے کہ جو شخص ابوسفیان کے گہر داخل ہوگا وہ مامون ومصئون رہیگا پہر اسی گہر سے آپکے بیٹے امام حسین تکلیف پہنچائیں حضرت علی نے فرمایا کہ تمنے ابن صیفی کے شعر نہیں سنے میں نے کہا نہیں پس حضرت علی نے کہا جلدی جاکر اوسکی اشعار سن لے پس میں خواب سے بیدار ہو کر حیص وبیص کے گہر گیا اور وہ آگے سے نکلتا تہا مینے خواب اسکے آگے بیان کیا وہ سخت رویا اور حلف اوٹہا کر کہنے لگا کہ میرے موںہہ سے ابہی وہ اشعار کسی نے نہیں سنے اور نہ میں نے کسی کیطرف لکہے ہیں بلکہ آج ہی اونکو منظوم کیا اور وہ شعر یہہ ہیں ؛

مَلَكْنَا فَكَانَ الْعَفْوُ مِنَّا سَجِيَّةً   فَلَمَّا مَلَكْتُمْ سَالَ بِالدَّمِ أَبْطَحُ

ہم مالک ہوئی تو ہماری خصلت عفو تہی اور جب تم مالک ہوئی تو خون کی نہر پتہریلی زمین مین جاری ہوئی ؂

وَحَلَّلْتُمْ قَتْلَ الْأُسَارٰى وَطَالَمَا   غَدَوْنَا عَلَى الْأَسْرٰى نَعِفُّ وَنَصْفَحُ

اور تمنی قیدیون کو قتل کرنا حلال جانا اور ہم بسا اوقات قیدیون سی اعراض اور اغماض کرتے رہے ؂

فَحَسْبُكُمْ هٰذَا التَّفَاوُتُ بَيْنَنَا   وَكُلُّ إِنَاءٍ بِالَّذِي فِيهِ يَنْضَحُ

اور یہہ فرق درمیان تمہاری اور ہماری کافی ہی اور ہر برتن مین جو چیز ہوتی ہے وہ ہی ٹپکتی ہی اور اسکو حیص و بیص اسواسطی کہتی ہین کہ اسنے لوگون کو ایکدن کہلبلی مین دیکہا اور کہا آدمی کس حیص و بیص مین ہین اور حیص بیص کی معنی کہلبلی اور خلط ملط کی ہین اسروز سے اسکا لقب ہی حیص و بیص مشہور ہوا وفات اسکی چہٹی شعبان چہارشنبہ کی دن ۵۷۴ھ ہجری مین شہر بغداد مین ہوئی ؂

سعید بن سناء الملک

ابو القاسم سعید بن سناء الملک ہبۃ اللہ بن قاضی رشید ابو الفضل جعفر بن المعتمد سناء الملک ابی عبد اللہ محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد سعدی شاعر اجل اور سخنور اکمل تہا جاحظ کی کتاب الحیوان کو مختصر کیا اور اوسکا نام روح الحیوان رکہا اور ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا اور اوسکا نام دار الطراز رکہا ۵۵۰ھ مین پیدا ہوا اور ماہ رمضان کی اول عشرہ ۶۰۸ھ ہجری مین شہر قاہرہ مین فوت ہوا ؂

حرف الشین

قاضی شریح

ابو امیہ شریح بن حارث بن قیس بن جہم کندی زمانہ جاہلیت مین پیدا ہوی اور خلیفہ دوم نے انکو کوفہ کا قاضی بنایا ۷۵ سال عہدہ قضا پر مامور رہی اور اس مدت مدیدہ مین سوائی تین سال کے معطل نرہی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر کی واقعہ مین انہون نے قضا چہوڑ دی پہر دوسری مرتبہ حجاج بن یوسف کو قضا سے استعفا دیکر خانہ نشین ہوے قضا مین حق سی اہل حق کی خوب کرتے تہی اور زکی لبیب ادیب شاعر فقیہ بے نظیر تہی بنی تمیم سی ایک عورت زینب نام سی نکاح کیا اور کسی بات پر غضبناک ہوکر اوسکو مارا پہر پریشان ہوکر یہہ شعر کہے ؂

رَأَیْتُ رِجَالاً یَضْرِبُوْنَ نِسَائَهُمْ فَشُلَّتْ یَمِیْنِیْ یَوْمَ اَضْرِبُ زَیْنَبَا

مین لوگون کو دیکھتا ہون کہ وہ اپنی عورتون کو مارتے ہیں پس میرا ہاتہ شل ہو جسدن مین زینب کو مارون

اَاَضْرِبُهَا مِنْ غَیْرِ ذَنْبٍ اَتَتْ بِهٖ فَمَا الْعَدْلُ مِنِّیْ ضَرْبُ مَنْ لَیْسَ مُذْنِبَا

کیا مین اُسکو سوای کسی گناہ کے جو اُس سے ہوا ہو مارون اور میرا بےگناہ کو مارنا عدل نہین ہے ؛

فَزَیْنَبُ شَمْسٌ وَالنِّسَاءُ کَوَاکِبُ اِذَا طَلَعَتْ لَمْ یُبْقِ مِنْهُنَّ کَوْکَبَا

زینب آفتاب ہے اور دوسری عورتین ستارے جب آفتاب طلوع کرے تو کوئی ستارہ سیر نہین کرتا (یعنے چمکتا نہین ورنہ سیر بالاصل یا بالتبع موجود ہوتی ہے) اکیسو سال کا ہو کر سنہ [illegible] ہجری مین فوت ہوے ؛

قاضی شہاب الدین دولت آبادی

عالم فاضل فقیہ ادیب نحوی تھے قاضی عبد المقتدر سے اپنے علم تحصیل کیا اگرچہ انکے ہمعصر اور بھی کئی فقیہ و ادیب تھے مگر جو شہرت اور قبولیت آپکی تھی وہ کسیکو میسر نہ تھی منجملہ آپکی تصنیفات کے ایک حاشیہ کافیہ کا ہے جو متانت اور لطافت مین بے عدیل ہے اور ایک متن ارشاد نام نحو مین ہے جو بسبب طرز جدید اور متانت کے بےنظیر ہے اور علم بلاغت مین ایک کتاب بدیع البیان آپنے تصنیف کی جسکی تمام عبارت مسجع ہے اور تفسیر بحر مواج فارسی مین نہایت عمدہ لکہی ہے جسمین قرآن کی ترکیب اور جملات کی فصل و وصل کا بیان ہے اور اصول بزدوی پر بحث امر تک ایک شرح لکہی ہے اور سوای انکے اور کتب و رسایل بھی انہون تصنیف کئے ہین ۸۴۹ھ مین فوت ہوے - اور قبر انکی شہر جونپور مین ہے ؛

حرف الصاد

جرمی نحوی

ابو عمر صالح بن اسحق جرمی نحوی نحو اور لغت مین یگانہ زمانہ تہا نحو اخفش اور لغت ابو عبیدہ اور ابو زید انصاری اور اصمعی سے حاصل کیا نحو مین ایک کتاب فرخ نام نہایت عمدہ تصنیف کی اور بغداد مین فرا سے مناظرہ کرتا تہا اور کتاب السیر اور کتاب الابنیہ اور کتاب العروض اور مختصر النحو تصنیف کین وفات اسکی ۲۲۵ھ مین ہوئی اور جرمی نسبت قبیلہ جرم کی طرف ہے ؛

صاعد بن حسن لغوی

ابو العلا صاعد بن حسن بن عیسی لغوی مصنف کتاب الفصوص سیرافی نحوی اور فارسی نحوی سے
روایت کرتا ہے اصل مین موصل کا رہنے والا تھا پھر بغداد مین آیا اور منصور نے انعام و اکرام سے اسکی بڑی
عزت کی لغت اور ادب اور اخبار اور شعر اور حاضر جوابی مین لگانہ زمانہ تھا جب منصور کو اسکا کذب
فی الاخبار معلوم ہوا تو اسکی کتاب فصوص کو لاف و گذاف سمجھکر نہر مین ڈلوا دیا جسوقت صاعد
شہر دانیہ مین داخل ہوا اور مجلس مجاہد بن عبد اللہ عامری امیر شہر مین گیا وہان ایک ادیب
بشار نام نابینا نے مجاہد سے کہا دیکھو مین اس سے کیسا تمسخر کرتا ہون مجاہد نے اوسی منع کیا مگر وہ
نہ رہ سکا آخر بشار نے کہا ابو العلا جرنفل کی معنے کلام عرب مین کیا ہین صاعد نے سمجھا کہ جرنفل عرب
مین کوئی لغت نہین ہے اسلیئے جواب دیا کہ جرنفل وہ فعل ہے جو صرف اندہون کی عورتون سے کرتے
ہین اور جرنفل کو جرنفل نہین کہتے جبتک کہ اندہون کی عورتون سے تجاوز نہ کرے - یہہ جواب سنکر حاضرین
ہنسے اور بشار نہایت شرمسار ہوا مجاہد نے اسکو بڑی ملامت کی اور کہا کہ کیا مینے تجکو پہلے ہی سے
نہ منع کیا تہا لیکن تمنے کسو ؤسطے میرا کہنا نہ مانا - صاعد ۴۱۷ ہجری مین جزیرہ صقلیہ مین فوت ہوا و

صلاح الدین صفدی

آٹھوین صدی ہجری مین متوکل علی اللہ ابو عبد اللہ محمد بن معتضد کے زمانہ مین مشہور فاضل ہوا او
صفد بلاد شام مین سے ایک شہر کا نام ہے اور یہی اوسکا مسکن تہا و

مفتی صدر الدینخان صدر الصدور دہلوی

علامہ زمان فہامہ دوران عالم نامدار فاضل ذیوقار تھے علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ مولوی فضل امام صاحب
خیرآبادی والد بزرگوار مولوی فضل حق صاحب سے اور علوم نقلیہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب
دہلوی اور انکے بھائیون سے حاصل کیئے - علم صرف و نحو و منطق و حکمت و ریاضیات و معانی و بیان و بدیع
او رم انشا و فقہ و تفسیر و حدیث مین ید طولے رکہتے تھے او رجمیع علوم مذکورہ مین درس دیتے تھے امراو
حکام کی نزدیک انکی بڑی قدر و منزلت تہی اور شہر کے لوگ انکی اخلاق مرضیہ سے کمال خوش تھے اور جب

آپ عہدہ صدر الصدوری پر ممتاز تہے تمام اکابر و فضلائے دہلی سوائے بادشاہ کے آپکی ملاقات کیواسطے آتے تہے مفتی صاحب اپنے زمانہ مین علم و فضل و فصاحت و بلاغت و فراست و کیاست و مروت و ہمت و احسان و اخلاق مین بے نظیر تہے اور انکو شعر و سخن کا اسقدر شوق تہا کہ باوجود پیرانہ سالی کے اشعار ایسے پرمذاق اردو و فارسی و عربی مین کہتے تہے کہ سامع کو رقت پیدا ہوتی تہی آزردہ آپکا تخلص تہا۔ بمقتضائے اسم بامسمی حضرت ہمیشہ فرط عشق اور ولولہ محبت سے خاطر آشفتہ اور دل آزردہ اور سینہ بریان اور دیدہ گریان رہتے تہے اور آپکی آواز حزین اور صوت دردانگیز سنکر دلمین اثر و رقت پیدا ہوتی تہی اور آپکے شعر ایسے پرمذاق اور فصیح و بلیغ ہوتے تہے کہ سامع کو مدہوش کر دیتے تہے چنانچہ آپکے دو چار شعر عربی یہان لکہے جاتے ہین ؎

وَكُنّا كَغُصْنَي بانةٍ قَدْ تَألّفا　　عَلى دَوحةٍ حَتّى استطالا وَأيْنَعا

يُغَنّيهِما صَدْحُ الحَمامِ مُرَجّعا　　وَيَسقيهِما كأسُ السَحابِ مُتْرَعا

ہم دونو درخت بان کی اُن دو شاخ کی طرح تہے جو درخت پر باہم لپٹکر لمبی اور میوہ دار ہوگئی ہون اور اُنپر کبوتر کی آواز خوش الحانی سے گائے اور انکو بادل کا بہرا ہوا پیالہ سیراب کرے ؎

سَليمَينِ مِنْ خَطبِ الزَمانِ اذا سَطا　　خَلِيَّينِ مِنْ قَولِ الحَسودِ اذا سَعى

اور ہم دونون زمانے کی مصیبتون سے جبکہ وہ تکلیف پہونچائے سلامت اور حسود غماز کی غمازی سے بری تہے

فَفارَقَني مِنْ غَيرِ ذَنبٍ جَنَيتُهُ　　وَألقى بِقَلبي حُرقةً وَتَوَجُّعا

تو اوس دوست نے بغیر کسی گناہ کے کہ مینے کیا ہو مجہے چہوڑ دیا اور میرے دلمین سوزش اور درد کو ڈالا

عَفا اللهُ عَنهُ ما جَناهُ فانّني　　حَفِظتُ لَهُ العَهدَ القَديمَ وَضَيّعا

جو کچہ اوسنے کیا خدا اوسے معاف کرے کیونکہ مجہے تو اوسکا عہد قدیم یاد ہے اور اوسنے ضایع کیا عربی و اردو اشعار آپکے بکثرت ہین فضلائے عصر اور علمائے دہر آپکی تلمذ سے بڑا فخر کرتے تہے اور اگر کوئی کسی اور جگہہ سے علم تحصیل کرتا تہا تو سند حاصل کرنیکے واسطے آپکی خدمت مین ضرور آتا تہا آپکی تصنیف کم ہے کیونکہ آپکا خیال تدریس و افتا کیطرف زیادہ تہا منتہی المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال

اور درالمنضود فی حکم امارۃ المفقود اور جواب استفتاؤن کی آپکی یادگار ہین ۲۴- ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۲ ہجری مین پیدا ہوئے اور پنجشنبہ کے دن سنہ ۱۲۸۲ مین وفات پائی اور راقم الحروف بہی ایک واسطہ سے آپکے شاگردون مین سے ہے ؛

حرف الطاء

طاہر

ابوطیب طاہر بن عبداللہ بن طاہر بن عمر طبری فاضل اجل اور ادیب بے بدل تہا فقہ اور اصول مین مہارت کامل رکہتا تہا ابوالعلاء معری جب بغداد مین آیا تو ابوطیب طبری نے اُسکی طرف نظم مین خط لکہا- ابوعلاء نے فی البدیہہ اُسکا جواب نظم مین دیا پہر ابوطیب نے اُسکا جواب الجواب نظم مین لکہا جسکا جواب ابوعلاء نے قاصد کے سامنے فی البدیہہ شعرون مین دیا عمر اسکی ایکسو دو سال کی ہوئی ہے مگر حواس بالکل مختل نہ ہوئے اور نہ فہم مین کچہہ فرق آیا بلکہ مرتے دم تک قضا اور افتا کا کام بدستور کرتا رہا آمل مین سنہ ۳۴۸ مین پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول سنہ ۴۵۰ ہجری مین شہر بغداد مین فوت ہوا طبری طبرستان کیطرف منسوب ہے اور طبرستان مین آمل ایک گانو کا نام ہے ؛

طلائع بن رُزّیک

ابوالغارات طلائع بن رُزّیک عالم فاضل شاعر سخی محب العلماء والفضلاء تہا اسنے ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور یہہ شعر اپنے حال کے مطابق کہا ؛

خَلَطْنَا الَّذِی بِالْبَأسِ حَتّٰی کَاَنَّنَا سَحَابٌ لَدَیْہِ الْبَرقُ وَالرَّعْدُ وَالْقَطْرُ

اور مصر مین وزارت کے عہدہ پر ممتاز رہا سنہ ۴۹۵ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۵۵۶ ہجری مین فوت ہوا ؛

حرف الظاء

ابوالاسود دُئلی

ابوالاسود ظالم بن عمرو بن سفیان دُئلی بڑے فصیح فہیم اور ذکی و ذہین حضرت علی مرتضیٰ کے مصاحبون مین سے ہین انہون نے حضرت علی کے حکم سے نحو کا علم وضع کیا اور اصل مین اس علم کے موجد

حضرت علیؓ ہین چنانچہ تاریخ الخلفا مین ابوالاسود دئلی سے روایت ہے کہ مین ایک مرتبہ حضرت علیؓ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اونکو متفکر پایا اور عرض کی کہ آپ کس فکر مین ہین حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مین دیکہتا ہون کہ اس ملک کی زبان بدلتی جاتی ہے پس اصول عربیت مین ایک کتاب بنانی چاہتا ہون جس سے کلام مین غلطی واقع نہو مینے کہا کہ اگر آپ ایسا کرینگے تو یہہ زبان ہماری یہان باقی رہیگی۔ پہر مین تین دن کے بعد آپکی خدمت مین آیا تو آپنے مجکو ایک کاغذ دیا جس مین یہہ عبارت لکہی ہوئی تہی۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الکلامُ کلُّہ اسمٌ وفعلٌ وحرفٌ فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکة المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبّعہ وزد ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلثة ظاهر ومضمر وشیٔ لیس بظاهر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فی معرفة ما لیس بظاهر ولا مضمر۔ ابوالاسود کہتے ہین کہ پہر مینے اپنی طرف سے چند مسایل اور اوسمین زاید کئی چیز سے إنّ أنّ لیت لعلّ کأنّ کو حروف نصب مین لکہا اور لکنّ کو چہوڑ دیا حضرت علیؓ نے کہا کہ تمنے لکنّ کیون نہین درج کیا مینے کہا کہ میری خیال مین یہہ حروف نواصب مین سے نہین ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ حروف ناصبہ مین سے ہے اس کو بہی ضرور درج کرنا چاہیٔے

اور بعضے یون کہتے ہین کہ یہہ زیاد بن ابیہ والی عراق کے لڑکون کو علم پڑہاتے تہے پس ایک روز زیاد سے کہنے لگے کہ مین دیکہتا ہون کہ عرب مین عجم کی زبان کے ملنے سے اونکی اصلی زبان خراب اور غیر فصیح ہوتی جاتی ہے اسلیٔے اگر آپ مجہے اجازت دین تو مین ایسا علم وضع کرون کہ جس سے انکی کلام درست رہے امیر نے منع کیا پہر چند روز کے بعد امیر کے پاس ایک شخص نے آکر اَصْلَحَ اللّٰہُ الامیرَ توفّی ابونا وترک بنینا۔ کی جگہہ اَصلحَ اللّٰہ الامیرُ توفی ابانا وترک بنونا کہا امیر نے اسیوقت انکو بلواکر کہا کہ جس علم سے مینے تمہین منع کیا تہا وہ اب ضرور ایجاد کرنا چاہیٔے اور بعضے اسطرح روایت کرتے ہین کہ ایک لڑکی انکی گہر آیا جایا کرتی تہی پس وہ ایک دن کہنے لگی ما احسنُ

السماءَ جسکے یہہ معنے ہین کہ آسمان کو کس چیزنے خوبصورت بنایا ابوالاسود نے کہا ستارون
نے اوس لڑکی نے کہا میرا یہہ منشا نہین بلکہ مینے تعجب کیا ہے کہ آسمان کیسا خوبصورت ہے
انہون نے کہا تجھکو ما احسن السماءَ ہمزہ کی رفع سے کہنا چاہئی تہا نہ فتحہ سے پس اسوقت انہون
نے نحو کا علم ایجاد کیا۔ اور ان کی بیٹے سے روایت ہے کہ پہلے میرے باپ نے نحو مین باب التعجب
بنایا اور بعض روایات مین آیا ہے کہ ابوالاسود نے ایک قاری کو قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ
بَرِیٓءٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلِہٖ۔ مین رسولہ کے لام مضموم کے عوض مکسور پڑہتی
دیکہا جسکے معنے غلط ہو جاتے ہین۔ پس زیاد کے پاس آیا اور ایک کاتب ہوشیار طلب
کیا زیاد نے عبدالقیس کا تب انکو دیا لیکن وہ انکو پسند نہ آیا پہر ایک کاتب دانشمند بلاکر اوسے
ہدایت کی کہ تم میرے مونہہ کو جب کہلا دیکہو تو حرف کے اوپر نقطہ ڈالو اور جب ملا ہوا دیکہو تو حرف
کے سامنے نقطہ ڈالو اور جب نیچے کیطرف دیکہو تو حرف کے نیچے نقطہ ڈالو کاتب نے اسیطرح
کیا اور اس سے ضمہ و فتحہ و کسرہ پیدا ہوا اور نحو کی وجہ تسمیہ یہہ ہی کہ نحو کے معنے لغت مین طرز
و طور کے ہین اور ابوالاسود نے حضرت علی سے کہا کہ مین علم کو اوسی نحو پر بناؤنگا جس نحو
پر جسی طرز پر آپنے بتایا ہے۔ یہہ بخیل پرلے درجہ کے تہے اور اپنی بیٹونکو کہتے تہے کہ تم خدا کی
مقابلہ مین سخاوت مت کرو کیونکہ خدا تعالی خود جواد ہی اگر وہ چاہتا تو مسکینون کو بہی غنی
کر دیتا تم مسکینونکو دیکر آپ کیون بہوکہہ مرتے ہو انہون نے ۶۹ سنہ ہجری مین طاعون رجاف مین وفات پائی؛

ظافر حداد شاعر

ابوالمنصور ظافر بن قاسم بن منصور بن عبداللہ معروف بحداد شاعر شعرا مجیدین مین سی ہی
اور ایک دیوان اسنے تصنیف کیا جسمین مصریون کی تعریف اکثر ہے علی بن ظافر کتاب بدایع
البداہیہ مین اسکی فی البدیہہ اشعار کہنے کی بڑی تعریف کرتا ہے اور قاضی ابوعبداللہ محمد
بن حسین آمدی نائب سرحد اسکندریہ سے روایت کرتا ہے کہ مین امیر سعید بن طوق کے پاس
گیا اور وہ اپنی انگشت خنصر پر تیل لگا رہا تہا اور تنگ انگوٹہی کے سبب اسکی انگلی ہتورم ہوگئی تہی

بیٹے نے کہا کہ انگوٹھی کا حلقہ کاٹنا چاہیئے تاکہ زیادہ تکلیف ہو اُس نے کہا جو بات اچھی ہو سو کرو پس بیٹے نے ظافر بن قاسم حداد کو بلا کر انگشتری کا حلقہ کاٹنے کیواسطے کہا ظافر نے اُسیوقت فی البدیہہ یہ شعر کہی

قصر عن اوصافك العالم ۔۔۔ وكثر الناظم والناثر

من يكن البحر له راحة ۔۔۔ يضيق عن خنصره الخاتم

جہان تیرے اوصاف سے قاصر ہے اور تیری مدح مین ناثر و ناظم کثیر ہین جسکی ہتیلی دریا ہو اوسکی خنصر سے انگوٹھی تنگ ہوا امیر نے تحسین کی اور انگشتری کا حلقہ اسی کو عطا کیا مصر مین ماہ محرم ۵۲۹ھ مین فوت ہوا۔ حداد عربی مین لوہار کو کہتے ہین ❊

حرف العین
مُہملہ

عدی بن ربیعہ بن امرء القیس بن حارث شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا اسکو مُہلہل اسواسطے کہتے تہے کہ اسنے زبان کو صاف اور صیقل کیا یہہ شاعر جاہلی ہے اور بسبب قدامت کے پہلا شاعر عرب کا شمار کیا جاتا ہی حرب البسوس مین جب اسکا بہائی کُلیب بن ربیعہ مارا گیا تو یہہ بنی تغلب کو اپنے ہمراہ لیکر بنی بکر سے لڑنے گیا اور مدت تک لڑتا رہا جسوقت جساس بن مُرّہ قاتل کُلیب مقتول ہوا تو اوس کے باپ مُرّہ نے مہلہل کو کہلا بہیجا کہ تم نے اپنے بہائی کے خون کا عوض لے لیا اب لڑائی موقوف کرو مہلہل نے نہ مانا اور برابر لڑتا رہا کہتے ہین کہ یہہ لڑائی بنی تغلب اور بنی بکر مین چالیس سال تک رہی اور ستر ہزار آدمی مارا گیا اور سنہ ۵۳۴ء یعنے ۳۵ برس آنحضرت کی ولادت سے پہلے ختم ہوئی۔ ابو تمام طائی حماسہ کے باب المراثی مین اسکی چند شعر جو اسنے اپنے بہائی کُلیب کے مرثیہ مین کہے تہے لایا ہے جنکا پہلا شعر یہہ ہے ❊

نُبِّئتُ ان النار بعدك اُوقِدت ۔۔۔ واستب بعدك يا كليب المجلس

مین خبر دیا گیا کہ آگ تیرے مرنے کے بعد روشن کی جائیگی اور مجلس آپسمین ایک دوسرے کو دشنام دیگی یعنے تیری زندگی مین وہ سب تجہسے خوف کرتے تہے اب اونکا خوف جاتا رہا۔ عرب

مین یہہ دستور تہا کہ مہمانون کی ضیافت اور جنگ کیواسطے پہاڑون اور گہاٹیون پر آگ روشن کرتے تہے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاوے حرب بسوس کا مفصل ذکر تاریخ عرب مین بیان کیا گیا ہے

طرفہ عمر

عمر بن عبد بن سفیان بکری طرفہ اسکا لقب تہا شاعر ماہر زمانہ جاہلیت مین پیدا ہوا اور دوسرا معلقہ جسکا اول یہہ ہے - لخولة اطلال ببرقة ثهمد اسکی تصنیف ہے اسنے خولہ کلبیہ سے تشبیب کی ہے اور قصاید کیطرح اسکا قصیدہ بہی بیت اللہ مین معلق کیا گیا تہا - ابو تمام حماسہ مین بہی اسکے اشعار لایا ہے عرب مین یہہ شاعر بڑا فصیح اللسان بلیغ البیان گنا جاتا تہا اور ۲۶ سال کی عمر مین مقتول ہوا کیونکہ اسکی ہمشیرہ خرنق کہتی ہے عددنا له ستا و عشرین حجة یعنی ہمنے اسکی چہبیس سال شمار کیئے اور اسکی قتل کی وجہ متلمس شاعر کے ترجمہ مین مذکور ہو چکی ہے

عمرو بن کلثوم تغلبی

عمرو بن کلثوم تغلبی جاہلی شاعر بے نظیر تہا بیگرمن اشعار فی البدیہہ پڑہ دیتا تہا پانچوان معلقہ اسکا ہے جسمین اسنے اپنے بہائی بند بکر بن وائل پر اپنا فخر ظاہر کیا ہے اور اوس قصیدہ کو اسنے فی البدیہہ برسر موقعہ ہزارون آدمیون کے سامنے پڑہا تہا اوسوقت اور معلقون کیطرح اسکا معلقہ بہی نہایت فصیح جسکہ بیت اللہ مین معلق کیا گیا تہا یہہ شاعر آنحضرت کے دنیا مین رونق افروز ہونیسے پہلے فوت ہوا

عنترہ شاعر

عنترہ بن شداد بن معاویہ عبسی شاعر جاہلی حماسی فصیح اللسان عذب البیان اغربہ اسلام سے ہے اسکے باپ شداد نے ایک حبشی عورت گہر مین ڈال لی تہی جس سے عنترہ پیدا ہوا - عنترہ کی معنی لغت مین بہادر کے ہین اور اسکا نام عنترہ مبالغةً رکہا گیا تہا مگر قدرت ایزدی سے جوانی مین ایسا بہادر نکلا کہ عرب مین اسکی بہادری ضرب المثل ہوئی - باپ اوس سے شبانی کرواتا تہا مگر اسنے زبان کی فصاحت اور ہاتہہ پاؤن کی قوت اور دل کی شجاعت سے بنی عبس مین اپنی وہ بات حاصل کی کہ عبد ایک نامی خاندان کی عورت سے شادی کی اور خود صاحب

خاندان ہوا چنانچہ جیسے قصیدہ سبعہ معلقہ مین اُسمی عبلہ سے تشبیب کرتا ہی اسکی کلام سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ عرب کی زبان ہر رنگ کی مقاصد کو جن کا لوگ ادراک دیتے ہے اور ہر قسم کی مطالب کے لئے الفاظ مل سکتی ہین اور حماسہ مین بہی اسکے اشعار موجود ہین یہہ شخص جنگل مین چمڑے کے خیمی اور نمدے کے بالون کی نیچے بیٹھے کر فرش پہ سیکڑون آدمیونکو لیکر بیٹھہ جاتا تہا اور جس عالم مین جا پڑتا تہا سما باندہ دیتا تہا عنترہ آن حضرت کے زمانہ کے پہلی فوت ہوا ؎

ابو عزّہ جمحی

عمرو بن عبد اللہ شاعر مخضرم اپنی شعرونسی مشرکونکو اہل اسلام کے جنگ پر آمادہ کرتا تہا آنحضرت نے جنگ بدر مین اسکو قید کیا اور پہر احسان کرکے چہوڑ دیا یہہ شہر پہر اپنی قوم مین جاکر کہنی لگا کہ مین حضرت محمد رسول اللہ صلعم سی تمسخر کیا آیا ہون اور جنگ احد مین جو ۳ ہجری اور ۶۲۵ء مین ہوا تہا حاضر ہوا اور لوگونکو اپنی شعر سناکر جنگ پر آمادہ کرتا رہا آخر آنحضرت نے اسکو قتل کیا ؎

عُمر بن ابی ربیعہ

ابو الخطاب عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ کا اصلی نام حذیفہ بن مغیرہ بن عبد اللہ ہے اسکا دادا ابو ربیعہ بڑا طویل القامت تہا اسلئے اُسکو ذو رمحین کہتے تہی - اور بعضی کہتے ہین کہ اُس نے عکاظ کے بازار مین دو نیزونسی مقاتلہ کیا تہا اسلئے اوسکا یہہ لقب پڑا - روایت کرتی ہین کہ جب فاطمہ عبد الملک بن مروان کی بیٹی مکہ مین آئی تو عمر بن ابی ربیعہ اُسپر عاشق ہوا - اور اوسکی عشق مین شعر کہنے اور اُسکی آس پاس آنے جانے اور ارد گرد پہرنے لگا لیکن شعرونمین اوسکا نام عبد الملک اور حجاج کی خوف سے داخل نکرتا تہا کیونکہ عبد الملک نے اسکی طرف لکہہ بہیجا تہا کہ اگر تو نے فاطمہ کا نام شعرونمین درج کیا تو مین تجہی قتل کرادونگا - روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ اسنے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے عائشہ بنت طلحہ بن عبد اللہ کو اوسوقت کہ جب وہ حجر اسود کو بوسہ دینے لگی تہی دیکہا اور اوسپر عاشق ہوا - عائشہ نے کنیزک کے ہاتہہ کہلا بہیجا کہ ای عمر تجکو ہروقت لغویات سے خدا کا خوف کرنا چاہیئے اور شعرونمین ناحق کسیکو بدنام نکرنا چاہیئے اسنے

کنیزک سے کہا کہ عائشہ کو میرا سلام دو اور کہو کہ تیرے چچا کا بیٹا جو کہیگا اچہا ہی کہیگا اور کبہی
ہرزہ گوئی اور لغو کے درپے نہوگا پہر یہہ عائشہ کے عشق مین بہت شعر کہتا رہا نبی تیم کو اس بات
کی اطلاع دی اور کہا ای بنی تیم خبردار ہو اور خدا سے ڈرو کہ بنی مخزوم ہماری لڑکیون کے
حق مین اسطرح سے فحش کہین اور ہمین غیرت نہ آوے پس ابو بکر اور ابن طلحہ بن عبید اللہ
دونون عمر کے پاس گئے اور اس امر کا استفسار کیا عمر نے کہا خدا کی قسم اب میں عائشہ کا نام کبہی شعر
مین درج نکرونگا چنانچہ پہر عائشہ سے تشبیب کرتا رہا لیکن اوسکا نام صراحۃً بیان نکرتا تہا۔ روایت
کرتے ہین کہ اسنے ایک پارسا اور شریف عورت کو جو نہایت خوبصورت ہتی طواف کرتے ہوے دیکہا
اور اوسپر فریفتہ ہوا اور اسکے نزدیک جاکر اُس سے باتین کرنے لگا عورت نے کچہہ جواب ندیا پہر
اسنے اُسکی صفت مین چند شعر کہے جبکو وہ عورت سنکر نہایت غصہ مین آئی کسی نے اوسے کہا کہ تو اپنے
شوہر کو اس بات کی اطلاع دے عورت نے کہا مین سوائے خدا کے اور کسیکے آگے کبہی شکایت
نکرونگی پہر ہاتہہ اٹہا کر کہا کہ خداوندا اگر اس شخص نے میرا نام شعر و نمین بدنیتی سے داخل کیا
ہے تو اسکو آندہی سے تباہ کردے۔ کہتے ہین کہ وہ ایکدن گہوڑے پر سوار ہوکر کہین چلا جاتا
تہا کہ راستہ مین بہت سخت آندہی آئی یہہ خوف کے مارے گہوڑے سے اوتر کر ایک پتہر کی
آڑ مین جا کہڑا ہوا اتنے مین آندہی کا بڑا غلبہ ہوا اور اسپر ایک درخت کی ٹہنی ٹوٹ کر آپڑی جسکے
باعث مر گیا۔ ایسا ہی کتاب الاغانی مین لکہا ہے اور مہذب مین لکہا ہے کہ یہہ شاعر اپنے
دادا کی طرف منسوب ہے اور نسبت اسکی اسطرح پر ہے کہ ابوحفص عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ
اور ابی ربیعہ کا نام عمر بن مغیرہ تہا اور عبد اللہ زمانے جاہلیت مین اشرف قریش مین سے تہا
اور حسین اور خوش خلق بدرجہ کمال تہا قریش نے اسی کو عمرو بن عاص کے ہمراہ نجاشی کیطرف
بہیجا تہا۔ آنحضرت صلعم نے اسکو شہر جند کا جو یمن مین واقع ہے والی بنایا حضرت عمر خلیفہ دوم کی
شہادت تک وہین بدستور رہا پہر حضرت عثمان رض نے بہی اسکو بدستور رکہا جب حضرت عثمان رض
محصور ہوئے تو انکی مدد کیواسطے آیا اور مکہ کے قریب کجاوہ سے گر کر مر گیا اور اسکا بیٹا عمر

شاعر نهکور بڑا مشہور شاعر تہا یہہ شعر اس کا ہے ؀

یا ایہا المنکح الثریا سہیلا عمرک اللہ کیف یلتقیان

اے سہیل کا ثریا سے نکاح کرنیوالی خدا تیری عمر لمبی کرے کیسے دونو مناسب ہین ثریا بنت عبد اللہ بن حارث اور سہیل بن عبد الرحمان بن عوف زہری ہے ؀

عمرو بن معدیکرب زُبَیدی

بن عبد اللہ بن عمرو بن عصم بن عمرو بن زُبید اصغر بن منبہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن منبہ بن زبید اکبر بن حارث بن صعب بن سعد العشیرہ بن مذحج مذحجی زُبیدی شاعر مخضرم صحابی اپنی قوم سعد العشیرہ جو مشہور گروہ مراد یا زبید کی ہمراہ آنحضرت کی خدمت مین آکر مشرف باسلام ہوئے جب آنحضرت نے وفات پائی تو اسود عنسی کی اغوا سے مرتد ہوگئے - خالد بن سعد بن عاص انکے مقابلہ کے واسطے گئے اور انہون نے انکے کندہے پر ایک زخم تلوار کا مارا مگر یہہ بہاگ نکلے اور خالد نے انکی تلوار اور اسباب لوٹ لیا انہون نے جب دیکہا کہ خالد کی مدد کیواسطے حضرت ابوبکر خلیفہ اول نے اور لشکر بہیجا ہے تو فی الفور مسلمان ہوئے لیکن قید کرکے خلیفہ اول کے پاس بہیجے گئے حضرت ابوبکر خلیفہ اول نے کہا تجہے اس قید اور ہزیمت سے شرم نہین آتی عمرو نے کہا اب میرا قصور معاف کیجئے پہر مین کبہی ایسا نکرونگا پس اسیوقت خلیفہ اول نے انکو رہا کردیا یہہ صحابی شعر نہایت عمدہ کہتے تہے اور ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین کہین کہین انکے اشعار لایا ہے چنانچہ یہہ چند اشعار بہی انہی کے ہین ؀

لیس الجمال بمئزر فاعلم وان رُدِّیتَ بُردا ان الجمال معادن ومناقب اورثن مجدا

اعددت للحدثان سابغۃ وعداء علندا نہدا وذا شطب یقد البیض والابدان قدا

جمال جامہ ازار سے نہین ہوتا یاد رکہہ اگرچہ تو چادر یمنی مخطط پہنایا جاوے بیشک جمال کانین یعنے اصول زکیہ اور اوصاف و اخلاق حمیدہ ہین جو بزرگی اور عزت پیدا کرتے ہین مینے مصیبات زمانہ کے دور کرنے کیواسطے فراخ زرہ اور بہت تیز دوڑنے والا قوی گہوڑا تیار کیا ہے گہوڑا قوی ضخیم اور تیز تلوارین جو خود اور زرہ کو سیدہی چیر ڈالین - یہہ شاعر صحابی جنگ مین شہید ہوئے اور بعضے کہتے

ہین کہ بیماری سے سنہ ۱۲ ہجری مین وفات پائی ٭

ابو محمد عبد اللہ بن رواحہ

ابو محمد عبد اللہ بن رواحہ انصاری خزرجی صحابی مخضرم ہین اور آنحضرت کی مشہور شعراء مین سے تھے زمانہ جاہلیت اور اسلام مین انکی بڑی قدر و منزلت تھی اور حضرت کے ساتھ اکثر غزوات مین شریک ہوئے۔ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ جب یہہ آیت والشعراء یتبعہم الغاوون نازل ہوئی تو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ حق تعالی نے میری سرزنش کیواسطے یہہ آیت نازل فرمائی ہے اور مجھے شعراء سے معدود کیا ہے مگر جب یہہ آیت الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات نازل ہوئی۔ تو عبد اللہ بن رواحہ کو تسلی ہوئی وفات انکی غزوہ موتہ مین سنہ ۸ ہجری مین ہوئی ٭

ابو تراب علی بن ابیطالب رض

حضرت علی بن ابیطالب رشتہ مین حضرت کے چچیرے بھائی اور داماد تھے اور والد بزرگوار امام حسن و حسین کے ہین آنحضرت کی ساتھ بڑے بڑے جنگون مین شریک ہوئے آپکی حالات اور مدائح ظاہر ہین خلفاء اربعہ مین سے آپ بہت بڑے شاعر اور فصیح اللسان تھے۔ ابو الاسود دئلی نے آپکی حکم سے علم صرف و نحو ایجاد کیا اصل مین اس علم کے بانی حضرت علی ہین دیوان آپکا عربی مین موجود ہے آپکی گوہر افشانی اور شکر ریزی و شیرین بیانی عرب و عجم مین مشہور ہے آپ اکثر اشعار ناصحانہ فرماتے تھے مبرد سے روایت ہے کہ آپکی تلوار پر یہہ شعر لکھے ہوئے تھے ٭

للناس حرص علی الدنیا وتدبیر   وصفوها لک ممزوج بتکدیر
لم یرزقوها بعقل عند ما قسمت   لکنہم رزقوها بالمقادیر
کم من ادیب لبیب لا تساعدہ   ومائق نال دنیاہ بتقصیر
لو کان عن قوۃ او عن مغالبۃ   طار البزاۃ بارزاق العصافیر

لوگون کو دنیا اور اپنی تدبیر پر بڑی حرص ہے اور تیرے واسطے (خطاب اپنے نفس سے کرتے ہین) اُس دنیا کی صفائی کدورت سے ملی ہوئی ہے تقسیم کیوقت انکو دنیا عقل کے باعث

نہین دی گئی بلکہ جو کچھہ اونکو ملا ہے تقدیر سے ملا ہے بہت سے ادیب دانا کہ دنیا نے اونسے یاری نہین کی اور بہت سے احمق ہین کہ انہون نے دنیا کو باوجود قصور ہمت کے حاصل کیا ہے - اگر رزق قوت یا غلبہ سے ہوتا تو باز چڑیون کا رزق اڑا لیجاتی - سنہ ۳۵ مین تخت خلافت پر بیٹھے اور امیر معاویہ سے لڑائی ہوتی رہی اور فساد پڑتے رہے آخر ۶۳ برس کی عمر مین پانچ برس خلافت کرکے سنہ ۴۰ ہجری مین شہید ہوئے ؛

عدی

عدی بن حاتم طائی آنحضرت کی خدمت بابرکت مین ماہ شعبان سنہ ۹ مین آئے حضرت نے اونکو بنی طے اور بنی اسد کا حاکم کیا مرد شریف فاضل تھے اور کوفہ مین سکونت رکھتے تھے اور حضرت کے ہمراہ بعض غزوات مین شریک ہوئے اور لڑائی مین ان کی ایک آنکھہ نکل گئی وفات انکی کوفہ مین سنہ ۶۸ ہجری مین ہوئی اور عمر آپ کی ایک سو بیس سال کی تھی اور ابو حاتم سجستانی نے ایکسو اسی سال کی لکھی ہے مگر پہلا قول صحیح ہے ؛

عبّاس بن مرداس سلمی

صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور مخضرم تھے ایام جاہلیت مین بھی انہون نے اپنے اوپر شراب حرام کی ہوئی تھی ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین انکے یہ اشعار لایا ہے ؛

فَلَم أرَ مثلَ الحيِّ حيًّا مُصبَّحًا ... ولا مثلَنا يومَ التقينا فوارسا
أكرَّ وأحمى للحقيقةِ منهمُ ... وأضربَ منّا بالسيوفِ القوانسا
إذا ما شددنا شدّةً نصبوا لنا ... صدورَ المذاكي والرماحَ المداعسا
إذا الخيلُ جالت عن صريعٍ نكرُّها ... عليهم فما يرجعنَ إلا عوابسا

مینے اوس قبیلہ جیسا جسپر صبح کیوقت غارت کی گئی کوئی قبیلہ اپنی اصلیت اور حقیقت کو بچانے اور سخت حملہ کرنیوالا نہین دیکھا اور نہ جسدن ہم سوارونسے ملاقی ہوئے تھے کوئی ہمسے بڑھکر اونکی خود و نکو تلوارونسے کاٹنے والا تھا جب ہم زور سے حملہ کرتے تھے تو وہ جوان گھوڑون کے سینے اور

لچکدار نیزے ہمارے مقابلہ مین کہڑے کرتے تہے جب گہوڑے لڑائی کی جگہہ سے پہرتے تہے تو ہم اونکو اُس حالین کہ وہ سرکش ہوتے تہے پہر وہین پہیر لاتے تہے ؎

مخزومی شاعر

ابو الخطاب عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ قرشی مخزومی شاعر مشہور تہا قریش مین کوئی اسکے برابر شاعر نہ تہا اسکی غزلیات اور نوادرات اور واقعات اور اشعار ظریفانہ بہت ہین اور اپنے شعرون مین ثریا بنت علی بن عبد اللہ اور قتیلہ بنت نضر سے تشبیب کرتا تہا جس رات حضرت عمر بن خطاب شہید ہوئے اوس رات یہہ شاعر پیدا ہوا اور ستر سال کا ہو کر سنہ ۹۳ ہجری مین فوت ہوا ؎

سیبویہ نحوی

ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر مولی بنی حارث بنی کعب سیبویہ اسکا لقب تہا علم نحو مین امام ہوا ہے اور اس علم مین اسنے ایک بے نظیر کتاب تصنیف کی ہے - جاحظ کہتا ہے کہ مینے محمد ابن عبد الملک زیات معتصم کے وزیر کے پاس جانیکا ارادہ کیا اور سیبویہ کی کتاب کے سوا اور کوئی چیز مجہے تحفہ کیواسطے اچہی نظر نہ آئی پس مینے یہہ کتاب جو فرا نحوی کی میراث سے مجہے ملی تہی وزیر کے پیش کی وزیر نے خوش ہو کر کہا کہ خدا کی قسم مجہے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہین شاید یہہ کتاب میرے کتبخانہ مین بہی ہو گی جاحظ نے کہا یہہ تو مین نہین کہہ سکتا کہ اس کتاب سے آپکا کتبخانہ خالی ہو گا مگر یہہ کتاب فرا کی لکہی ہوئی اور کسائی نحوی کی مقابلہ کی ہوئی ہے پس اسطرح کی کتاب شاید آپکے کتبخانہ مین ہو - سیبویہ نے علم نحو خلیل بن احمد اور عیسی بن عمر اور یونس بن حبیب وغیرہ سے حاصل کیا تہا اور علم لغت اخفش اکبر سے پڑہا خلیل اسکی مجالست سے بڑا خوش ہوتا تہا - سیبویہ جب بغداد مین آیا تو اُن دنون کسائی امین بن ہارون کو پڑہاتا تہا - خلیفہ نے دونون مین مناظرہ کرایا اور مدت تک آپسمین گفتگو ہوتی رہی اس مثال کے اخیر کلمہ مین کہ - کنت اظن ان الزنبور اشد لسعۃ من النحلۃ فاذا ہو ایاہا سخت مباحثہ ہوا اور مین سیبویہ فاذا ہو ہی

کہتا تہا اور کسائی فاذا ہو ایاہا کا قایل تہا امین کو اپنے اوستاد کی طرفداری منظور تہی
اسلیے اسنے ایک خاص شخص عربی کو تخلیہ مین بلواکر دریافت کیا عربی نے سیبویہ کو سچا کیا امین نے
عربی سے کہا کہ مجلس مین تمنے کسائی کو حق پر کہنا عربی نے کہا ہماری زبان سے جو بات محاورہ
کی ہوتی ہے بے ساختہ وپرداختہ نکلجاتی ہے سو جو سیبویہ کہتا ہے وہی ہماری بول چال
ہے اوسکے برخلاف ہماری زبان کبہی مساعدت نکریگی پہر اسنے عربی سے کہا کہ تمہارے ساتھہ
ایک آدمی مقرر کیا جاویگا جو سیبویہ اور کسائی کے مقدمہ کو پیش کریگا اوسمین تمنے صرف یہہ ہی
کہدینا کہ جو کسائی کہتا ہے وہ درست ہے عربی یہہ بات مانگیا اور بوقت مناظرہ کے اسی طرح کیا۔
سیبویہ نے سمجہا کہ یہہ تعصب ہے اسلیے وہان سے بیزار ہوکر نکلا اور بلاد فارس مین پہنچکر قریہ
بیضا مین سنہ ۱۸۰ ہجری مین فوت ہوا اور عمر اسکی چالیس سال سے زیادہ تہی ٭

کسائی نحوی

ابو الحسن علی بن حمزہ بن عبد اللہ بن عثمان بن فیروز اسدی کوفی المعروف بہ کسائی نحوی لغت
اور نحو مین امام تہا مگر شاعر نہ تہا اور لوگ کہتے تہے کہ علماے عرب مین سے کوئی شخص شعر مین
کسائی سے اجہل نہین ہوا۔ امین بن ہارون کا اوستاد تہا اور مرد مجرد تہا اور کوئی اسکی زوجہ
و جاریہ نہ تہی اسنے ایکدن خلیفہ رشید کی درگاہ مین اپنی تنہائی اور غربت کا حال لکہا خلیفہ
نے اسکو ایک خوبصورت کنیزک اور ایک جوان غلام اور دس ہزار درم عطا فرمایا۔ ایک مرتبہ رشید
کی مجلس مین محمد بن حسن فقیہہ شاگرد امام ابو حنیفہ سے گفتگو ہوئی کسائی نے کہا کہ جسکو عربی کا علم
ہو اوسکو باقی سب علم آسان ہوجاتے ہین پس امام محمد نے چند سوال علم فقہ کے کیے کسائی
نے سبکا جواب باصواب دیا وفات اسکی سنہ ۱۸۹ ہجری مین ہوئی۔ کسائی اسکو اسواسطے کہتے
ہے کہ ایکمرتبہ کوفہ مین حمزہ بن حبیب زیات کے پاس کسا پہنے ہوئے آیا حمزہ نے کہا
آج کون قاری ہے کسی نے کہا صاحب کسا۔ وہان سے اسکا لقب ہی کسائی پڑگیا ٭

عباس بن احنف شاعر

ابوالفضل عباس بن احنف بن اسود حنفی یمامی شاعر لطیف الطبع بلند خیال تھا اکثر شعر اسکی عاشقانہ ہین اور اسکو دیوان مین کسیکی مدح وثنا مین شعر نہین ہین فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل زمانہ تھا اشعار نہایت عمدہ تصنیف کرتا تھا جیسے کہ یہہ شعر اسکے ہین ؎

وَحَدَّثْتَنِي يَا سَعْدُ عَنْهَا فَزِدْتَنِي ۔ جُنُونًا فَزِدْنِي مِنْ حَدِيثِكَ يَا سَعْدُ

هَوَاهَا هَوًى لَمْ يَعْرِفِ الْقَلْبُ غَيْرَهُ ۔ فَلَيْسَ لَهُ قَبْلٌ وَلَيْسَ لَهُ بَعْدُ

اے سعد تونے اُس عشیقہ کی باتین مجھے سناکر جنون کو بڑہایا اب اپنی باتونکو زیادہ کر اوس عشیقہ کا عشق اس درجہ پر ہے کہ میرا دل اوس کے سوا کسی اور کو نہین پہچانتا اور نہ اوسکیواسطے ابتدا اور نہ انتہا ہے ۔ روایت کرتے ہین کہ ہارون رشید اپنی کنیزک ماردہ نام سے نہایت محبت رکہتا تہا ایک مرتبہ دونون رنجش ہوئی اور مدت تک غضبناک رہے پس جعفر برمکی نے عباس ابن احنف سے کہا کہ اس مضمون مین شعر کہو عباس نے اسوقت یہہ شعر کہے ؎

اَلْعَاشِقَانِ كِلَاهُمَا مُتَجَنِّبُ ۔ وَكِلَاهُمَا مُتَبَعِّدٌ مُتَغَضِّبُ

صَدَّتْ مُغَاضِبَةً وَصَدَّ مُغَاضِبًا ۔ وَكِلَاهُمَا مِمَّا يُعَالِجُ مُتْعَبُ

رَاجِعْ أَحِبَّتَكَ الَّذِينَ هَجَرْتَهُمْ ۔ إِنَّ الْمُتَيَّمَ قَلَّمَا يَتَجَنَّبُ

جعفر نے ابراہیم موصلی سے کہا کہ رشید کو یہہ شعر راگ مین سنائے جسوقت خلیفہ نے یہہ شعر سنے تو ماردہ سے صلح کرلی اور پوچھا کہ یہہ شعر کسنے کہے ہین کل حال بیان کیا گیا رشید نے عباس اور ابراہیم کو دس ہزار درہم انعام عطا فرمایا پہر ماردہ نے رشید سے کہکر دونو کو اور چالیس ہزار درہم دلوائے ۔ مسعودی کتاب مروج الذہب مین بصریون سے روایت کرتا ہے کہ ہم سب حج کو چلے جاتے تہے کہ راستہ مین ایک غلام نے ہمسے کہا کہ تم مین سے کوئی بصرہ کا رہنے والا بہی ہے ہمنے کہا کہ ہم سب بصری ہین اور باعث پوچھا اُسنے کہا کہ میرا آقا قریب المرگ ہے اور کچھہ وصیت کرنی چاہتا ہے ۔ جب ہمنے جاکر دیکہا تو درخت کے نیچے ایک شخص پڑا ہوا پایا ہم سب وہان بیٹہ گئے اسنے ہمارے پاؤن کی آواز سنکر آنکھہ کہولی اور یہہ شعر کہے ؎

يَا غَرِيبَ الدَّارِ عَنْ وَطَنِهِ ✿ مُفْرَدًا يَبْكِي عَلَى شَجَنِهِ ✦ كُلَّمَا جَدَّ الْبُكَاءُ بِهِ ✿ دَبَّتِ الْأَسْقَامُ فِي بَدَنِهِ ✿ - پہر بیہوش ہوگیا اتنے مین ایک جانور درخت پر آبیٹہا اور آواز کرنے لگا اوس شخص نے اسکی صدا سنکر آنکھین کہولین اور کہا

وَلَقَدْ زَادَ الْفُؤَادَ شَجًا ✿ طَائِرٌ يَبْكِي عَلَى فَنَنِهِ ✿ شَفَّهُ مَا شَفَّنِي فَبَكَى ✿ كُلُّنَا يَبْكِي عَلَى سَكَنِهِ ✿

پہر سانس بہر کر مرگیا ہمنے تجہیز و تکفین کے بعد غلام سے اوسکا نام پوچہا اُسنے کہا عباس بن احنف تہا - اور بعض مورخ یون کہتے ہین کہ ابراہیم موصلی اور کسائی نحوی اور عباس بن احنف تینون ایک ہی دن مرے اور خلیفہ رشید نے مامون کو انکا جنازہ پڑہنے کیواسطے فرمایا مامون نے عباس بن احنف کو مقدم رکہکر جنازہ پڑہا مگر یہہ روایت کسائی کے واقعہ کے مخالف ہے کیونکہ کسائی شہر ری مین فوت ہوا اور اوس کی تاریخ وفات بہی عباس کی تاریخ وفات کے مختلف ہے کیونکہ العباس بن احنف سنہ ۱۸۰ یا سنہ ۱۹۲ ہجری مین فوت ہوا ✿

عکوک خراسانی

ابوالحسن علی بن جبلہ بن مسلم بن عبدالرحمن معروف بعکوک سنہ ۱۶۰ مین پیدا ہوا شعرای لطیفہ سنج و بذلہ گو مین سے تہا جاحظ کہتا ہے کہ مینے کوئی شہری اور بدوی اسکی برابر شعر کہتا ہوا نہین دیکہا کوتاہ قامت جسیم سیاہ رنگ تہا چہرہ پر علامات برص کے بہی پائے جاتے تہے اور نابینا مادر زاد تہا - ابونواس اور عکوک دونو ایک ہی رتبہ کے شاعر تہے - ابن معتز طبقات الشعرا مین لکہتا ہے کہ جب خلیفہ مامون نے اُس قصیدہ کی خبر سنی جو اسنے ابودلف قاسم بن عیسی کی مدح مین کہا تہا تو نہایت غضبناک ہوکر فرمایا کہ عکوک کو قید کرکے جلدی دربار مین حاضر کرو چونکہ عکوک بیمار رہتا تہا اسلئے اسی قید نکرسکے اور جسوقت اوسنے یہہ سخت حکم سنا تو جزیرہ فراتیہ کی طرف بہاگا - مامون نے چارونطرف لکہا کہ عکوک جہان ہو اُسے قید کرکے بہیجو اسوقت عکوک جزیرہ سے بہاگ کر شامات مین پہونچا تہا آخر لوگون نے اوسے قید کرکے خلیفہ کے پاس بہیجا مامون نے کہا یا ابن اللخناء ای لونڈی زادی تونے قاسم بن عیسی کی صفت مین یہہ کہا -

لکل من فی الارض من عرب ومن عجم بین بادیة الی حضرة - مستعیرة منه مکرمة یکتسبها یوم مفتخرة - علوک نے کہا اے امیر المومنین آپ اہل بیت ہین آپ پر کسی کو قیاس نہین کر سکتے کیونکہ اللہ تعالی نے آپکو اپنی ذات کیواسطے خاص کیا ہی اور میرا قول قاسم بن عیسی کے ہم سر دنین ہی خلیفہ نے کہا خدا کی قسم تونے کسیکو نہین چھوڑا اور ہمکو بہی اونمین داخل کیا ہی اور تیرا قتل کرنا خدا تیرے ان ہی کلمات سے جائز نہین بلکہ تیرا قتل تیرے ان کفر کی کلمون سے جو تونے اشعار مرقومہ ذیل مین کہی ہین واجب ولازم ہی اور ان اشعار مین تونے ایک ذلیل بندہ کو مالک وقادر اور خدا کا شریک بنایا ہے ؛

اَنْتَ الَّذِی تَنْزِلُ الاَیَّامُ مَنْزِلَهَا وَتَنْقُلُ الدَّهْرَ مِنْ حَالٍ اِلٰی حَالٍ

مَا مَدَّ مَدّ طَرْفٍ اِلٰی اَحَدٍ اِلَّا قَضَیْتَ بِاَرْزَاقٍ وَآجَالِ

تو وہ ہے جو دنونکو اونکی منزلونمین اُتارتا ہے اور زمانہ کو ایک حال سے دوسری حال کیطرف بدلتا ہی تو نے اپنی آنکہ کو جسکی طرف اوٹہا کر دیکہا اسکے واسطے رزق اور اجلون کا حکم دیا خلیفہ نے کہا کہ یہہ کام خدا تعالے کے سوا اور کوئی نہین کر سکتا علوک یہہ باتین سنکر لاجواب ہوا اور خلیفہ نے اسکی زبان کو گردن سے نکالنے کا حکم دیا جس سے وہ ۲۱۳ھ ہجری مین شہر بغداد مین مرگیا علوک فربہ کوتاہ قامت مضبوط کو کہتے ہین ؛

اصمعی نحوی

ابو سعید عبد الملک بن علی بن اصمع المعروف باصمعی باہلی لغت اور نحو اور اخبار اور نوادرات اور لطافت و ظرافت مین امام تہا اور دس ہزار ارجوزہ اسکو یاد تہا - جسوقت یہہ بصرہ مین تہا تو خلیفہ مامون کو اسکی ملاقات کا شوق غالب ہوا اور اسکو ملاقات کیواسطے اپنے دربار مین بلوایا لیکن اسنے ضعف و پیری کا عذر کیا اور خلیفہ کے ملنے کیواسطے نہ آیا اسلئے خلیفہ مشکل مسئلے جمع کر کے پوچہنے کیواسطے اسکی طرف بہیجا کرتا تہا اسنے کتاب خلق الانسان وکتاب الاجناس وکتاب الانوار وکتاب الہمزہ وکتاب المقصور والممدود وکتاب الفرق وکتاب الصفات وکتاب الابواب وکتاب المیسر والقداح

کتاب خلق الفرس - کتاب النخیل - کتاب الابل وکتاب الوشاء - کتاب الاخبیہ - کتاب الوحوش کتاب فعل وافعل - کتاب الامثال - کتاب الاضداد - کتاب الالفاظ - کتاب السلاح - کتاب اللغات - کتاب میاہ العرب - کتاب النوادر کتاب اصول الکلام - کتاب القلب والابدال - کتاب جزیرۃ العرب - کتاب الاشتقاق - کتاب معانی الشعر - کتاب المصادر - کتاب الاراجز کتاب النخلہ - کتاب النبات - کتاب ما اتفق لفظہ و معناہ - کتاب غریب الحدیث - کتاب نوادر الاعراب اور اور عمدہ کتابیں تصنیف کیں - ولادت اسکی ۱۲۲ھ میں اور وفات ماہ صفر ۲۱۶ھ ہجری میں بصرہ میں ہوئی - قریب بضم قاف و فتح راے و سکون یا اسکا لقب ہے ؎

دیک الجن

ابو محمد عبد السلام بن رغبان بن عبد السلام بن حبیب بن عبد اللہ بن رغبان بن زید بن تمیم کلبی دیک الجن اسکا لقب تھا آبا و اجداد اسکے مدینہ سلمیہ کے باشندے تھے اور دیک الجن شہر حمص میں آکر پیدا ہوا تھا اوسکے بزرگون سے پہلے حبیب بن مسلمہ فہری کے پاس آکر مسلمان ہوا اور کہنے لگا کہ اے قریشا کو ہمپر کیا فخر ہے ہم مسلمان ہوئے جیسے کہ وہ مسلمان ہوئے یہہ شخص دولت عباسیہ کے شعرا میں سے تھا اور ہمیشہ ملک شام میں رہتا تھا - امام حسینؓ کے مرثیے اکثر اسنے کہے - معتبر تواریخ عرب میں لکھا ہے کہ دیک الجن اپنی ایک کنیزک دنیا نام پر جو بہت خوبصورت تھی کمال محبت رکھتا تھا اور اپنے ایک غلام سے جس کے ساتھ اسکو بہی محبت تھی اوس کنیزک کو تہمت لگا کر دونو کو آگ میں جلا دیا اور دونو کی خاک کے دو پیالے بنوائے جس وقت اسکو غلام یاد آتا تھا تو اوس پیالہ کو جو اوسکی خاک سے بنایا تھا چومتا اور اوسمین شراب پیتا تھا اور ایسا ہی جب وہ کنیزک یاد آتی تھی تو اوس پیالہ کو جو اوسکی خاک سے بنایا تھا چومکر شراب پیتا تھا پھر ان دونون کے جلانے پر نہایت پشیمان ہوا اور دونون کی مرثیہ کہے مگر اکثر کنیزک کا درد و فراق اسکو سخت بیتاب کرتا تھا اسلیئے اوسکی غم و ماتم میں اسنے بہت قصیدے اور مرثیے کہے - ابن خاقان نے اسطرح لکہا ہے کہ دیک الجن شاعر کی

ایک جاریہ دنیا نام تہی جس سے دیک الجن کو نہایت محبت تہی اوس کنیزک کو دیک الجن کے ہی
ایک غلام وصیف نام سے تہمت لگی دیک الجن نے اونکو قتل کروایا اور پہر پشیمان ہوا اور اونکے
مرثیہ مین شعر کہتا رہا یہہ شاعر ۱۶۱ھ مین پیدا ہوا اور ۷۰ سال کی عمر سے بڑہکر متوکل علی اللہ
عباسی کے عہد مین ۲۳۶ھ ہجری مین مرگیا ❊

ابو العمیثل

ابو العمیثل عبد اللہ بن خلید مولی جعفر بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب
شاعر اور عالم متبحر عبد اللہ بن طاہر کے مصاحبون مین تہا اور پہلے طاہر کی خدمت مین
عہدہ کتابت پر مامور رہا لغت مین اسکو کمال دخل تہا اور ہزارون لغات اسکو یاد تہی شعر بہی بہت
فصیح کہتا تہا چنانچہ عبد اللہ مذکور کو ان دو شعرون مین نصیحت کرتا ہی ❊

اصدق وعف وبر واصبر واحتمل   واصفح وکاف ودار واحلم واشجع
والطف ولن وتأن وارفق واتئد   واحزم وجد وحام واحمل وادفع

سچ کہو اور برے کام سے پرہیز کر اور نیکی کر اور صبر کر اور تحمل کر اور اعراض کر اور مکافات
عمل دہ اور مدارات کر اور حلیم ہو اور بہادر بن اور الطاف کر اور کلام مین نرمی اختیار کر اور کام
مین آہستگی کر اور رفق و نرمی سے پیش آ اور تیار رہو اور ہوشیار ہو اور کوشش کر اور
حمایت کر اور بردباری اختیار کر اور مدافعت کر - یہہ شعر اسنے بہت اچہے کہے ہین اور ایسے
ہی اسکے کل اشعار جید ہین - روایت کرتے ہین کہ ابو تمام طائی نے عبد اللہ بن طاہر کے روبرو
جب اپنا قصیدہ بائیہ پڑہا تو ابو العمیثل نے کہا اے ابو تمام جو چیز سمجہہ مین آوے وہ آپ کیون نہین کہتے
ابو تمام نے کہا اے ابو العمیثل آپ کیون نہین سمجہتے جو مین کہتا ہون - ایک دفعہ عبد اللہ مذکور
کے ہاتہہ کو اسنے بوسہ دیا اور اسکے مونچہہ کا بال عبد اللہ کو سخت معلوم ہوا - ابو العمیثل نے
اسوقت کہا خار پشت کے کانٹے شیر کی ہتیلی کو تکلیف نہین دیتے - عبد اللہ کو یہہ کلمہ پسند آیا
اسمائی اسنے سیکڑون روپئے اسکو انعام دیئے - اسکی کتاب ما اتفق لفظہ وما اختلف معناہ وکتاب الا

کتاب الابیات السائرہ وکتاب معانی الشعر وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین وفات اسکی سنہ ۲۴۰ ہجری مین ہوئی - عمیثل بفتح عین مہملہ ومیم مفتوحہ وسکون یار مثناۃ تحتانیہ وفتح ثار مثلثہ فوقانیہ کہیٔ چیز ولکا نام ہے جنمین سے ایک شیر بہی ہے اور یہی وجہ اسکی کنیت کی ہے ؛

علی ابن جہم

ابو الحسن علی بن جہم بن بدر بن جہم قرشی شاعر دیندار پرہیزگار اور فاضل ذی وقار تہا مذہب اہل سنت وجماعت رکہتا تہا - متوکل عباسی کی ہجو کی جسکی باعث اوسنے سنہ ۲۳۹ مین شہر سے نکالدیا اور طاہر بن عبد اللہ کیطرف اسکی تعزیر کیواسطے لکہا جس سے وہ تکلیف پاکر شہر عراق اور شام مین پہرتا رہا اخیر کو جب یہہ حلب سے عراق کو چلا جاتا تہا تو راستے مین ایک گروہ بنی کلب سے جو مستعین باللہ کیطرف سے اسکی گرفتاری کے لیے مامور تہا اسپر اور اسکے ہمراہیون پر آپڑا اور لڑائی مین اسکو سخت زخم لگا جس سے یہہ فی الفور ماہ شعبان سنہ ۲۴۹ ہجری مین فوت ہوا ؛

جاحظ معتزلی

ابو عثمان عمرو بن بحر بن محبوب کنانی المعروف بجاحظ بصری عالم مشہور ہے ہر علم و فن کی کتابین اسنے تصنیف کین فرقہ جاحظیہ اسکی طرف منسوب ہے معتزلی المذہب نظام کا شاگرد تہا کتاب البیان والتبیین جو نہایت مفید کتاب ہے اسکی تصنیف ہے - جاحظ بدشکل اول درجہ کا تہا اور جاحظ اسکو اسواسطے کہتے تہے کہ اسکی دونون آنکہین باہر نکلی ہوئی تہین وہ خود کہتا تہا کہ خلیفہ متوکل نے مجہے اپنے لڑکے کی تعلیم کیواسطے بلوایا مگر میری مہیب صورت دیکہکر دس ہزار درم مجکو دیا اور رخصت کردیا - جاحظ اخیر عمر مین مفلوج ہو گیا تہا اور اسکے نصف ایمن کو بسبب حرارت کے صندل اور کافور سے ملا کیا جاتا تہا اور نصف ایسر اسقدر سخت بیحرکت ہوا کہ اگر مقراض سے بہی اوسے کاٹا جاوے تو اوسکو کچہہ درد نہو جاحظ اپنے ایام مرض مین کہتا تہا کہ میرے وجود مین دو ضدین جمع ہوئی ہین اگر مین سردی کا استعمال کرتا ہون تو میرے پاؤن نہین اٹہہ سکتے اور اگر گرم کہاؤن تو سر کو تکلیف ہوتی ہے علاوہ ازین

مرض حصاة مین بہی گرفتار ہون جسکے باعث عسر بول نے نہایت تنگ کر رکہا ہی پس ان
تکالیف و مصائب سے نہایت ناچار و بیقرار ہون اور اکثر ایام مرض مین یہہ شعر پڑہتا تہا ؎

أترجو أن تكون وأنت شيخ ‌ ‌ ‌ كما قد كنت أيام الشباب
لقد كذبتك نفسك ليس ثوب ‌ ‌ ‌ دريس كالجديد من الثياب

کیا تو امید رکہتا ہی کہ پیری مین ایام جوانی کیطرح ہو اب نفس نے تجہے دغا دیا ہے اور پرانا
کپڑا مثل نئے کپڑے کی نہین ہوتا - ۹۰ سال سے زیادہ عمر کا ہوکر بصرہ مین ماہ محرم ۲۵۵ ہجری کو فوت ہوا ؎

ریاشی

ابو الفضل عباس بن فرج ریاشی نحوی لغوی حالات و واقعات عرب کا بڑا واقف تہا - اصمعی اور
ابو عبیدہ اور معمر بن مثنی سے روایت کرتا ہی بصرہ مین مفسدہ علوی بصری والی زنج مین
۲۵۷ ہجری کو مقتول ہوا اور ریاشی ریاش کیطرف منسوب ہی اور ریاش ایک شخص کی
جد کا نام بنی جذام سے ہے جسکا غلام دادا اس شاعر کا تہا پہر اسکا نام ریاشی مشہور ہوا ؎

ابن قُتَیبہ

ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری علم نحو اور لغت اور حدیث مین یگانہ زمانہ تہا اور
اسحق بن راہویہ اور ابو حاتم سجستانی سے اسنے علم تحصیل کیا اور کتاب المعارف اور ادب الکاتب
و اشعار اور عیون الاخبار اور طبقات الشعرا وغیرہ اسنے تصنیف کین لوگ اسکی تصنیفات کو بہت
پسند کرتے تہے اور یہہ اخیر عمر تک بغداد مین انکی تعلیم دیتا رہا ۲۱۳ھ مین پیدا ہوا اور یہہ مرگ
مفاجات سے ۲۷۶ مین وفات پائی - ابن خلکان مین لکہا ہے کہ قتیبہ تصغیر قتبہ کی ہے اور قتبہ
ردہ کو کہتے ہین یہہ اسکی طرف منسوب ہے کہ قتبی کہا جاتا ہی - دینور بلاد جبل مین سے قرمیسین کے پاس ایک شہر کا نام ہے

ابن رومی شاعر

ابو الحسن علی بن عباس بن جریج یا جورجیس المعروف بابن رومی شاعر عجیب اور ناظم غریب تہا
معانی تازہ اور مضامین عمدہ شعر مین باندہتا تہا جو مضمون شعر مین شروع کرتا تہا اوسکو استقصا

اور تشبیہات سے پورا کرتا تہا اسکے اشعار متفرق اور پراگندہ پڑی تہی جنکو پہلے ابوبکر صولی نے حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا پہر ابو الطیب وراق بن عبدوس نے جمع کرکے اونمین ہزار بیت اور زیادہ کئیے۔ روایت کرتے ہین کہ یہہ شاعر ایک مرتبہ اپنے دوستون کے ساتہ دار قیصر مین بیٹہا ہوا تہا اتفاقاً وہان ایک نہایت خوبصورت لڑکا طباخی کا آنکلا اسکے دوست اوسکا حسن و جمال دیکہکر اوسپر مبتلا ہوگئے اور ابن رومی سے کہنے لگے کہ اس حالت مین جو ہم اس لڑکے کے باعث گذر رہی ہے اشعار دلسوز تصنیف کر پس ابن رومی نے وہین قلم اور دوات لیکر چند شعر فی البدیہہ لکہے جنکو حاضرین نے سنکر بڑی تحسین و آفرین کی۔ ابن رومی کہتا ہے کہ مین یقین کرتا ہون کہ اشعار مفصلہ ذیل کے مضامین مین کوئی مجہہ پر سبقت نہین لیگیا ؀

آراؤكُم ووجوهُكُم وسيوفُكُم ‌ ‌ ‌ في الحادثاتِ إذا دجَوْنَ نجومُ
منها معالمُ للهُدى ومصابحٌ ‌ ‌ ‌ تجلو الدُجى والأخرياتُ رجومُ

تمہاری فکر اور چہرے اور تلوارین حادثون مین جبکہ وہ رات کیطرح ڈہنپ لین ستارے ہی ہین اونمین سے ہدایت کے نشان اور اندہیرے کو اجالا کرنیوالے چراغ اور دوسری چیزین رجوم ہین اشعار ہجا بہی یہہ بہت اچہے کہا کرتا تہا۔ ماہ رجب ۲۲۱ھ مین پیدا ہوا اور چہارشنبہ کے دن ۲۸ جمادی الاول ۲۸۳ھ کو بغداد مین فوت ہوا کہتے ہین کہ ابوالحسن قاسم بن عبد اللہ خلیفہ معتضد باللہ کا وزیر اسکی ہجو سے بہت خوف کرتا تہا اسلئے اوسنے مجلس مین ہی اس کو فریب سے خوشکنا جہ زہرآلود بہجواکر کہلا دیا۔ ابن رومی کو جس وقت اوسکی زہر کا اثر معلوم ہوا تو وزیر کی مجلس سے اوٹہہ کہڑا ہوا وزیر نے پوچہا کہ کہان جاتے ہو ابن رومی نے جواب دیا کہ جہان تمنے بہیجا ہے ؀

ابن شرشیر

ابو العباس عبد اللہ بن محمد ناشی انباری معروف بابن شرشیر شاعر ماہر ابن رومی اور بحتری کے طبقہ مین ہوا ہے نحو و عروض مین یگانہ زمانہ تہا اصل مین انبار کا باشندہ ہے اور بغداد مین مدت مدید تک رہا پہر مصر مین گیا اور اخیر عمر تک وہین رہا سب علمون سے علم منطق مین بڑا ماہر تہا۔ اسنے

ایک قصیدہ ایک ہی روی پر چار ہزار شعر کا تصنیف کیا وفات اسکی مصر مین سنہ ۲۹۳ھ مین ہوئی ناشی اکبر اسکا لقب تہا اور ناشی اصغر کا ذکر آگے بیان ہوگا شیرشیہ بکسر ہر دو شین معجمہ ایک جانور کا نام ہے جو صحرائے ترک اور ساحل دمیاط مین اکثر ہوتا ہے - آنبار ایک شہر کا نام ہے جو بغداد سے دس فرسنگ کی فاصلہ پر مغرب کیطرف دریائے فرات کے کنارہ پر واقع ہے ❁

ابن معتز

ابو العباس عبید اللہ بن معتز بن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی ہاشمی اسنے علم ادب ابو العباس ثعلب سے پڑہا - ادیب بلیغ اور شاعر فصیح تہا اشعار سہل اللفظ جید المعنی تصنیف کرتا تہا اور علماء عظام اور ادبائے کرام مین مشہور رہتا اور اکثر اونکی مجالس مین آیا جایا کرتا تہا اسنے کتاب الزہر والریاض وکتاب البدیع وکتاب مکاتبات الاخوان بالشعر وکتاب الجوارح والصید وکتاب السرقات وکتاب اشعار الملوک وکتاب الادب وکتاب حلی الاخبار وکتاب طبقات الشعراء وکتاب الجامع فی الغناء وکتاب فیہ ارجوزۃ فی ذم الصبوح وغیرہ تصنیف کین ابن معتز کہتا ہے کہ چار شاعر ونکی شعر اونکی افعال کے برخلاف ہین - ابو العتاہیہ کے اشعار زاہدانہ ہین اور وہ خود ملحد تہا اور ابو نواس کے شعر لواطت مین ہین اور وہ بندر سے زیادہ زانی تہا - اور ابو حکیمہ کے شعر عفت مین مشہور ہین اور وہ تیس سے بہی زیادہ جفت پر کودنے والا تہا اور محمد بن حازم کے شعر قناعت مین مشہور ہین اور وہ اول درجہ کا حریص تہا ابن معتز کو مقتدر باللہ نے دوسری ماہ ربیع الاخر پنجشنبہ کی دن سنہ ۲۹۶ھ مین قتل کیا اور اپنے گہر کے سامنے میدان مین دفن کیا گیا کہتے ہین کہ یہہ شاعر حنفی المذہب تھا ❁

خزاعی

ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ منشی اجل اور شاعر بے بدل تہا اسنے کتاب فی اخبار الشعراء اور کتاب فی السیاستہ الملوکیۃ تصنیف کین اور بغداد مین ایک منصب جلیل پر رہا - یہہ شاعر بغداد مین سنہ ۲۲۳ھ مین پیدا ہوا اور بارہوین ماہ شوال سنہ ۳۰۰ھ ہجری مین فوت ہوا ❁

بسّامی شاعر

ابو الحسن علی بن محمد بن نصر بن منصور بن بسّام المعروف بہ بسّامی شاعر فصیح و بلیغ و ادیب سنج ظریف اول درجہ کا تہا نہ کوئی رئیس اور امیر اور نہ کوئی صغیر و کبیر صاحب اہل سے بچا تہا اسنے اپنے باپ اور بہائی اور تمام گہر کے لوگون کی ہجو کی تہی۔ روایت کرتے ہین کہ وزیر ابو القاسم ایک مرتبہ معتضد باللہ کی پاس گیا وہ شطرنج کہیل رہا تہا ندیم نے ابن بسّام کا شعر

حیاتُ ہذا کموتِ ہذا　　فلست تخلو من المصائب

معتضد نے سر اوٹہا کر وزیر کیطرف دیکہا اور اس سے حیا کر کے فرمایا کہ اے قاسم ابن بسّام کی زبان کاٹ دی وزیر اوسکی زبان کاٹنے کیواسطے جلدی سے نکلا جب یہ خبر معتضد کو پہونچی تو اسنے وزیر کو بلوا کر کہا کہ ابن بسّام سے برائی سے پیش نہ آؤ بلکہ اوس کی زبان احسان سے کاٹ دو ابن بسّام ستر سال سے زیادہ عمر کا ہوکر ماہ صفر سنہ ۳۰۲ھ مین فوت ہوا

اخفش اصغر

ابو الحسن علی بن سلیمان بن فضل نحوی اخفش اصغر کے لقب سے مشہور تہا تیسرا اخفش یہی ہے جو نحو مین بڑا ثقہ تہا اور مبرد و ثعلب وغیرہ سے روایت کرتا ہے۔ کہتے ہین کہ اخفش اصغر اور ابن رومی شاعر مین بڑی چہیڑ چہاڑ تہی اور اخفش اصغر صبح کیوقت ابن رومی کے گہر کے سامنے جاکر ایسی باتین کرتا تہا جن سے فال بد اوسکی جاوے اور ابن رومی بڑا بد فال تہا پس جسوقت اخفش کی بات سنتا تہا تو گہر سے باہر نہ نکلتا تہا اخفش نے جب یہہ وتیرہ اختیار کیا تو ابن رومی شاعر نے اوسکی ہجو کی۔ مرزبانی کہتا ہے کہ اسنے نہ تو کوئی کتاب تصنیف کی اور نہ شعر اور لغت مین اچہی مہارت رکہتا تہا بلکہ جب اس سے کوئی مسئلہ نحو کا پوچہا جاتا تو توبیخ اور زجر سے پیش آتا تہا اور امیر کیطرف سے اسکے واسطے کچہہ وظیفہ مقرر نہ تہا بلکہ ایک مرتبہ اس نے وظیفہ کیواسطے ابن مقلہ سے ابو الحسن علی بن عیسی وزیر کے یہان سفارش کرائی تہی وزیر نے ابن مقلہ کو بڑی زجر اور توبیخ کی اور کچہہ وظیفہ مقرر نہ کیا

آخرش شلجم خام کہا کر گذارا کرتا رہا اور بسبب مفلسی ور تنگدستی کے نہایت تکلیف اوٹہاکر ماہ شعبان یا ذیقعد ۳۱۱ھ کو بغداد مین فوت ہوا ؛

زجاجی نحوی

ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحاق زجاجی نحوی بغدادی علم نحو مین امام اجل تہا - نحو محمد بن عباس یزیدی اور ابن درید اور ابن انباری سے حاصل کی اور مدت تک زجاج نحوی کا مصاحب رہا اسلیئے اسکی طرف منسوب ہوکر زجاجی مشہور ہوا - اسنے کتاب الجمل الکبری مکہ مین تصنیف کی یہہ کتاب نہایت مفید اور متبرک ہے لیکن اسنادکے باعث نہایت طویل ہوگئی ہے جس نے اوسے پڑہا بڑا فایدہ اوٹہایا زجاجی نے اس کتاب کو ختم کرکے مکہ کے گرد سات طواف کئے اور خدا کی جناب مین عرض کی کہ اللہ اس کے قاری کو فایدہ پہونچائے یہہ فاضل ماہ رجب ۳۳۹ھ مین مرگیا ؛

تنوخی شاعر

ابو القاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داود بن ابراہیم ۲۷۸ھ مین پیدا ہوا اور بغداد مین آکر نشو و نما پائی اور علم تحصیل کیا شعر اور نحو اور عروض اور ہیئت اور ادب اور نجوم مین بڑا ماہر تہا اور علماء قصاید شعراء جاہلین مخضرم اور محدثین کے طالبین کے سات سو قصیدے اسکو یاد دیئے گئے ہین کہ اسنے چہہ سو بیت ایک دن رات مین یاد کیا تہا اور ایک دیوان بہی نہایت عمدہ تصنیف کیا - ثعالبی کہتا ہے کہ یہہ سر دفتر اہل علم و ادب تہا بصرہ مین ۳۴۲ھ مین فوت ہوا تنوخی چند قبایل کا نام ہے جو بحرین مین رہتے ہین ؛

ابن درستویہ نحوی

ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نحوی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا ابن قتیبہ اور مبرد نحوی سے علم ادب حاصل کیا - دار قطنی اسکا شاگرد ہے تصنیفات اسکی نہایت عمدہ ہے چنانچہ کتاب الجرمی والارشاد - کتاب الہجا - شرح الفصیح والرد - کتاب الہدایہ - کتاب المقصور والممدود

کتاب غریب الحدیث - کتاب معانی الشعر - کتاب الحی والمیت کتاب التوسط بین الاخفش وثعلب کتاب فی تفسیر القرآن - کتاب اخبار النحویین - کتاب الرد علی الفراء فی المعانی وغیرہ کئی کتابین اسنے تصنیف کرنی شروع کین مگر اونکی اتمام کی نوبت نہ پہونچی ۲۵۸ھ مین پیدا ہوا اور ۳۴۷ھ مین شہر بغداد مین مرگیا - درستویہ بفتحتین وسکون سین مہملہ وضم تائے مثناۃ فوقانیہ وسکون واو وفتح یا مثناۃ تحتانیہ اور ہائے ساکنہ اور بعض بفتح دال و را و ضم تا و واو کہتے ہین ؛

زاہی شاعر

ابوالقاسم علی بن اسحق بن خلف بغدادی معروف بزاہی شاعر جلیل القدر ہے ۔ عشرہ کے دن ماہ صفر ۳۱۸ھ مین پیدا ہوا اور بدھ کے دن ماہ جمادی الآخر ۳۵۲ھ مین شہر بغداد مین مرگیا اور اکثر شعر سیف الدولہ کی اولاد اور وزیر مہلبی اور سوا اونکے اور رؤسائے وقت کی تعریف مین کہا ہتا - زاہی نسبت ایک قریہ کیطرف ہے جو مضافات نیشاپور سے ہے ؛

ابوالفرج اصبہانی صاحب اغانی

ابوالفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبدالرحمن بن مروان بن عبداللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبد مناف قرشی اموی اصبہانی کتاب الاغانی کا مصنف بہت ہی فاضل ہے - اصبہان مین پیدا ہوا اور بغداد مین پرورش پائی شعر واغانی اور اخبار و آثار و احادیث و انساب و سیر اور نحو و لغت اور خرافات و مغازی مین بڑا ماہر تہا اور سوائے اونکے علم جوارح اور علم بیطاری اور طب ونجوم بہی جانتا تہا اسنے کتاب الاغانی جو بے نظیر اور نہایت عجیب وغریب کتاب ہے تصنیف کی اس کتاب مین اسنے اغانی و اشعار و احادیث عرب بالاسناد بیان کئے ہین اور اسباب مین اوسکی کوئی اسطرح کی کتاب تصنیف نہین ہوئی - روایت کرتے ہین کہ صاحب بن عباد ہمیشہ حضر و سفر مین اپنے ہمراہ تیس اونٹ کتب ادب کی مطالعہ کیواسطے رکہتا تہا لیکن جب اوسکو کتاب الاغانی ملی تو وہ اور سب کتابون سے مستغنی ہوگیا اسی واسطے

اغانی کے کتاب القیان اور کتاب الاماء الشعراء اور کتاب الدیارات اور کتاب دعوۃ الاطبار اور کتاب مجرد الاغانی اور کتاب اخبار جحظۃ البرمکی و مقاتل الطالبیین - اور کتاب الحانات و آداب الغربا تصنیف کین اور بلاد اندلس مین وہان سکے لوگ انکو یہ کیواسطے چند کتابین تصنیف کر کے انعام پایا جنین سے کتاب نسب بنی عبد شمس اور ایک ہزار سات سو دن عرب کے حالات مین ایک کتاب مسمی بایام العرب اور کتاب التعدیل والانتصاف فی مآثر العرب و مثالبہا اور کتاب جمہرۃ النسب اور کتاب نسب بنی شیبان اور کتاب نسب المہالبہ اور کتاب نسب بنی تغلب اور نسب بنی کلاب اور کتاب الغلمان المغنین وغیرہ ہین وزیر مہلبی کی مدح مین اسنے بہت قصاید کہے - شاعر رطب اللسان عذب البیان تہا اور اشعار و محاسن اسکی عرب مین مشہور ہین ۲۸۴ہجری مین پیدا ہوا اور چار شنبہ کے دن ۱۴ - ماہ ذی الحجہ ۳۵۶ ہجری مین بغداد مین فوت ہوا کہتے ہین کہ اسی سال سیف الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ اور کافور اخشیدی بہی فوت ہوئے ؂

ناشی اصغر

ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن وصیف شاعر عدیم النظیر مذہب کا شیعہ تہا ۲۷۱ مین پیدا ہوا اسنے بہت مفید کتابین تصنیف کین اور اہل بیت کی مدح مین کئی قصیدے کہے بغداد مین ۳۶۶ مین فوت ہوا

قاضی ابو الحسن

قاضی ابو الحسن علی بن عبد العزیز جرجانی فقیہ ادیب شاعر ماہر تہا شیخ ابو اسحق شیرازی نی کتاب طبقات فقہا مین لکہا ہے کہ قاضی ابو الحسن یگانہ زمانہ تہا - شہر وان اور عراق اور شام وغیرہ مین پہرتا رہا علم ادب مین اسنے اسقدر ترقی کی کہ کامل مکمل اور مشہور فی الآفاق ہوا یہہ دو شعر اسی کے ہین ؂

قد برح المحب بمشتاقک　　فاولہ احسن اخلاقک

لا تجفہ و اجمع لہ حقہ　　فانہ احسن عشاقک

تیرے عاشق کو محبت نے جلایا اور اقبل اس محبت کا تیرے اخلاق پسندیدہ ہین اوسپر ظلم کر اور اوسکا حق نگاہ رکہہ کیونکہ وہ تیرے بڑے اچہے عاشقون مین ہے یہ نیشاپور مین ۳۶۶ھ مین مرگیا اور اسکی لاش جرجان مین لیجاکر دفن کی گئی ؏

رُمّانی نحوی

ابوالحسن علی بن عیسی بن علی بن عبداللہ رمّانی نحوی علم ادب ابو اسحق ابو بکر بن درید اور ابوبکر بن سراج سے حاصل کیا علم کلام اور علم ادب مین فاضل اجل تہا - ابوالقاسم تنوخی اور ابو محمد جوہری نے اس سے روایت کی بغداد مین ۲۹۶ھ مین پیدا ہوا اور گیارہوین ماہ جمادی الاول ۳۸۴ھ ہجری مین فوت ہوا - رُمّانی بیع رمان یا قصر رمان کیطرف منسوب ہے اور قصر رمان شہر واسط مین ایک محل ہے جسکی طرف بہت لوگ منسوب ہین ؏

ابن جنی موصلی

ابوالفتح عثمان بن جنی موصلی نحوی علوم عربیہ مین امام اور ابو علی فارسی کا شاگرد تہا شعر بہی اچہا کہتا تہا اسنے بہج نام ایک کتاب شعرا حماسہ کے بیان اور ایک مختصر عروض مین اور ایک مختصر فقہ مین اور ایک کتاب اصول فقہ مین اور دیوان متنبی کی شرح فسر نام وغیرہ مفید عام کتابین بہت تصنیف کین - چنانچہ ایک شخص نے ابوالطیب متنبی سے سوال کیا کہ تیرے شعر باد هواك صبرت ام لم تصبرا مین الف تصبرا کا باوجود لم جازمہ کے کسطرح صحیح ہے متنبی نے کہا اگر ابن جنی ہوتا تو مجہے جواب کی حاجت نہ پڑتی اور یہہ الف نون خفیفہ سے بدل کیا گیا ہے اور نون خفیفہ وقف مین الف سے بدل جاتا ہے اور لم تصبرا اصل مین لم تصبرن تہا جیسے اعشی کا قول ہے ولا تعبد الشیطان واللہ فاعبدا - اصل مین فاعبدن تہا یہہ فاضل ۳۳۰ھ سے پہلے پیدا ہوا اور ماہ صفر ۳۹۲ھ کو بغداد مین فوت ہوا ؏

حافظ ابن فرضی

ابوالولید عبداللہ بن محمد بن یوسف بن نصر ازدی اندلسی قرطبی معروف بابن فرضی علم حدیث

اور اسماء رجال اور ادب مین بے نظیر تہا اسنے تاریخ علماء اندلس اور کتاب اخبار شعراء اندلس اور کتاب فی المختلف والموتلف تصنیف کین سنہ ۳۸۲ھ مین اندلس سے مشرق کیطرف گیا اور حج کرکے علماء عظام سے علم تحصیل کیا شاعر ماہر ہوا اکثر شعر اسکے زاہدانہ ہین شہر بلنسیہ مین قاضی رہا۔ ولادت اسکی سنہ ۳۵۱ھ مین ہوئی اور سنہ ۴۰۳ھ مین بربریون نے جس روز قرطبہ کو فتح کیا اسی روز اسکو بہی قتل کیا اور اسکی لاش تین روز تک گہر مین پڑی رہی اور رنگ اُسکا متغیر ہوگیا اخیر بغیر غسل اور کفن اور نماز کے دفن کی گئی ۰

ببغاء

ابو الفرج عبد الواحد بن نصر بن محمد مخزومی شاعر نامور معروف بہ ببغاء نصیبین کا رہنیوالا تہا اسنے اہل نصیبین کی ثنا مین بڑا مبالغہ کیا۔ ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکے رسایل اور نظم کا حال بیان کیا اور جو واقعات اسمین اور اسحاق صابی مین واقع ہوئے اون کو بتفصیل لکہا۔ سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت مین مدت مدید تک رہا اور سیف الدولہ کے مرنے کے بعد اور شہرون مین سیر کرتا رہا ماہ شعبان سنہ ۳۹۸ھ مین فوت ہوا۔ ببغا اور ببغو فارسی فصحاء کہتے ہین اسکا لقب اسکی کمال فصاحت یا لکنت زبان کے سبب سے پڑا ۰

بستی شاعر

ابو الفتح علی بن محمد کاتب بستی شاعر نامور اور سخنور معنی پرور تہا۔ اسکے اشعار اکثر مجنس ہین اور اسکے فقرات فصیحہ اور کلمات بلیغہ مین سے یہہ فقرے بہی ہین ۰

مَنْ اَصْلَحَ فاسِدَہٗ اَرْغَمَ حَاسِدَہٗ ۰ مَنْ اَطَاعَ غَضَبَہٗ اَضَاعَ اَدَبَہٗ ۰ عَادَاتُ السَّادَاتِ سَادَاتُ الْعَادَاتِ ۰ الرِّشْوَۃُ رِشَاءُ الْحَاجَاتِ ۰ اَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ كَانَ لِلْاِخْوَانِ مُذِلًّا وَعَلَى السُّلْطَانِ مُدِلًّا ۰ الفَهْمُ شُعَاعُ الْعَقْلِ ۰ الْمَنِيَّۃُ تَضْحَكُ مِنَ الْاُمْنِيَّۃِ ۰ حَدُّ الْعَفَافِ الرِّضَاءُ بِالْكَفَافِ۔ وفات اسکی سنہ [illegible] مین ہوئی ۰

ابن نباتہ شاعر

ابو نصر عبد العزیز بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تیمیمی سعدی شاعر فصیح ہی کئی شہر ون مین پہرا اور بادشاہون اور امرا اور وزراؤن کی مدح مین قصاید کہتا رہا۔ سیف الدولہ بن حمدان کی تعریف مین عمدہ عمدہ قصیدی کہے اور صلے پائے سنہ ۳۲۷ھ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کے دن تیسری ماہ شوال سنہ ۴۰۵ھ مین بغداد مین فوت ہوا۔

ابن بابک شاعر

ابو القاسم عبد الصمد بن منصور بن حسن بن بابک شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا۔ سیکڑون شعر فی البدیہہ کہتا تہا اور رئیس الشعرا کے لقب سی ملقب تہا ایک دیوان عربی مین تین جلدون مین تصنیف کیا۔ جب صاحب ابن عباد کے پاس آیا تو عباد نے کہا۔ انت ابن بابک الشاعر اس نے کہا نعم انا ابن بابک صاحب نے یہہ کلمہ ذو معنے سنکر نہایت تحسین کی اور بہت سا انعام دیا یہہ شاعر شعر بہت لطیف کہتا تہا جیسے ؎

وھبّ بی النسیم فرقّ حتّی … کانّی قد شکوتُ الیہ حالی

نسیم میرے پاس سی گذری ایسی نرم ہوئی یہانتک گویا مینے اپنے حال کا شکوہ اوس کے آگے کیا تہا سنہ ۴۱۰ھ مین بغداد مین مرگیا۔

صریع الدلاء

ابو الحسن علی بن عبد الواحد بغدادی شاعر نامور اور ناظم نکتہ پرور تہا صریع الدلاء اسکا لقب تہا اشعار مین ابو الرقمق کی طرز پر چلا سنہ ۴۱۲ھ مین شہر مصر مین آیا اور ظاہر لاعزاز دین اللہ کی مدح مین قصیدے کہے اور صلہ حاصل کیا اور بڑا قدر و رتبہ پایا ساتوین ماہ رجب سنہ ۴۱۲ھ مین مرگ مفاجات سے مر گیا۔

ابن نوبخت

ابو الحسن علی بن احمد بن نوبخت شاعر ماہر تہا مگر زمانے نی تنگی سی سادہ رہتا تہی اسلئے ہمیشہ قلیق الحال اور ضعیف البال رہا اور فقر و فاقہ کہاتا تہا شہر مصر مین ماہ شعبان سنہ ۔۔۔ مین فوت ہوا۔

اور ولی الدین ابو محمد احمد بن علی معروف با بن خیران کاتب شاعر نے اسکی تجہیز و تکفین کی اور یہہ ابن خیران ۴۳۱ھ مین فوت ہوا ٭

تہامی شاعر

ابو الحسن علی بن عبد الواحد بغدادی شاعر نامور بذلہ گو لطیف سجع سخی منعم محسن مجمع الفضائل والفواضل تہا اکثر قصیدے وزیر ابو القاسم بن مغربی کی مدح مین کہے۔ مصر مین حسان بن مفرح بن دغفل بدوی کے خط لیکر خفیہ طور پر بنی قرہ کیطرف جا رہا تہا لوگون نے راستہ مین پکڑ لیا اسنے کہا کہ مین بنی تمیم سے ہون مگر بدقت ظاہر ہونے حال کے خزانہ نبود مین جو قاہرہ مین ایک محبس ہے۔ قید کیا گیا اور یہہ واقع ماہ ربیع الآخر ۴۱۶ھ مین ہوا اور ۹ تاریخ ماہ جمادی الاولی ۴۱۶ھ کو قتل کیا گیا ٭

صوری

ابو محمد عبد المحسن بن محمد بن احمد صوری ادیب اریب و فطن لبیب فاضل اجل اور عالم بے بدل تہا اسکے اشعار بدیع الالفاظ حسن المعانی ہین اسنے ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور اپنی والدہ ماجدہ کے مرثیہ مین ایک نہایت دلچسپ قصیدہ تصنیف کیا جسکی دو شعر ہین

رَهِينَةُ أَحْجَارٍ بِبَيْدَاءَ دَكْدَكٍ تَوَلَّتْ فَحَلَّتْ عُرْوَةَ الْمُتَمَسِّكِ

جنگل سخت کے پتہرون مین وہ مرہونہ ہے جب سے اوس نے پیٹہہ پہیری یعنی فوت ہوگئی ہے تب سے دست آویز متمسک کی کہلی ٭

وَقَدْ كُنْتُ أَبْكِي إِنْ تَشَكَّتْ وَإِنَّمَا أَنَا الْيَوْمَ أَبْكِي أَنَّهَا لَيْسَ تَشْتَكِي

اور تحقیق مین روتا تہا جب وہ شکوہ کرتی تہی اور آج مین روتا ہون کہ شکوہ نہین کرتی یہہ شاعر ۴۱۹ھ مین فوت ہوا

ربعی نحوی

ابو الحسن علی بن عیسی بن فرج بن صالح ربعی نحوی بغدادی نحو مین امام تہا۔ کتاب الایضاح ابو علی فارسی کی شرح بغداد مین سیرافی نحوی سے پڑہتا رہا اور پہر شیراز مین جاکر ابو علی فارسی

سے بیس سال تک علم حاصل کرتا رہا اور نحو مین چند کتابین تصنیف کین ۳۱۳ھ مین پیدا ہوا اور ۳۸۴ھ مین مرگیا اور ربعی قبیلہ ربیعہ کی طرف منسوب ہے ؛

ابن البواب کاتب

علی بن ہلال کاتب مشہور زمانہ اور خوشنویس یگانہ تہا متقدمین اور متاخرین سے کوئی اسکے ہم پلہ نہین ہوا ابن مقلہ نے خوشنویسی کی طرز ایجاد کی اور ابن البواب نے اُس فن کی تکمیل کی دوسری ماہ جمادی الاول یوم پنجشنبہ ۴۲۳ھ مین فوت ہوا - اور امام احمد بن حنبل کے مقبرہ مین دفن کیا گیا ؛

ابن سعد قیسی

ابو محمد عبد العزیز بن احمد بن سعد بن مغلس قیسی اندلسی لغت اور اشعار مین بڑا مشہور تہا اور شہر اندلس کی رہنے والا تہا اور مصر مین آکر ابو العلا صاعد بن حسن ربعی صاحب کتاب الفصوص سے علم ادب حاصل کیا اور ابو یعقوب یوسف سے بہی پڑہتا رہا پہر بغداد مین گیا اور وہان معلم اور متعلم بنا رہا شعر بہت اچہا کہتا تہا یہہ شعر اسکے ہین ؛

مَرِیضُ الجُفُونِ بِلَا عِلَّۃٍ ﷺ وَلٰکِنَّ قَلْبِی بِہٖ مَرَضُ - بغیر علت کے وہ بیمار چشم ہے لیکن میرا دل اوسکی سبب مریض ہے ؛ اَعَادَ السُّہَادَ عَلٰی مُقْلَتِی ﷺ بِفَیْضِ الدُّمُوعِ فَمَا تَغْمَضُ - اسنے میری آنکہہ مین بیداری کو لوٹایا اور وہ آنکہہ آنسوؤنکو بہاتی ہے اور خشک نہین ہوتی - وَمَا زَادَ شَوْقِی وَلٰکِنَّہٗ ﷺ یُعَرِّضُ لِی اَنَّہٗ مُعْرِضُ - اسنے میرا شوق زیادہ نہین کیا لیکن وہ میرے درپیش آیا اس بات کو ظاہر کرتا ہوا کہ مین معرض ہون اس کے معارضہ ابو طاہر اسمعیل مصنف کتاب العنوان سے ہوتے رہے ماہ جمادی الآخر ۴۸۲ھ مین فوت ہوا ؛

ثعالبی

ابو منصور عبد الملک بن محمد بن اسمعیل ثعالبی نیشاپوری رئیس المولفین و امام المصنفین

جامع النثر والنظم تہا- اسکی کتاب تیمیۃ الدہر فی محاسن اہل العصر جو بہایت عمدہ اور جامع کتب ہے اور کتاب فقہ اللغۃ اور سحر البلاغۃ وغیرہ تصنیف کین اسکو اخبار اور واقعات عرب کے خوب یاد تہے ۳۵۰ھ مین پیدا ہوا اور ۴۲۹ھ مین فوت ہوا- ثعالبی ثعالب کیطرف منسوب ہی باعتبار اوسکی چمڑی صاف کرنے یا سینے کے اور یہہ ثعلبی وہ ثعلبی مصنف عرائس القصص نہین ہے جسکا نام احمد بن محمد بن ابراہیم تہا اور علم حدیث اور تفسیر اور قصص مین بڑا ماہر تہا اور ماہ محرم ۴۳۷ھ مین فوت ہوا +

سید شریف علم الہدیٰ

شریف مرتضیٰ ابو القاسم علی بن طاہر ذی المناقب ابی احمد حسین ابن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن موسیٰ کاظم بن جعفر کاظم بن جعفر صادق بن علی بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب علم ادب اور شعر اور کلام مین امام اور شریف رضی کے بہائی تہے- بعضین اعتقاد ہے کہ کتاب نہج البلاغۃ- جو مجموعہ کلام حضرت علی بن ابیطالب کا ہی انہون نے جمع کیا یا انکے بہائی شریف رضی نے- اور بعضے یون بہی کہتے ہین کہ نہج البلاغۃ حضرت علی کی تصنیف نہین ہے بلکہ جسنے جمع کی اُسیکا کلام ہے اور شریف مرتضیٰ نے ایک دیوان اور ایک کتاب دُرر الغُرر نام علم ادب اور لغت اور نحو مین تصنیف کی ہے یہہ کتاب آپکی فضیلت اور وسعت خیال اور ضبط مسائل کا ایک نمونہ ہے آپکے فضائل وکمالات اور محاسن وکرامات احاطہ بیان سے باہر ہین ولادت آپکی ۳۵۵ھ مین اور وفات ۲۵- ماہ ربیع الاول ۴۳۶ھ مین بغداد مین ہوئی +

حوفی نحوی

ابو الحسن علی بن ابراہیم بن سعید بن یوسف حوفی نحوی علم نحو اور ادب مین یگانہ تہا علم نحو مین اُسنے بہت کتابین تصنیف کین ۴۳۰ھ مین فوت ہوا- حوف مصر مین ایک قریہ کا نام ہے +

ثمانینی نحوی

ابو القاسم عمر بن ثابت نحوی علم نحو اِس نے ابن جنی سے پڑہا اور اسکی کتاب اللمع پر نہایت عمدہ شرح لکہی

ابوالقاسم بن برہان اور ثمانینی دونو بغداد کے محلہ کرخ مین لوگونکو علم پڑہایا کرتے تہے اور دونو
باہم متعارض تہے پس خواص ابن برہان سے اور عوام ثمانینی سے پڑہتے تہے ...یہہ فاضل ۴۴۲ ہجری مین
فوت ہوا۔ ثمانینی ثمانین کیطرف منسوب ہی اور ثمانین ایک گانو ہی جو پہاڑ کے پاس جزیرہ ابن
عمر مین واقع ہے اور یہہ گانو طوفان نوح کے بعد ان اسّی آدمیون نے جو کہ نوح کے ساتہہ کشتی
مین سوار ہوئے تہے آباد کیا اور ہر ایک نے اونمین اپنا گہر بنایا اسواسطے ثمانین کا نام مشہور ہوا

ابن سیدہ مُرسی

ابوالحسن علی بن اسماعیل معروف بابن سِیدہ مرسی علم عربی اور لغت مین امام تہا الغتہ مین اُسنے کتاب المحکم اور کتاب المخصص جو بڑی بسیط کتابین ہین تصنیف کین اور حماسہ کی شرح کتاب الانیق نام چہہ جلد مین لکہی پہلے اسنے اپنے والد سے پہر صاعد بغدادی سے علم تحصیل کیا شعر مین بہی بڑی لیاقت رکہتا تہا ماہ ربیع الاول ۴۵۸ھ ہجری مین فوت ہوا۔ مُرسی شہر مرسیہ کی طرف جو اندلس مین واقع ہے منسوب ہے۔

صَرّ در شاعر

رئیس ابو منصور علی بن حسن بن علی بن فضل کاتب فصیح البیان اور شاعر بلیغ اللسان اپنے زمانے مین یگانہ تہا۔ اسکے لقب کی وجہہ یہہ بیان کرتے ہین کہ اسکے باپ کا لقب بسبب کمال بخل کے صرّبعر تہا جب یہہ اُسکا لڑکا شاعر عظیم الشان ہوا تو اسکا لقب صرّ در ہوا۔ شریف ابو جعفر مسعود بیاضی نے جو اسکا ہمعصر تہا اسکی ہجو کی اور حقیقت مین ہاجی نے تعصب کیا ہے اور اسکے اشعار کیطرف خیال نہین کیا ورنہ اسکے اشعار اس قابل نہ تہے کہ اُنکی ہجو کیجائے۔ صرّ در ایک گڑہے مین جو شیر کیواسطے خراسان کے قریب کہودا گیا تہا گر کر ۴۶۵ھ مین مر گیا۔

قُشَیری

ابوالقاسم عبد الکریم بن ہوازن ۳۷۶ھ مین پیدا ہوا علم تفسیر اور حدیث اور اصول اور تصوف اور ادب اور شعر اور کتابت مین یگانہ تہا اسکی تصنیفات بہت ہین مگر تفسیر کبیر نہایت

اعلے درجہ کی تصنیف ہے - ۱۶ ربیع الآخر یکشنبہ کے دن صبح کیوقت ۴۶۷ھ مین شہر نیشاپور مین مرگیا

باخرزی

ابوالحسن علی بن حسن بن علی بن ابی الطیب باخرزی شافعی علم ادب اور فقہ و حدیث مین بےنظیر تہا - کتاب دمیۃ القصر وعصرۃ اہل العصر تصنیف کی شعر کیطرف اسکا بہت خیال تہا اور شعر کہنے کو بڑا پسند کرتا تہا - ماہ ذیقعدہ ۴۶۷ھ مین فوت ہوا باخرز نیشاپور کے مضافات سے ایک گانو کا نام ہے

واحدی شارح دیوان متنبی

ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن علی بن متویہ الواحدی المتوی اپنے زمانہ کا امام اور علم نحو و تفسیر مین متبحر ہوا ہے ثعلبی سے اسنے علم تحصیل کیا سب لوگ اسکی عمدگی تصانیف کے قایل تہے اور اسکو اپنے مدرسون مین پڑہاتے تہے تفسیر بسیط وسیط اور وجیز اسکی تصنیفات سے ہے - ابو حامد غزالی نے تینون اپنی کتابون کے نام اسی سے اخذ کئے اسنے تفسیر شرح اسماء اللہ الحسنی اور کتاب اسباب نزول القرآن اور شرح دیوان متنبی نہایت عمدہ تصنیف کین - مدت تک بیمار رہکر ماہ جمادی الآخر ۴۶۸ھ مین شہر نیشاپور مین مرگیا - اور واحدی واحد بن مسیرہ بن الدین بن مہرہ کیطرف منسوب ہے ٭

عاصم شاعر

عاصم بغداد مین شاعر عدیم المثل تہا - اسنے شیخ ابواسحاق کی مدح مین کئی قصیدے کہے چنانچہ دو شعر اسکے بطور نمونہ کے یہان بہی درج کئے جاتے ہین ٭

تراہ من الذکاء نحیف جسم ۔ علیہ من توقدہ دلیل

تو ذکاوت سے اسکا جسم نحیف دیکہتا ہے اور یہہ اُس کے ذہن وقاد کی دلیل ہے ٭

اذا کان الفتی ضخم المعانی ۔ فلیس یضرہ الجسم النحیل

جب جوان تسوٹی تازہ معنو والا ہو تو جسم کا لاغر ہونا اوسکو مضر نہین اسنے ابواحمد عبدالوہاب سے فقہ کا علم پڑہا پہر ۴۱۵ھ مین بغداد مین گیا اور وہان ابوطیب طبری سے بہی پڑہتا رہا اور علم مین

اسقدر مہارت پیدا کی کہ اپنے سب ہمسرون سے بڑہگیا اور اوسکے اکثر شاگرد شہر و نمین پہلے اور مستند الوقت ہوئے - یہہ عالم سنہ ۳۹۳ھ مین فیروز آباد مین (جو فارس مین ایک شہر ہے) پیدا ہوا اور سنہ ۴۷۶ھ مین فوت ہوا - اسکے فوت ہونیکے بعد اسکے احباب و تلامذہ مدرسہ نظامیہ مین تعزیت کیواسطے بیٹھے جب تعزیت کے دن پورے ہوئے اور موید الملک بن نظام الملک نے سنا تو نہایت ناراض ہوکر کہنے لگا کہ ایسے فاضل یگانہ کی تعزیت مین مدرسہ ایک سال بند کرنا مناسب تہا اور حکم دیا کہ اب شیخ ابو نصر عبد السید بن صباغ اسکی جگہہ مقرر کیا جاوے ٭

ابن ناقیا شاعر

ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن حسن بن داؤد بن ناقیا ادیب شاعر لغوی لغبدادی تہا اسنے کتاب ملح الممالحہ اور کتاب الجمان فی تشبیہات القرآن اور مقالہ ادبیہ اور شرح کتاب الفصیح اور ایک بڑا دیوان اور اور بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین اور اغانی کو ایک جلد مین مختصر کیا - ظریف و شوخ اور بیباک بہی پرلے درجے کا تہا جب یہہ مرگیا تو غسل دینے والے نے اسکا بایان ہاتہہ ملا ہوا پایا اور بہت زور سے اوسے کہولکر کیا دیکہتا ہے کہ اوسمین یہہ شعر لکہے تہے ٭

نزلت بجارٍ لا یخیب ضیفہٗ ٭ ارجی نجاتی من عذاب جہنم
وانی علی خوفٍ من اللہ واثق ٭ بانعامہٖ فاللہ اکرم منعم

یہہ فاضل ماہ ذیقعد سنہ ۴۱۰ھ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کی رات چوتہی محرم سنہ ۴۸۵ ہجری مین فوت ہوا اور بغداد کے باب الشام مین دفن کیا گیا ٭

قیروانی شاعر

ابو الحسن علی بن عبد الغنی مقری قیروانی شاعر مشہور ہوا ہے - قیروان کے ویران ہونے کے بعد جزیرہ اندلس مین گیا اور وہان درس دیتا رہا اور ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا خلیفہ معتضد کی موت اور معتمد کی خلافت مین قصیدہ کہا جیسا کہ شاعری مین یگانہ تہا ویسا ہی علم قرارت مین بہی بے مثل تہا - یہہ شاعر ابو اسحق حصری مصنف زہر الآداب

کی خالہ کا بیٹا تھا اور جو قصیدہ اسنے خلیفہ معتضد کی موت اور معتمد کی خلافت مین کہا تھا اسکے دو شعر یہہ ہین
ماقی تنادونکن + بقی الفہم الکریم + فکان المیت حیّ + غیر ان العناد میم
اور اسکے ایک مشہور قصیدے کے یہہ شعر ہین +

یا لیل الصب متی غدہ اقیام الساعۃ موعدہ
رقد السمار فارقہ اسف للبین یرددہ

اور اس نے امام نافع کی قرآت مین ایک قصیدہ دوسو نو شعر کا کہا ہے یہہ شاعر سنہ ۴۸۸ھ مین طنجہ مین فوت ہوا +

مرتضی بن شہرزوری

ابو محمد عبید اللہ بن قاسم بن مظفر بن علی بن قاسم شہرزوری مرتضی کے لقب سے ملقب تھا بغداد مین مدت تک فقہ اور حدیث کا شغل کرتا رہا پھر موصل کا قاضی بنایا گیا شعر رایق اور نظم فایق تصنیف کرتا تھا ایک قصیدہ صوفیہ کے طریق پر نہایت فصاحت انگیز اور بلاغت آمیز منظوم کیا جسکے دو شعر مطلع اور حسن مطلع معہ ترجمہ یہان درج کیے جاتے ہین +

لَمعت نارهم وقد عسعس اللیل ومل الحادی وحار الدلیلُ
فتاملتها وفکری من البین علیل ولحظ عینی کلیلُ

اونکی آگ چمکی اس حال مین کہ رات سیاہ پڑی تھی اور اونٹ چلانیوالا ملول اور رہنما حیران ہوا مین نے اُس آگ کو فکر کرکے دیکھا اس حال مین کہ میری فکر دوری سے علیل اور میری آنکھ کا گوشہ ضعیف تھا اور چند اشعار اسکی نہایت موزون اور مقفے اور پر مذاق ہین یہان فرحت ناظرین کے لئے مع ترجمہ درج کیے جاتے ہین +

بقلبی منکم علقٌ ودمعی فیہم علقٌ + وعندی منکم حرقٌ لہا الاحشاءُ تحترقُ + ونحن بابہم فرقٌ اذا بقلوبنا الفرقُ + وما تہ گو اہوے ما موق فلیتہم لما رمقوا + فلا وصل ولا ہجر ولا

نومٌ ولا ارقٌ * ولا یاسٌ ولا طمعٌ * ولا صبرٌ ولا قلقٌ فلیتهم
وقد قطعوا * ولم یبقوا علیّ بقوا * الّا فنی فی محبتهم * و طیب جنی
عبق * کمثل الشمع ینفع من ینادمه * ویمحق - ترجمہ میرے دل مین

اونکے عشق سے بلا تعلق ہے اور میرے آنسو انکے فراق مین دل کا خون ہے اور میرے پاس اونکی ہجر سے آگ ہے جس سے سینہ اور زرد رُخ جلتے ہین اور ہم انکے دروازے کے پاس تیہ ہولناک مین ہین اور ہمارے دلون کو اونکی جودت نے گلا دیا ہے اونہون نے ہوا ترک کر باقی نہ چھوڑا کاش اب تو وہ نظر کرتے اب نہ وصل ہے نہ فراق نہ نیند ہے نہ بیداری نہ ہوا ہے نہ طمع نہ صبر ہے نہ بیقراری کاش جب اونہون نے جدائی اختیار کی اور چھپ گئے تو نظر ہی کرتے یا مین اونکی محبت مین فنا ہون اور میری محبت کی خوشبو مہکے جس طرح شمع اپنے ہمنشین کو نفع دیتی ہے اور خود جلتی ہے۔ اکثر اشعار اسکے اسی طرز پر ہین۔ ماہ شعبان ۵۶۵ھ مین پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول ۶۱۱ھ مین موصل مین فوت ہوا *

ابن قطاع نحوی

علی بن جعفر بن علی المعروف بابن قطاع علم نحو اور عروض اور ادب اور لغت مین امام تھا اسنے بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین ۴۳۳ھ مین پیدا ہوا اور مصر مین ۵۱۵ھ ہجری مین فوت ہوا

فصیحی نحوی

ابوالحسن علی بن ابی زید محمد بن علی نحوی معروف بفصیحی استرابادی نحو عبدالقاہر جرجانی سے حاصل کی اور اوسمین بڑا تبحر پیدا کیا اور یگانہ زمانہ ہوا اور جہان مین بڑی شہرت حاصل کی پھر بغداد مین آکر مدرسہ نظامیہ کا مدرس رہا۔ ماہ ذی الحجہ ۵۱۶ھ مین بغداد مین فوت ہوا۔ استرآباد مازندران کے پاس ایک شہر کا نام ہے *

شنتمرینی

ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن صارہ اندلسی شنتمرینی شاعر مشہور زمانہ اور نظم و نثر مین یگانہ

تھا مگر اسکے علم وفضل کے بموجب اسکا رتبہ نہوا اور افلاس اور تہیدستی کے باعث لوگ اسکو حقیر جانتے تھے ایک دیوان اسنے بہت عمدہ تصنیف کیا آخر ۵۱۱ھ مین مرگیا شنتترین اندلس مین ایک شہر کا نام ہے

بَطَلْیُوسِی نحوی

ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سید بطلیوسی نحوی علم ادب اور لغات مین متبحر تھا شہر بلنسیہ مین مدت تک رہا اور لوگ جوق جوق اس سے مستفید ہوتے رہے۔ بہت حسن التعلیم اور جید التفہیم تھا کئی کتب مفیدہ اسنے تصنیف کین چنانچہ کتاب المثلث جو نہایت عجیب وغریب کتاب ہے اور اوسکے تبحر پر دلالت کرتی ہے دو جلدون مین اسنے تصنیف کی۔ اور کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب اور سقط الزند کی شرح جو مصنف کی شرح سے بہت مفید ہے اور کتاب حروف خمسہ سین اور صاد۔ ضاد۔ اور طا اور ذال کے بیان مین جسمین بہت عجایب وغرایب مسایل درج کئے اور کتاب الخلل اور کتاب التنبیہ اور کتاب شرح موطا اور شرح دیوان متنبی کی اسنے تصنیف کین ۴۴۴ھ مین شہر بطلیوس مین پیدا ہوا اور ۵۲۱ھ مین مرگیا۔ سید بکسر سین گرگ کو کہتے ہین اور عرب مین آدمی کا نام بہی رکھتے ہین +

ابن حَمْدِیس

ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن حمدیس صقلی مشہور شاعر تھا ابن بسام نے اسکی بڑی تعریف کی ہے اور اوسکی فصاحت وبلاغت کی بہت داد دی ہے ایک دیوان نہایت عمدہ اسنے تصنیف کیا چنانچہ اسکے معانی نادرہ سے یہہ بہی ایک شعر ہے +

زادت علی کحل العیون تکحلاً　　ویسم نصل السهم وهو قتول

ماہ رمضان ۵۲۷ھ ہجری مین فوت ہوا۔ اور ابن لبانہ شاعر مشہور کی قبر کے پاس دفن کیا گیا۔ صقلی جزیرہ صقلیہ کی طرف منسوب ہے +

عبسی شاعر

ابو القاسم علی بن افلح عبسی جمال الدین اسکا لقب تہا۔ شاعر ظریف فلیل الہجا کثیر الہجا

تھا خلفا اور اونکے علما اور اراکین کی مدح کرتا رہا اور ایک عمدہ دیوان بہی اس نے تصنیف کیا وفات اس کی ٥٧٣ھ مین ہوئی ❊

ابوالحسن مہذب الدین

ابوالحسن علی بن ابی الوفاۃ سعد بن ابی الحسن علی موصلی مہذب الدین لقب شاعر فصیح اور ناظم بلیغ اور امیر بحر تہا۔ خلفا اور ملوک اور امرا کی مدح کی اور ایک دیوان دو جلدون مین نہایت عمدہ تصنیف کیا۔ ابوالفتح عبدالرحمن بن ابی الغنائم محمد بن احمد شہبانی معروف بابن الاخوۃ بیان کرتا ہے کہ مین نے خواب مین چند شعر سنے اور اونکی تعبیر ہر ایک سے پوچہتا رہا کسی نے مجہے کچہہ نہ بتائی آخر ایک دن میرے گہر ابوالحسن علی شاعر مذکور ضیافت کہانے کے واسطے آیا اوسکے آگے مینے اپنا خواب بیان کیا اوس نے قسم کہائی کہ یہہ شعر میرے ہین اور اونکے ماقبل اور مابعد کے سب اشعار سنا دئے ماہ صفر ٦٢٣ھ مین فوت ہوا ❊

خواجہ عبداللہ ہروی

خواجہ عبداللہ بن ابی منصور محمد انصاری ہروی شیخ الاسلام آپکا لقب تہا اور ابواسماعیل کنیت تہی دوسری تاریخ ماہ شعبان ٣٩٦ھ کو غروب آفتاب کیوقت شہر قہندز مین پیدا ہوئے اور وہین پرورش پاکر جوان ہوئے عالم عامل اور صوفی کامل ادیب اریب تہے صغر سنی مین آپ ایسا عمدہ فصیح و بلیغ شعر کہتے تہے کہ اکابر شعراء زمانہ حیران ہوجاتے تہے آپ فرماتے ہین کہ جب چودہ سال کی عمر مین مدرسہ مین تعلیم پاتا تہا تو ایسا عمدہ شعر کہتا تہا کہ میرے ہمعصر مجہپر حسد کرتے تہے اور میرا یہہ وتیرہ تہا کہ جو لڑکا مجکو کسی مضمون مین کہتا تہا مین فی البدیہہ اوس مضمون مین اسکو عربی مین شعر کہکر سنا دیتا تہا چنانچہ ایک مرتبہ ایک لڑکے نے جو میرے استاد خواجہ یحیی عمار کے بہائی کا فرزند تہا ... میرا ہمدرس تہا اپنے باپ کے آگے جو بڑا فصیح و بلیغ شاعر تہا یہہ تذکرہ کیا اوسنے نہایت متعجب ہوکر لڑکے کو کہا کہ کل جسوقت تو مدرسہ مین جائے تو اوسکو کہنا کہ اس بیت کو عربی مین کہہ دو ؏ روز یکہ بشادی گذرد روز آنست ❊ و آن ... گذرد

بد اندیش ان است۔ مینے یہہ شعر فی البدیہہ کہا ٭

ویوم ماعاش فی مسرة ٭ وسایرہ یوم الشفاء عصیب

کسینے خواجہ حمہ کو کہا کہ یہہ مصرعہ عربی مین کر دے ع کہ آب رفتہ باز آید بجوی ۔ آپنے فی البدیہہ یہہ شعر کہا۔ ؎ عہدنا الماء وفی النہر فنجوا ٭ کما نہ عمواہ جوع الماء فیہ ٭

آپ سے روایت ہی کہ مدرسہ مین ایک لڑکا ابو احمد نام نہایت حسین خوش لقا تہا ایک شخص نے مجکو کہا کہ اسکی تعریف مین کچھ کہنا چاہیے مینے اوسوقت یہہ شعر کہا ٭

لابی احمد وجہ قمر اللیل غلام ٭ ولہ لحظ غزال یرشق القلب سہاما ٭

آپ فرماتے ہین کہ مینے ایکمرتبہ خیال کیا کہ مجکو عربی شعر کسقدر یاد ہین پس ستر ہزار سے زیادہ شمار مین آئے۔ آپ سے روایت ہی کہ مجکو شعرائے متقدمین و متاخرین عرب سے مختلف شعر قریب ایک لاکھ کے یاد ہین۔ علم تفسیر و حدیث مین آپکو کمال تہا اور اکابر محدثین مین سے آپ معدود تہے پانچوین صدی ہجری مین آپکا انتقال ہوا ٭

ابو الحکم مغربی

ابو الحکم عبید اللہ بن مظفر بن عبد اللہ مغربی علم حکمت اور ادب اور طب اور ہندسہ مین بڑا ماہر تہا لیکن ظرافت و مسخراپہ غالب تہا بغداد مین لڑکون کو پڑہاتا رہا۔ اور سلطان محمود سلجوقی کے لشکر کے دار الشفا کا مدت تک طبیب رہا ایک کتاب مسمی بنہج الوضاعة لاولی الخلاعة اور ایک دیوان اسنے تصنیف کیا یمن مین ۴۸۶ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ذیقعدہ ۵۴۹ھ مین فوت ہوا

ابن السوادی

ابو الفرج علی ابن علی بن احمد بن عبد اللہ واسطی معروف بابن سوادی کاتب شاعر فاضل ظریف تہا ۴۶۲ھ مین پیدا ہوا اور ۵۰۶ھ مین شہر واسطہ مین فوت ہوا ۔ سوادی سواد عراق کیطرف منسوب ہے

ابو طالب معافری

ابو طالب عبد الجبار بن محمد بن علی معافری مغربی علوم عربیہ اور فنون ادبیہ مین امام وقت

تہا اور بہی اسکا بہت اچہا تہا یہہ دو شعر اسکے ہین ٭

اقسم باللّٰہ علی کلّ من   الصّہ خطّی حیث ما ابصرہ

ان یدعو الرّحمن لی مخلصا   بالعفو والتوبۃ والمغفرہ

۵۶۶ھ ہجری مین فوت ہوا معافری معافر بن یعفر کیطرف جو ایک بڑا قبیلہ ہے منسوب ہے ٭

ابن الخشاب

ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن احمد بن احمد معروف بابن خشاب بغدادی علم ادب نحو تفسیر حدیث مین یگانہ زمانہ تہا شب و روز علم مین مشغول رہتا تہا بہت کم خور اور کم لباس تہا ۵۶۷ھ مین فوت ہوا

عمارۃ الیمنی

ابو محمد عمارہ بن ابو الحسن بن علی بن زیدان بن احمد یمنی نجم الدین اسکا لقب تہا شاعر مشہور ہوا ہے جب ۵۴۹ھ مین مکہ کو حج کیواسطے گیا تو قاسم بن ہاشم بن فلیتہ والی مکہ معظمہ نے اسکو دربار مصریہ مین ایلچی بناکر بہیجا پس مصر مین ماہ ربیع الاول ۵۵۰ھ مین پہونچا وہان کا والی اون دنون فائز اور وزیر صالح ابن رزیک تہا اسنے اندونون کی تعریف مین قصیدہ کہا جس سے وہ بڑی خوش ہوئے اور اسکو بہت انعام دیا پہر جب مصریونکی سلطنت جاتی رہی اور سلطان صلاح الدین وہانکا بادشاہ ہوا تو اسنے سلطان صلاح الدین اور اوسکے ارکین کی مدح مین کئی قصیدے کہے اور ایک فصیح و بلیغ قصیدہ زمانے کی شکایت مین لکہکر ملک مذکور کے پاس بہیجا پہر وہان کے روسا سے متفق ہوکر مصریون کی گئی ہوئی سلطنت کے اعادہ پر کمر بستہ ہوا جب صلاح الدین کو یہہ سازش معلوم ہوئی تو اوسنے اسکو مع اور روسا متفقین کے ۵۶۹ھ مین قتل کروا دیا ٭

ابن قصار لغوی

ابو الحسن علی بن عبد الرحیم بن حسن معروف بابن قصار لغوی مہذب الدین اسکا لقب تہا ادبا مشاہیر مین سے ہے۔ شریف ابن شجری اور ابو منصور بن جوالقی سے اسنے علم ادب پڑہا اور اوسمین کمالیت پیدا کی اور بہت لوگ عراق اور شام اور مصر کے اسسے مستفید ہوئے اسنے کئی

کتابین علم ادب اور اشعار عرب مین تصنیف کین لیکن غلط نویس بہت تہا- [illegible] ہجری مین
پیدا ہوا اور ۳- محرم ۵۶۷ھ ہجری مین بغداد مین فوت ہوا ٭

ابن انباری نحوی

ابو البرکات عبد الرحمن بن محمد بن ابو الوفا محمد بن عبید الله انباری کمال الدین انکا لقب تہا علم نحو اور ادب مین اعلے درجہ کے فاضل ہوئے اور انہون نے اطراف دا... مین علم کا شیوع کیا اور نحو مین ایک کتاب مسمی باسرار العربیۃ جو نہایت مفید کتاب ہے تصنیف کی اور کتاب طبقات الادبا جو باوجود صغیر الحجم کے احوال متقدمین اور متاخرین پر مشتمل ہے اور کتاب المیزان اور اور عمدہ اور مفید کتابین تصنیف کین اخیر عمر مین تارک دنیا ہو کے عبادت خدا مین مشغول ہوئے ولادت انکی ماہ ربیع الآخر ۵۱۳ھ مین اور وفات جمعہ کی رات ۹ شعبان ۵۷۷ھ مین ہوئی- انباری بفتح الف وسکون نون انبار کی طرف منسوب ہی اور انبار ایک شہر کا نام ہے جو دریائے فرات اور بغداد کے درمیان واقع ہے اور اوسکو انبار اسواسطے کہتے ہین کہ نوشیروان نے وہان انبار طعام کے لگائے تہے اور انبار جمع نبر کی ہے اور نبر بالکسر وہ جگہہ ہے جہان غلہ جمع کیا جاتا ہے ٭

ابو القاسم خطیب

ابو القاسم عبد الرحمن بن خطیب ابی محمد عبد الله امام مشہور اور سخنور فصیح شاعر بلیغ تہا کتاب التعریف والاعلام اور کتاب نتایج الفکر اسنے تصنیف کین ابن دحیہ کہتا ہے کہ اسنے مجہے چند شعر سنائے اور کہا کہ ان شعرون کی وسیلہ سے جو کچہہ مینے حق تعالی سے مانگا ہی وہ پالیا ہی اور امید رکہتا ہون کہ جو شخص میری طرح ان شعرونکو پڑہکر خدا سے مراد مانگیگا پائیگا اور وہ شعر یہ ہین

یَا مَنْ یَرٰی مَا فِی الضَّمِیرِ وَیَسْمَعُ ‌‌ ‌ اَنْتَ الْمُعَدُّ لِکُلِّ مَا یُتَوَقَّعُ
یَا مَنْ یُرَجّٰی لِلشَّدَائِدِ کُلِّهَا ‌ ‌ ‌ یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمُشْتَکٰی وَالْمَفْزَعُ
یَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِهٖ فِیْ قَوْلِ کُنْ ‌ ‌ ‌ اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَیْرَ عِنْدَکَ اَجْمَعُ

مَالِی سوی فقری الیک وسیلۃٌ فبالافتقار الیک فقری ادفعُ
مالی سوی قرعی لبابک حیلۃٌ فلئن رددت فای باب اقرعُ
ومن الذی ادعوہ واھتف باسمہٖ ان کان فضلک عن فقیرک یمنعُ
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیا الفضل اجزل والمواھب اوسعُ

۵۰۸ھ میں شہر مالقہ میں پیدا ہوا۔ اور مراکش میں پنجشنبہ کے دن ۲۶ ماہ شعبان ۵۸۱ھ میں فوت ہوا۔ اور مالقہ اندلس میں ایک بڑے شہر کا نام ہے ٭

عبید اللہ بن اسعد

ابو الفرج عبید اللہ بن اسعد بن علی بن عیسی حمصی معروف بہ ابن دہان موصلی علم ادب اور شعر میں اسکو کمال دسترس تہی اور شعر نہایت فصیح و بلیغ کہتا تہا اسنے ایک دیوان عربی کا بہی تصنیف کیا ۶۰ برس کا ہو کر ۵۸۱ھ میں شہر حمص میں فوت ہوا ٭

علامہ مقدسی

ابو محمد عبد اللہ بن بری بن عبد الجبار مقدسی نحو و لغت میں امام مشہور تہا شنتر ینی نحوی اور عبد الجبار معافری وغیرہ سے اسنے علم پڑہا اور جزولی نحوی وغیرہ اسکے شاگرد ہیں سیبویہ کی کتاب میں اسکو بڑا دخل تہا لیکن گفتگو میں اعراب اور صحت الفاظ کا لحاظ نہ کہتا تہا۔ درۃ الغواص حریری اور صحاح جوہری پر اسنے عجائب و غرائب حواشی لکہے اور مقامات حریری کی غلطیاں جو ابن خشاب نے نکالی تہیں اونکی اسنے تردید کی ۔ اور ایک مختصر رسالہ فقہا کی اغلاط میں لکہا ہی مصر میں ۵ رجب ۴۹۹ھ ہجری میں پیدا ہوا اور وہیں ۲۷ شوال ۵۸۲ھ میں فوت ہوا۔

ابن جوزی

ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی عالم عامل اور فاضل کامل علامہ عصر و نابغہ دہر امام وقت تہا۔ علم حدیث اور علم تاریخ و ادب میں بہت تصنیفات رکہتا ہی چنانچہ بعضے بطور مبالغہ کہتے ہیں کہ جب اسکی کاغذات کا بعد مرنے کے حساب کیا گیا تو

تو جزو ہر دن کی حساب مین آئین مگر ابن خلکان اس روایت کو صحیح نہین کہتا اور حقیقت مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہی اور نیز اوسکی تراشے قلم کے اسقدر تہی کہ اُسنے وصیت کی تہی کہ ان تراشوں سے پانی گرم کرکے مجہے غسل دین اور تصنیفات اسکی قریب دو سو پچاس کے ہین تاریخ مین کتاب المنتظم تصنیف کی ہے شعر بہت اچھا کہتا تھا چنانچہ جو شعر اسنے بغداد کے حق مین کہے تہے اونمین ایک شعر یہ ہے

یرون العجیب کلام الغریب وقول القریب فلا یعجب

مسافر کے کلام کو عجیب دیکھتے ہین اور قریب آدمی کا قول عجیب معلوم نہین ہوتا ایک مرتبہ بغداد مین اہل سنت و شیعہ کے درمیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی بابت گفتگو ہوی دونون نے ابن جوزی کو اپنا منصف مقرر کیا اور اوسکے پاس تحقیق کرنے کیواسطے گئے وہ وعظ کر رہا تہا اور خلیفہ ناصر لدین اللہ جو مذہب اثنا عشریہ کیطرف مائل تہا وہ بہی اوسکی وعظ مین بیٹہا تہا اسنے عربی مین یہ جواب دیا من کانت ابنتہ تحتہ اور کرسی سے اوٹھکر رخصت ہوا اور پہر وہان نہ آیا اہل سنت نے کہا اس سے مراد حضرت ابوبکر ہین کیونکہ آنحضرت کے گہر اونکی لڑکی بی بی عائشہ تہین اور اہل تشیع نے کہا اسسے مراد حضرت علی ہے کیونکہ آنحضرت کی لڑکی بی بی فاطمہ زہرا اونکے گہر تہین غرضکہ ایسا سنجیدہ جواب دیا کہ جسکی خوبی فی البدیہہ ہی نہین بلکہ اُسکی کمال فضیلت پر دال ہے تقریباً ۵۰۸ھ یا ۵۱۰ھ مین پیدا ہوا اور جمعہ کی رات بارہوین ماہ رمضان المبارک ۵۹۷ھ مین فوت ہوا۔ جوزی فرضۂ الجوز کیطرف منسوب ہی جو ایک مشہور شہر کا نام ہے ٭

شمیم حلّی

ابوالحسن علی بن حسن بن عنترہ معروف بشمیم حلّی ادیب اریب نحوی لغوی شاعر ماہر تہا کئی کتابین تصنیف کین اور اپنے اشعار کو جمع کرکے ایک کتاب دیوان حماسہ ابوتمام طائی کی طرز پر بنائی اور اوسکو دس باب مین مرتب کیا اور اوسکا نام بہی حماسہ رکہا۔ فاضل جلیل تہا لیکن کسیکو اپنے جیسا نہ سمجہتا تہا اور ہر ایک کی عیب جوئی کرتا تہا موصل مین ۲۰ ماہ ربیع الآخر ۶۰۱ھ ہجری مین فوت ہوا ٭

ابن ساعات شاعر

ابوالحسن علی بن رستم بن ہردوز معروف بابن ساعات بہاء الدین اسکا لقب تھا شاعر مشہور اور سخنور نکتہ پرور تھا ایک دیوان دو جلدوں میں نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور ایک دیوان مسمی بہ مقطعات النیل جو لطافت و بلاغت میں اعلی درجہ کا ہے تصنیف کیا جسمیں سے یہ شعر ہیں ٭

ولقد نزلت بروضة حزنية ۔ رتعت نواظرنا بها والانفس

فظللت اعجب حيث يحلف فاجر ۔ والمسك من نسماتها يتنفس

ما الجو الا عنبر والدوح الا جوهر ۔ والروض الا سندس

میں باغ حزنیہ میں داخل ہوا وہاں ہماری آنکھیں اور جانیں چرتی تھیں پس اپنے دل میں سچے پر ہنسنے پر تعجب کیا حالانکہ مشک اس باغ کی نفحات سے ظاہر ہوتی تھی اور وہاں کی فضا عنبر اور درخت جواہر اور باغ سندس تھا اسکے شعر لطائف و بدائع سے مملو ہیں پنجشنبہ کے دن ۲۳ ماہ رمضان المبارک سنہ ۶۰۴ھ میں قاہرہ میں فوت ہوا ٭

ابن خروف نحوی

ابوالحسن علی بن محمد بن علی حضرمی معروف بابن خروف نحوی اندلسی علم عربیت میں افضل اجل تھا اسکی تصنیفات اسکے کمال علمی پر دال ہیں اسنے سیبویہ کی کتاب اور ابوالقاسم زجاجی کی کتاب الجمل کی نہایت عمدہ شرح کی۔ وفات اسکی سنہ ۶۱۰ھ میں ہوئی ٭

جزولی نحوی

ابوموسی عیسی بن عبدالعزیز بن یللبخت بن عیسی بن یوماریلی جزولی یزدکتنی نحوی امام اجل تھا اسنے ایک مختصر رسالہ نحو میں بنایا اور اسکا نام قانون رکھا اسطرح کا رسالہ اسکے پہلے کسی نے تصنیف نہ کیا۔ اگرچہ شارحین نے اس رسالہ کی بہت شرحیں کیں مگر پھر بھی کسی نے اسکی دقائق اور حقائق کو نہیں سمجھا کیونکہ وہ کتاب بالکل رموز اور اشارات سے بھری ہے اور نحو میں ایک اور کتاب مسمی بامالی تصنیف کی مگر وہ مشہور نہوئی۔ مدت تک جزولی شہر بجایہ میں رہا اور وہاں کے لوگ فائدہ اٹھاتے رہے اور

مراکش مین ۵۶۲ھ مین فوت ہوا۔ طلبخت اور دیماریلی الفاظ بربری ہین اور جزولہ جبسی کزولہ
بہی کہتی ہین بربر مین ایک بطن کا نام ہی اور ینددکت بطن جزولہ سے ایک فخذ کا نام ہے ❊

عُکبری نحوی شارح دیوان متنبی

ابوالبقاء عبداللہ بن حسین بن ابی البقاء عبداللہ عُکبری اصل اور بغدادی مولد محب الدین لقب نابینا تہا ابو محمد بن خشاب وغیرہ علماء وقت سے اسنے علم نحو حاصل کیا اگرچہ علم حدیث اور تاریخ مین بہی بڑا ماہر تہا لیکن اکثر تصنیفات اسنے نحو مین کین اسنے دیوان متنبی اور کتاب الایضاح مصنفہ ابی علی فارسی اور کتاب اللمع ابن جنی اور مفصل زمخشری اور مقامات حریری کی شرح کی اور کتاب اعراب القرآن دو جلد وںمین اور کتاب اعراب الحدیث اور کتاب اللباب نحو مین اور کتاب اعراب شعر الحماسہ وغیرہ تصنیف کین اسکی شہرت ممالک دور و نزدیک تک پہیلی ہوئی تہی اور بہت لوگ اسکے پاس نحو اور حساب پڑہنے کیواسطے آتے تہے یکشنبہ کی رات ۸ ماہ ربیع الآخر ۶۱۶ھ کو بغداد مین فوت ہوا عُکبری عکبر کیطرف منسوب ہے اور عکبر بضم عین مہملہ و سکون کاف ایک گانو کا نام ہے جو بغداد سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر دجلہ پر واقع ہے اور اُس سے بہت علماء کرام اور فضلاء عظام پیدا ہوتے رہے عکبری نے مقامات حریری کی شرح مین لکہا ہے کہ اصحاب رس کی سرزمین مین ایک پہاڑ دمخ نام سطح زمین سے ایک میل بلند ہے اُس مین بہت جانور رہتے تہے عنقا بہی اونمین ایک جانور بزرگ خلقت دراز گردن جسکا چہرہ مثل انسان کے تہا اور جسمین ہر حیوان سے کچہ کچہ مشابہت پائی جاتی تہی اور سب حیوانات سے نہایت حسین تہا رہتا تہا اور اس پہاڑ پر آکر جانورونکا شکار کرتا تہا ایک وقت بہوک سے عاجز آیا اور کوئی جانور اُسے ہاتہ نہ آیا ایک بچہ آدمی کا اٹہا کر لیگیا اہل رس نے اپنے پیغمبر حنظلہ بن صفوان کی خدمت مین جاکر فریاد کی اونہون نے عنقا کی حق مین بددعا کی آسمان سے آگ آئی اور اسکو جلا گئی ❊

جلدکی شاعر - ابو المظفر عتیق تقی الدین عمر والی حمات بڑا عالم اور شاعر تہا اسی سال زیادہ عمر کا ہو ۲۰ ماہ شعبان ۶۳۶ھ مین قاہرہ فوت ہوا - یہہ شعر اسنے ایک لڑکی کی صفت مین جو اقلیدس اور ہیت پڑہتا تہا کہتی ہین

وذی ہیئۃ تہوی بوجہ مہندس * اموت بہا فی کل یوم و العث

محیط باشکال الملاحۃ وجہہ * کان بہ اقلیدس تحدث

فعارضہ خط استواء وخالہ * بہ نقطۃ والصدغ شکل مثلث

ابن اثیر جزری

ابوالحسن علی بن محمد جزری عز الدین انکا لقب تہا جزیرہ ابن عمر مین پیدا ہوے اسواسطے اسطرف منسوب ہوکر جزری مشہور ہوے عالم فاضل صدر معظم مجمع الفضائل تھے نسب اور تاریخ مین بڑا دخل تہا کتاب الانساب سمعانی کو مختصر کیا اور ایک مشہور تاریخ کامل نام ابتدا پیدایش سے ۶۲۸ھ تک دس جلدمین تصنیف کی اور ایک کتاب اسد الغابۃ فی ذکر الصحابۃ صحابہ کرام کے حالات مین چہہ جلد مین لکہی اور اوسمین حتی الوسع تمام صحابہ کا احاطہ کیا ماہ شعبان یا رمضان ۶۳۰ھ مین فوت ہوے

ابن الفارض شاعر

ابوالقاسم عمر بن ابی الحسن علی بن مرشد بن علی حموی الاصل مصری المولد معروف بابن فارض بڑے فصیح شاعر تھے انہون نے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا اور اکثر شعر طریقہ صوفیہ پر کہتے تھے چنانچہ انہون نے اسی طرز پر چہہ سو بیت کا قصیدہ تصنیف کیا اور معمے اور چیستان بہی اکثر کہتے تھے معتبر تواریخون مین لکہا ہے کہ ابن الفارض مرد صالح زاہد پرہیزگار دنیا سے کنارہ کش اور خدا کیطرف متوجہ تھے بہت مدت تک مکہ مین رہے اور حسن معاشرت اور خوش خلقی مین ضرب المثل تھے ایک دن حریری صاحب مقامات کے گہر خلوت مین بیٹہے ہوے یہ شعر پڑہتے تھے

من ذا الذی ما ساء قط * ومن لہ الحسنی فقط۔ پس غیب سے ہاتف نے آواز دی۔ محمد الہادی الذی * علیہ جبریل ہبط۔ ماہ ذیقعدہ ۵۷۶ھ

مین قاہرہ پیدا ہوے اور سہ شنبہ کے دن ماہ جمادی الاولی ۶۳۲ھ مین فوت ہوے +

شلوبینی نحوی

ابوعلی عمر بن محمد بن عبد اللہ معروف بشلوبینی فاضل اجل تہا اور نحویون مین اپنے زمانہ کا امام تہا

مقدمہ جزولیہ کی اسمین ایک کبیر اور ایک صغیر شرح کی اور نحو مین کئی ایک کتابین تصنیف کین
باوجود اسقدر فضیلت اور کمالیت کے بلاہت اور غفلت اسمین کمال درجہ کی تہی چنانچہ بیان
کرتے ہین کہ یہہ شخص ایکمرتبہ نہر کے کنارہ پر بیٹہا ہوا تہا اور اسکے ہاتہہ مین چند اوراق تہے
اتفاقاً انمینسے ایک ورق پانی مین گر کر بہہ گیا اور اسکے ہاتہہ نہ آیا اسنے غصہ مین آکر دوسرا ورق خود
پانی مین پہینکدیا - یہہ شخص اسی شلوبین ۶۴۵ ہجری مین فوت ہوا - اور شلوبین اندلس کے قریب
بحر روم کے کنارہ غرناطہ پر ایک بڑے بلند قلعہ کا نام ہے اور بلغت اندلس ہیز اسکے معنی ابیض و اشقر کے ہین

ابن حاجب نحوی مصنف کافیہ وشافیہ

ابو عمر عثمان بن عمر بن ابو بکر معروف بابن حاجب جمال الدین اسکا لقب تہا اور اسکا باپ امیر عز الدین
موسک صلاحی کا حاجب تہا دمشق مین مدت تک درس دیتا رہا بہت لوگ اسکے پاس استفادہ کیواسطے
آتے تہے اور علمون سے علم عربیت اسپر غالب ہوا مالکی مذہب تہا اور اس مذہب مین ایک مختصر رسالہ
لکہا اور نحو مین کافیہ اور صرف مین شافیہ جو آجکل پڑہائی جاتی ہین اسکی تصنیف ہین اور اصول فقہ مین
بہی ایک کتاب لکہی غرض کل تصانیف اسکی عمدہ اور کمال مفید ہے نحویونکے کئی مسائل مین اسکا
اختلاف ہے اور اونپر اکثر اشکالات اور الزامات جنکے جوابات مشکل ہین وارد کئے ذہین و
فہیم اعلے درجہ کا تہا وہ اپنے قول عین وعلین وعین سے مثل غد وید و دو کے مراد رکہتا ہے
اور ہر ایک کا انسے وزن فم ہے کیونکہ غد کا اصل غدو اور ید کا اصل یدی اور دد کا اصل ددن
تہا اور مراد نونی ونون ونون سے دوات اور حوت یعنی ماہی اور نون حرف مراد رکہتا ہے
پہر قاہرہ مین آیا اور مدت تک وہان سکونت اختیار کی اور طلبا کو پڑہاتا رہا ابن خلکان کہتا ہے
کہ میرے پاس کئی مرتبہ ادای شہادت کیواسطے دار القضا مین آیا اور مینے اس سے کئی مشکل مسئلے عربی
کے پوچہے جنکا جواب اسنے ٹہیک ٹہیک دیا پہر اسکندریہ مین گیا اور چند روز وہان رہکر راہی ملک
بقا ہوا ولادت اسکی ۵۷۰ مین شہر اسنا مین ہوئی جو قوص کے قریب واقع مصر کے مضافات مین سے ہے
اور وفات ۲۶ شوال ۶۴۶ مین ہوئی

قاضی بیضاوی

عبد اللہ نام اور ناصر الدین لقب مصنف تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل مشہور بتفسیر بیضاوی کا ہی علم فصاحت و بلاغت میں یگانہ زمانہ تہا اور سب علموں سی علم ادب و تفسیر اسپر غالب تہا تفسیر بیضاوی مین اکثر فلسفیون کی طرز پر ادلہ بیان کرتا ہے وفات اسکی ۶۸۵ھ میں تبریز میں ہوئی۔ اور بیضا فارس مین ایک گانو کا نام ہے جسکی طرف منسوب ہو کر بیضاوی مشہور ہوا ہو

ابن العدیم

قاضی القضات نجم الدین ابو القاسم عمر بن کمال الدین عقیلی علم ادب اور شعر اور خط مین کامل تہا اور پارسا اسقدر تہا کہ جبتک قاضی رہا نہ کسی کو دشنام دی اور نہ کسی سایل کو خالی واپس کیا وفات اسکی ۶۶۰ھ مین ہوئی

اتقانی

امیر کاتب عمید بن امیر غازی قوام الدین اسکا لقب تہا اور ابو حنیفہ کنیت تہی قصبہ اتقان علاقہ فاراب مین ماہ شوال ۶۸۵ھ مین پیدا ہوا علم فقہ اور لغت اور ادب مین بڑا ماہر تہا منتخب حسامی اور ہدایہ کی شرح اسنے لکہی اور بغداد مین آکر امام ابو حنیفہ کے مشہد مین تدریس رہا بڑا خودپسند اور شدید التعصب تہا چنانچہ حسامی کی شرح تبیین کے آخر مین لکہتا ہی کہ اگر اسلاف میرے وقت مین زندہ ہوتے تو انمین سے امام ابو حنیفہؒ مجکو اجتہدت اور قاضی ابو یوسفؒ فالبیان اوقدت اور امام محمدؒ احسنت اور زفرؒ اتقنت اور حسن امعنت اور ابو حفص انعمت فی ما انظرت اور ابو منصور حققت اور طحاوی صدقت اور کرخی بورک فی ما نطقت اور جصاص احکمت اور ابو زید اصبت اور شمس الایمہ وجدت ما طلبت اور فخر الاسلام مہرت اور نجم الدین نسفی لهجت اور صاحب ہدایہ باغواص البحر عبرت اور صاحب محیط نقت فیما اعلنت وما اسررت اور متنبی شاعر انت من الفصحاء سبقت کی خطاب سے مخاطب کرتے ان باتون کی علاوہ اسکی اور تصنیفات بہی تعصب اور خودستائی سے مملو ہے۔ ۱۱۔ ماہ شوال ۷۵۸ھ مین فوت ہوا ❊

امام یافعی صاحب تاریخ یافعی

ابو السعادات عفیف الدین عبد اللہ بن اسعد یافعی یمنی اکثر مدت حرمین شریفین میں رہی تصنیفات انکی بکثرت ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور تاریخ مرآت الجنان وعبرة الیقظان فی معرفت حوادث الزمان والمکان اور کتاب روضة الریاحین فی حکایات الصالحین اور کتاب در النظیم فی فضائل القرآن العظیم ونشر المجالس ہے علم ادب اور شعر میں کمال دسترس رکہتے ہیں تاریخ مرات الجنان جو تاریخ یافعی کے نام سے مشہور ہے اپنے اُسکی ترتیب سالوں پر ۷۵۰ھ تک رکہی ہے اور وفات آپکی اکیسوین جمادی الآخر یوم شنبہ ۷۶۸ھ میں ہوئی اور مکہ معظمہ میں خواجہ فضیل عیاض کے مقبرہ میں مدفون ہوئے ۞

قاضی عبد المقتدر

بن قاضی رکن الدین شریحی کندی فقیہہ ادیب تھے علم فصاحت وبلاغت میں اُنکو کمال تہا خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود کے خلیفہ اور قاضی شہاب الدین مصنف تفسیر بحر مواج کے استاد ہیں قصاید اور غزلیات آپکی جریر اور فرزدق کے قصائد پر فوقیت رکہتے ہیں آپنے جو قصیدہ لامیة العجم کے مقابلہ میں لکہا ہے وہ آپکی کمال فصاحت پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اوس قصیدہ کے دو چار شعر یہان بہی درج کیے جاتے ہیں ۞

یا سائق الظعن فی الاسحار والاصل — سلم علی دار سلمی فابک ثم سل
عن الظباء التی من دابها ابدا — صید الاسود بحسن الدل والنجل
من نور وجنتها من حسن غرتها — من طیب طرتها من اطرافها الکحل
الشمس فی اسف والبدر فی کلف — والمسک فی شغف والریم فی الخجل

آخر اس قصیدے میں آنحضرت صلعم کی نعت کی طرف رجوع کرتے ہیں ۞

محمد خیر خلق اللہ قاطبة — هو الذی جل عن مثل وعن مثل
له المزایا بلا نقص ولا شبه — له العطایا بلا من ولا بدل — ہمیشہ آپ تدریس

اور افادہ طلبا میں مشغول رہتے تہے پہلے آپ شیخ نصیر الدین محمود دہلوی سے مباحثے کرتے رہتے تہے پہر آخر انکی معتقد ہوکر درجہ خلافت تک پہونچے ۲۶ محرم سنہ ۷۹۱ھ میں ۸۸ برس کے ہوکر فوت ہوگئے اور مزار آپکی دہلی میں خواجہ قطب الدین کی مزار کے پاس حوض شمسی کی جنوب کیطرف ہے

سید شریف

آپکا نام نامی علی بن محمد بن علی ہے اور سید شریف اور سید میر جرجانی کے لقب سے مشہور ہیں آپکی ذات کو خدا تعالی نے جامع الکمالات پیدا کیا علم صرف۔ نحو۔ منطق۔ اصول فقہ۔ حدیث معانی۔ بیان۔ بدیع۔ مناظرہ۔ فلسفہ وغیرہ میں آپ یگانہ تہے صغر سنی میں خدا تعالی نے آپکو ایسا ملکہ عطا فرمایا کہ آپنے وافیہ شرح کافیہ پر تعلیقات لکہی۔ اور صرف میر۔ نحو میر صغری کبری۔ میر ایساغوجی۔ تفسیر زہراوین۔ شریفی شرح سراجی۔ شریفیہ شرح مواقف شرح مفتاح۔ شرح تذکرہ طوسی۔ شرح چغمینی۔ شرح کافیہ۔ حاشیہ بیضاوی۔ حاشیہ مشکوۃ۔ حاشیہ خلاصہ طیبی در علم اصول حدیث۔ حاشیہ عوارف۔ حاشیہ ہدایہ۔ حاشیہ تجرید۔ حاشیہ مطالع۔ حاشیہ شرح شمسیہ المعروف بمیر قطبی۔ حاشیہ مطول ومختصر۔ حاشیہ شرح طوالع۔ حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ۔ حاشیہ شرح حکمۃ العین۔ حاشیہ شرح حکمۃ الاشراق حاشیہ تحفہ۔ حاشیہ رضی۔ حاشیہ شرح نقرہ کار۔ حاشیہ کافیہ۔ حاشیہ متوسط حاشیہ خبیصی۔ حاشیہ عوامل جرجانیہ۔ حاشیہ شرح شکل الاشارات طوسی۔ حاشیہ تلویح وتوضیح۔ حاشیہ نصاب فی لغۃ العجم۔ حاشیہ شرح العضد للمختصر۔ حاشیہ تحریر اقلیدس۔ حاشیہ قصیدہ کعب بن زہیر وغیرہ کتابیں آپنے تصنیف کیں۔ کہتے ہیں کہ میر صاحب نے علم تصوف علاؤ الدین عطار بخاری سے جو کہ خواجہ بہاء الدین نقشبند کے بڑے خلیفہ تہے حاصل کیا تہا اور اس علم میں بہی ایک رسالہ تصنیف کیا۔ روایت کرتے ہیں کہ آپ مولانا قطب الدین محمد رازی کے پاس ہرات میں شرح شمسیہ اور شرح مطالع پڑہنے کیواسطے گئے تہے اسوقت پیر فرتوت تہا اور اوسکی ابرو آنکہوں پر پڑتی تہے پس انہوں نے سر اوٹہا کر سید شریف کیطرف غور کیا اور انکو ایک نوجوان ذکی وفہیم پایا اور

منطق مین انکی طبیعت تیز دیکہی اور اپنے قوی مین ضعف کے آثار پاۓ پس شاگرد مبارکشاہ منطقی کے پاس جو اُس کا غلام تہا اور اُسنے اسکو پرورش کیا اور علم پڑہایا تہا مصر مین بہیجا راستہ مین آپنے جمال الدین محمد بن محمد اقسرائی شارح موجز کا شہرہ سنا اور قرمان مین اُسکے ملنے کیواسطے گئے جب وہان پہونچے اور اُسکی شرح جو اسنے ایضاح خطیب قزوینی پر لکہی تہی دیکہی تو بہت ناخوش ہوۓ وہان کے طلبا نے آپسے کہا کہ آپ اونکی پاس جا کر اُنکی تقریر سنئے امید ہے کہ آپکو پسند آویگی کیونکہ اُنکی تقریر تحریر سے بہت عمدہ ہے۔ یہہ سنکر آپ وہان گئے جس روز وہان پہونچے تہے اوسیروز اوسکا انتقال ہوا تہا۔ پہر آپنے مبارک شاہ کی پاس جا کر دونو کتابین پڑہین حبیب السیر مین لکہا ہے کہ ؁ مین جب شاہ شجاع الدین بن مظفر قصر زرد مین مقیم تہا تو سید شریف نے اُسکی ملازمت کا ارادہ کیا اور سپاہیانہ لباس پہنکر سعد الدین مسعود تفتازانی کے پاس جو سلطان مذکور کے دربار مین آیا جایا کرتے تہے تشریف لیگئے اور التجا کی کہ مین غریب مرد تیر انداز ہون مین چاہتا ہون کہ آپ کسیطرح میری ملاقات بادشاہ سے کروا دین تفتازانی یہہ بات سنکر سوار ہوۓ اور میر صاحب اونکی ہمراہ پیادہ گئے تفتازانی اُنکو دروازہ کے باہر کہڑا کرکے آپ اندر بادشاہ کے پاس گئے اور آپکے اوصاف بیان کئے بادشاہ نے میر صاحب کو اندر بلوا کر پوچہا کہ مجہے اپنا کمال تیر اندازی دکہائیے سید صاحب نے ایک جزو اعتراضات کی اپنی تصنیف کی ہوئی پیش کی اور کہا کہ یہہ میرا تیر ہے بادشاہ نے وہ ملاحظہ فرما کر آپکی بڑی تعظیم کی اور اپنے ساتہہ شیراز مین لیگیا اور تدریس دار الشفا کی عطا فرمائی آپ وہان دس سال رہے انتہی پہر جسوقت تیمور نے شیراز پر تاخت کی اور وہان کے اعیان اور افاضل کو قید کیا تو وزیر کے کہنے پر سید صاحب کو رہائی دی اور اپنے ساتہہ ماوراء النہر مین لیگیا آپ مدت تک سمرقند مین مدرس رہے اُسوقت سعد الدین تفتازانی تیمور کے مجالس کا صدر رہتا لیکن تیمور میر صاحب کو تفتازانی پر ترجیح دیتا تہا اور کہتا تہا کہ اگر ہم فرض کرین کہ دونو علم مین برابر ہین تو بہی میر صاحب شریف النسب ہین اسبات سے میر صاحب کو جرأت

ہوگئی اور اُنہون نے تفتازانی سے تفسیر کشاف کی اس آیت اولٰئک علیٰ ھدیً من ربھم کی تفسیر مین درباب اجتماع استعارہ تبعیہ اور تمثیلیہ کے ۷۹۱ھ مین مباحثہ کیا اور نعمان الدین خوارزمی معتزلی دونو کیطرف سے منصف ہوتے اُنہون نے میر صاحب کی رای کو ترجیح دی پس خواص و عام مین میر صاحب کا غلبہ مشہور ہوا جسکے باعث تفتازانی غمگین ہوئے اور تہوڑی مدت زندہ رہکر پیر کے دن ۲۲ محرم ۷۹۲ھ مین فوت ہوئے اور سرخس مین اونکی لاش کو لیگئے - کہتے ہین کہ بحث سے پہلے میر صاحب تفتازانی کی کتابونکو مطالعہ کرتے اور اونسے فایدہ حاصل کرتے تہے لیکن مباحثہ کے بعد اونکی تزئیف اور تضعیف کے درپے ہوئے - ولادت آپکی ۲۲ - شعبان ۷۴۰ھ مین ہوئی - اور بدہ کے دن ۶ - ربیع الاول ۸۱۶ھ ہجری کو شہر شیراز مین فوت ہوئے

ابن خُلدُون

قاضی القضات ولی الدین عبد الرحمٰن محمد بن خلدون حضرمی عالم ماہر و فاضل متبحر ادیب اریب اور فطن لبیب تہا ہر ایک علم و فن مین کامل دستگاہ رکہتا تہا - اسنے ایک تاریخ بسیط جو ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے تصنیف کی اس کتاب مین علاوہ تاریخ سلاطین و امم ماضیہ کے ہر ایک علم وفن و صناعت کی ماہیت بیان کی گئی ہے چنانچہ ایک فصل جو اسنے اصناف علوم مین لکہا ہے اسمین علم تفسیر - قرآت - حدیث - فقہ - فرائض - اصول فقہ - جدل - خلافیات - کلام - تصوف - تعبیر خواب - حساب - جبر مقابلہ - اقلیدس - ہیئت - منطق - طبیعیات - طب - الہیات - سحر و طلسمات - اسرار الحروف - سیمیا - کیمیا - ہیمیا - لیمیا - طب روحانی - مطالع الشعاعات کا بیان ہے اور اس کتاب کے کسی فصل مین صناعت شعر اور کسی مین وجوہ استحصال معاش اور کسی مین فلاحت خیاطت - کتابت - غنا - وراقت - تولید - تجارت وغیرہ کا بیان ہے اور یہہ سب امور مذکورہ سوا اسے نکات و دقایق علم تاریخ کے ہین تاریخ کیا بلکہ جو کچہہ رعایا اور بادشاہ اور اراکین کی منفعت کی باتین ہین سب اوسکی مختلف فصلون مین بیان کی گئی ہین چنانچہ ایک فصل دولت اور ملک اور خلافت اور مراتب سلطانیہ اور اونکی قواعد کے بیان مین ہے - چونکہ اس مختصر کتاب

مین اوسکا مجمل حال بہی بیان نہین ہوسکتا اسلیئے اُس کے مصنف کا کچہہ تذکرہ لکہا جاتا ہے - روایت کرتے ہین کہ جسوقت تیمور بادشاہ نے ملک ناصر والی مصر و قاہرہ کو قتل کیا تو اوسکے ارکین اور اعیان دولت اور وہان کے علماء و فضلاء کو اپنے دربار مین بلاکر اونکی ضیافت کی ابن خلدون بہی انکے ساتہہ نئی طرز و قطع کا لباس پہنے ہوئے آیا پس اونمین سے بعض آدمی خوشی سے کہانا کہانے لگے - اور اکثر تیمور کو اپنا دشمن سمجہکر کہانا کہانے مین تعلل کرتے تہے تیمور ان سبکیطرف غور سے دیکہتا تہا جب اسکی نظر ابن خلدون پر پڑی حیران ہوکر کہنے لگا کہ یہہ شخص یہان کا باشندہ معلوم نہین ہوتا - ابن خلدون نے یہہ بات سنکر کہا کہ مولانا میر مینے بہت سلاطین عظیم الشان کی ملاقات کی اور اُنسے عزت و افتخار حاصل کیا اور اکثر دور دراز ممالک و امصار مین بطور سیر و سیاحت کے گیا اور وہان کے امراؤ و عمایدسے ملا اور مینے اپنی تاریخ دانی سے سلاطین عالم ماضیہ کا نام تازہ کیا - مین تاریخ مین خوب واقفیت رکہتا ہون اگر آپ نے امتحان کرنا ہو تو بیشک کریں اور آپکے طعام کہانے مین صرف سیری شکم نہین بلکہ عزت و افتخار بہی ہے - تیمور یہہ باتین سنکر بہت خوش ہوا اور اوسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور دوسرے علماء و اعیان سے جو کبیدہ خاطر معلوم ہوتے تہے سختی سے پیش آیا چند مدت ابن خلدون بادشاہ کے پاس رہا اور بہت قرب حاصل کیا بادشاہ اس سے اخبار ملوک عالم کے سنکر بہت خوش ہوتا تہا اور لوگون کو کہتا تہا کہ یہہ امام اجل ہے اسکی پیروی کرو - پس اس فاضل نے ایکدن بادشاہ کو اپنی تاریخ سناکر بہت خوش کیا اور مصر سے اوس تاریخ اور اپنے اہل و عیال کے لانے کیواسطے اجازت مانگی - بادشاہ نے بعد سئول اسکو اجازت دی نیز یہہ شہر صفد کیطرف گیا اور وہان سے واپس نہ آیا ❊

فاضل سیالکوٹی

مولانا عبد الحکیم بن شیخ شمس الدین علوم عقلیہ اور نقلیہ مین یگانۂ زمان اور فہامۂ دوران ہوئے ہین جہانگیر اور شاہجہان بادشاہ کے یہان آپکی بڑی وقدر و منزلت تہی اور شہزادے انکے آپ استاد ہین

مدت تک لاہور مین آپ درس دیتے رہے اور فاضل لاہوری کے لقب سے ملقب ہوئے کہ علمائے پورب باستثے منطق مین انکے قال وقیل رہے چنانچہ عبداللہ شارح سلم اکثر اقوال کو قال الفاضل اللاہوری کرکے بیان کرتا ہے تصنیفات آپکی بڑی مفید ہے اور اہل علم انکو بہت پسند کرتے ہین چنانچہ آپنے حیرخیالی کا حاشیہ لکہا ہے اوس کے حق مین کسینے یہ شعر لکہا ہے ؎ خیالات خیالی بس عظیم است * برائے حل او عبدالحکیم است - اور تفسیر بیضاوی اور مطول پر حاشیہ اور عبدالغفور کا تکملہ نہایت عمدہ اپنے لکہا ہے ما سوائے انکی اکثر منطق کی کتابون کی شرح اور حواشی آپکے ہین فارسی مین اپنے حضرت سید ابو محمد عبدالقادر محی الدین جیلانی رحمی کی کتاب غنیۃ الطالبین کا ترجمہ کیا ہے شیخ احمد مجدد سرہندی کو آپنے مجدد الف ثانی کا لقب دیا اور شیخصاحب نے مولانا کو آفتاب پنجاب کے لقب سے ملقب کیا ۱۰۶۷ھ مین آپکا انتقال ہوا ﴿

سید عبدالجلیل بلگرامی

سید عبدالجلیل بن سید احمد حسینی واسطی بلگرامی ۱۰۷۱ھ مین شہر بلگرام مین پیدا ہوئے اور وہان ہی پرورش پائی اور اساتذہ کرام سے تحصیل کرکے فاضل اجل ہوئے علوم عقلیہ ونقلیہ مین اُستاد وقت تہے - عربی اور ترکی اور فارسی اور ہندی نہایت طلاقت زبان سے بولتے تہے اورنگزیب عالمگیر بادشاہ کے وقت انکی بڑی قدر و منزلت ہوی - عربی مین شعر فصیح وبلیغ کہتے تہے آپنے ۱۱۳۸ھ مین وفات پائی *

حرف الغین

غیلان بن سلمہ

غیلان بن سلمہ ثقفی شہر طائف کی فتح کے بعد اسلام لایا اسکے گہر مین دس عورتین تہین آنحضرت نے فرمایا کہ منجملہ انکی کوئی چار رکہہ لے یہ شخص بنی ثقیف کے قبیلہ سے بڑا معزز تہا اپنا اور بے تکلف شعر کہتا تہا حضرت عمر خلیفہ دوم کے اخیر عہد مین فوت ہوا *

ذوالرمہ شاعر

ابوالحرث غیلان بن عقبہ بن مہیس بن مسعود بن حارثہ بن عمرو بن ربیعہ بن ساعدہ بن کعب بن عوف بن ربیعہ بن ملکان بن عدی بن عبدمنات بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ذوالرمہ لقب شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان ہوا ہے۔ ایکدن شہر ابل کے بازار مین شعر پڑھ رہا تہا کہ فرزدق شاعر وہان آکر کہڑا ہوا اور شعر سنا رہا ذوالرمہ نے کہا اے ابوالفراس (یہہ فرزدق کی کنیت ہے) یہہ شعر جو تو نے سنے ہین کیسی ہین اسنے کہا بہت اچہے اور قابل تحسین و آفرین ہین۔ ذوالرمہ عشاق مشہورین عرب سے ہوا ہے اور اوسکی معشوقہ کا نام میہ بنت مقاتل بن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری ہے۔ قیس بن عاصم وہ شخص ہے جو آنحضرت کیخدمت مین قبیلہ بنی تمیم کے ہمراہ حاضر ہوا حضرت نے اوسکی بڑی عزت کی اور زبان مبارک سے فرمایا۔ انت سید اہل الوبر۔ ابوعبیدہ بکری کہتا ہے کہ میہ بنت عاصم بن طلبہ بن قیس بن عاصم ہے۔ ذوالرمہ اپنے شعرون مین اکثر اسکے نام کی تشبیب کرتا ہے کہتے ہین کہ ذوالرمہ نے میہ کے چہرہ کو کبہی نہ دیکہا تہا ایکروز میہ برقع مین ذوالرمہ سے ملی اور اسنے چاہا کہ میہ کا چہرہ دیکہون اسلیے چند شعر کہے جنکے سننے سے میہ نے اپنے چہرہ سے برقعہ اوٹہا دیا اور اوسمین سے نہایت حسین مثل چودہوین رات کے چاند کے ظاہر ہوی پہر ذوالرمہ نے چند اور شعر کہے جنکو سنتے ہی میہ نے بالکل کپڑے اوتار دے اور برہنہ ہوگئی ذوالرمہ نے وصال چاہا۔ مگر میہ نے کہا کہ تو وصال کے پہلے موت کا مزہ چکہ لیگا۔ یعنے اگر یہہ بات ظاہر ہوگئی تو میری قوم کے لوگ تجکو مار ڈالین گے۔ ذوالرمہ اکثر خرقا سے (جو عرب مین ایک حسین عورت قبیلہ بنی بکار بن عامر بن صعصعہ سے ہتی) اپنی تشبیب کرتا رہا ہے۔ اور خرقا پر اسکی عشق کی یہہ وجہہ ہتی کہ یہہ ایکدفعہ جنگل مین جارہا تہا اور خرقا خیمہ سے باہر کہڑی ہتی ذوالرمہ اسکو دیکہتے ہی عاشق ہوا اور اپنی مطہرہ کو پہاڑ کر خرقا کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ مین مسافر ہون اور میرا مطہرہ پہٹ گیا تو اسے درست کردی اوسنے کہا مجہے

درست کرنا نہین آتا کیونکہ مین کام کرنا نہین جانتی اور مین خرقا ہون خرقا اوس عورت کو کہتے ہین جو بزرگی کے سبب کوئی کام نکرے بلکہ اپنے قبیلہ پر حکم کرے آخر الامر ذوالرمہ خرقا سے اسقدر باتین کرکے محظوظ ہوا۔ ذوالرمہ کے تین بہائی تہے ہشام اوفی مسعود پہلے اوفی مرگیا۔ پہر ذوالرمہ مسعود نے ان دونون کا مرثیہ کہا کذا ذکرہ ابن قتیبہ مگر حماسہ کے باب المراثی مین اسکے برخلاف مذکور ہوا۔ ابو عمر علا کہتا ہے کہ ابتدا شعر کا امراء القیس سے اور انتہا ذوالرمہ پر ہوا ذوالرمہ سنہ ۱۱۷ھ مین مرگیا

غیاث الدین مصنف حبیب السیر

غیاث الدین بن ہمام الدین شیرازی اصل ہروی مولد علم فصاحت و بلاغت اور نظم و نثر مین اپنے ہمسرون سے فایق تہا اور تواریخ علما اور کبرا کی اسکو بڑی منضبط تہی چنانچہ خلاصۃ الاخبار اور اخبار الاخیار اور مکارم الاخلاق اور ماثر الملوک اور دستور الوزرا وغیرہ کتابین تصنیف کین اور تاریخ حبیب السیر کی تصنیف سنہ ۹۲۷ھ مین شروع کی اور ماہ شوال ۹۳۳ مین ہرات سے قندہار مین آیا پہر سنہ ۹۳۴ھ مین ہند کیطرف گیا اور دار الخلافت اکبرآباد مین ۴ محرم سنہ ۹۳۵ھ مین داخل ہوا اور ظہیر الدین بابر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اوسنے اس کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور وہان سے اسکو بڑا فایدہ حاصل ہوا سنہ ۹۴۱ھ مین فوت ہوا اور وصیت کے بموجب اسکی نعش کو دہلی مین لیجاکر خواجہ نظام الدین کے مقبرہ مین دفن کیا حبیب السیر کو اوسنے خواجہ حبیب اللہ شاہ اسماعیل بن حیدر صفوی کے مصاحب خاص کے لئے تصنیف کیا۔

حسان الہند

غلام علی آزاد بن سید نوح حسینی بلگرامی ۲۵ ماہ صفر روز یکشنبہ سنہ ۱۱۱۶ھ مین پیدا ہوئے کتب درسیہ میر طفیل محمد اور کتب لغت و حدیث و تفسیر و ادب میر عبد الجلیل صاحب سے پڑہے۔ آپ دنیا کیطرف بہت کم راغب تہے چنانچہ جب نظام الملک رئیس حیدرآباد جو آپکا شاگرد تہا بعد وفات اپنے باپ کے مسند ریاست پر بیٹہا تو مولوی صاحب سے مستدعی ہوا کہ اب آپ جو منصب چاہین وہ خدا کے فضل سے حاصل ہے اونہون نے فرمایا کہ مین آزاد ہون اور مخلوق کا بندہ نہین ہون آپنے کتاب خزانہ عامرہ مین

لکہا ہے کہ خواجہ حافظ شیرازی نے تین سو بچاس برس پہلے مجہہ فقیر کے نام اور تخلص کیطرف اشارہ کیا ہی جیسے
ع فاش مےگویم واز گفتہ خود دل شادم + بندۂ عشقم وازہر دو جہان آزادم - بندۂ عشق
ترجمہ غلام علی کا ہے - کیونکہ عشق سے مراد حضرت علی مرتضی ہین جیسے شعرائے نے اپنے شعرون
مین ذکر کیا ہے انتہی - اتحاف النبلاء مین لکہا ہی کہ آپکی تصانیف حسب ذیل ہے شرح صحیح
بخاری کتاب الزکوۃ تک دس ہزار بیت عربی مین شمامۃ العنبر فی ما ورد فی الہند من سید
البشر تسلیۃ الفواد فی قصاید آزاد تین ہزار بیت سند السعادۃ فی خاتمہ حسن السادات چار ہزار
بیت - روضۃ الاولیاء - ید بیضا شاعرون کے تذکرہ کے بیان مین بیس ہزار بیت - سبحۃ
المرجان فی آثار ہندوستان دس ہزار بیت - غزلان الہند دو ہزار بیت - دیوان فارسی نو ہزار
بیت - خزانہ عامرہ تذکرہ شعراء جو ایک بسیط کتاب ہے - مثنوی مظہر البرکات سات دفتر عربی مین
مرآۃ الجمال ایک قصیدہ کا نام ہے جو سراپا محبوب مین ایک سو پنچ بیتون مین لکہا ہی - دیوان
عربی مین تین ہزار بیت - شفاء العلیل فی اصطلاحات کلام ابی الطیب المتنبی - ہفت دیوان
عربی ہمی بسبع سیارہ اسمین قصاید مستزاد - مردف - مزدوج - مرجع وغیرہ ہین جو کسی شاعر نے
انکے پہلے اسطرح کے تصنیف نہین کیے اور کسی اہل ہند سے مسموع نہین ہوا کہ اوسنے ایک دیوان
عربی کا بنایا ہو چہ جائیکہ سات دیوان ہون اور ان دیوانون مین آنحضرت کی تعریف مین مضامین
رشیقہ اور معانی دقیقہ ایجاد فرمائے چنانچہ دو تین شعر عربی کے یہان لکہے جاتے ہین +

الصحت خالا عنبری اللون فی ... محراب صاحب لحیۃ الحسنات

یحکی بلالا کان یسکن مسجدا ... متبرکا من شارع الصلوات

نظام سلک الانبیاء محمد ... مولی الخلائق مالک البرکات

وفات ان کی سنہ ۱۲۰۰ مین ہوئی اور عمر آپکی ۸۵ سال کے تہی +

حرف الفاء

سشاغوری شہاب غیثان بن علی بن فیتان بن ثمال دمشقی شاعر ماہر اور فاضل

متبحر تہا بادشاہون کی خدمت مین رہکر اونکی اولاد کو تعلیم دیتا رہا اور اونکی مدح مین قصیدے کہتا رہا اور عربی مین ایک دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا مدت تک مقام زبدانی مین رہا زبدانی وہ مرغزار ہے جسمین موسم سرما مین برف کثرت سے پڑتی ہے اور ایام ربیع مین شگوفہ کہلتے ہین اسنے اوس مقام کی وصف مین بہت شعر کہے وفات اسکی ۵۱۶ھ مین ہوئی ✦

ملک الشعرا فیضی ہندی

ابو الفیض فیضی بن شیخ مبارک بن شیخ خضر ۹۵۴ھ ہجری مین پیدا ہوا اسکا باپ شیخ مبارک غالباً ہمایون کے دربار کا ایک سردار تہا اور اسکے چار بیٹے دو بیٹیون سے تہے۔ ابو البرکات اور ابو الخیر اور ابو الفضل اور ابو الفیض یہہ سب بادشاہی دربار مین نوکر تہے لیکن سب سے اعلے اور افضل اور اعلم فیضی تہا اور اہل اسلام مین سے اول اول اسنے زبان سنسکرت کو سیکہا اور بعض کتب سنسکرت کو بہی فارسی مین ترجمہ کیا جسوقت اسنے مہابہارتہ کا منظوم ترجمہ ختم کیا تو اکبر بادشاہ نے اسکو ملک الشعرا کا خطاب عطا کیا مغلون کے ہندوستان مین آنے سے پہلے اسکے آباو اجداد ہندوستان مین رہتے تہے اسوجہ سے ہندی کہلاتا تہا اگرچہ یہہ ہندی تہا لیکن پہر بہی ظہوری ولایتی اسکا ہمعصر اسکی بڑی قدر کرتا تہا اور یہہ شخص صرف شاعر ہی نہ تہا بلکہ اعلے درجہ کا فلسفی اور منطقی بہی تہا اسنے اور اسکے بہائی ابو الفضل نے اپنی دلایل فلسفیہ سے اکبر بادشاہ کو لامذہب کردیا تہا فیضی علم ادب مین ایسا کمال رکہتا تہا کہ ایک بے نقط تفسیر قرآن مجید کی عربی مین مسمی بسواطع الالہام اور ایک بے نقط کتاب موارد الکلم نام جسکی دو چار سطرین ذیل مین درج کیجاتی ہین تصنیف کین یہہ دونو کتابین اسکے کمال درجہ تبحر عربی پر دلالت کرتی ہین۔

مدلول كلام الله محامد الله واسماء الرسل وما وعده الله

واوعده والعمل مع اهل العالم وعلو الحكم الاعمال وطوالعها كلام الله

حاد للاعلام والاوامر والردع وما وعد واوعد ومعامله دار السلام

ومكارم الله مدرك ومراد اهل الاسلام والردع عما سوى الله ...

اہل العلم والحکم ودوم اہل الصلاح - یہہ ادیب شاعر فلسفی سنہ ۱۰۰۴ ہجری مین فوت ہوا - لکھتے ہین کہ اکبر بادشاہ اس کی عیادت کے واسطے اس کے مکان پر آیا کرتا تھا اور اخیر وقت مین اس کے پاس موجود تھا +

مولانا فضل حق صاحب

مولوی فضل حق بن مولوی فضل امام خیرآبادی عالم اجل اور فاضل بے بدل حاوی فروع و اصول وجامع معقول و منقول تھے علوم عقلیہ مین انکا سلسلہ ملا نظام الدین والد بحر العلوم عبد العلی تک پہونچتا ہے اور علوم نقلیہ آپنے مولوی شاہ عبد القادر صاحب دہلوی سے حاصل کئے اساتذہ وقت آپکی شاگردی کو فخر جانتے تھے مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری جو یگانہ زمانہ ہین اور علم ادب مین اپنی نظیر نہین رکھتے اور آپکی تصنیف سے کئی قصیدے عربی و فارسی اور اردو اور کتاب شواہد التفسیر حل ابیات بیضاوی اور تعلیقات جلالین اور شرح مشکوٰۃ المصابیح اور شرح حماسہ اور شرح سبعہ معلقہ اور شرح حدیث ام زرع مسمی بہ تحفہ صدیقیہ اور مثنوی چشمہ فیض ور وضۂ فیض فارسی مین اور مثنوی صبح عید اردو مین ہے وہ بہی آپکے شاگرد ہین جنکے ذریعہ سے بندہ راقم الحروف بہی مولانا صاحب مرحوم کا فیضیاب اور زلہ ربا رہا ہے - مولانا کو علم فلسفہ اور ادب مین ید طولی تہا افق المبین کی کسیقدر شرح اور قاضی مبارک کا حاشیہ آپکی تصنیف ہے اور علم حکمت مین ہدیہ سعدیہ عجیب و غریب اور مفید کتاب ہے آپ نے واسطے سہولت طلبار کے تصنیف فرمائی قصاید غرا آپکے امرء القیس اور لبید کے قصاید پر فوقیت رکہتے ہین نظم و نثر مین آپکو اسقدر مہارت ہی کہ بلا مبالغہ شاید سلف و خلف مین چند آدمی آپکے ہم پلہ ہوئے ہون گے آپکے اشعار شعرائے زمانہ جاہلیت کی طرز پر ہین چنانچہ آپکے ایک قصیدے کے یہہ دو شعر ہین +

کلامی فی حشا العادی کلام · نوافذ مالھا منھا التیام
جوارح قطعت منھا قلوب · الا لا عادی اجوا جھم وھام

اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی سے جو غیر مقلدون کے امام تھے تقلید کی بابت بڑے مباحثے ہوتی رہے دہلی مین آپ عہدہ جلیلہ اور منصب عظیمہ پر مقرر رہتے اور سرکار انگلشیہ کی قید مین جزیرہ انڈمان مین جس کو کالا پانی کہتے ہین جاکر ۱۲۷۸ھ مین فوت ہوئے — ولادت آپکی ۱۲۱۱ھ مین ہوئی تھی ✤

حرف القاف

قُتیلہ شاعرہ

قتیلہ بنت نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار شاعرہ مخضرمہ صحابیہ ہے اسکے باپ نضر کو حضرت علیؓ نے جنگ بدر مین آنحضرت صلعم کے حکم سے قتل کیا تھا اور اسنے اپنے باپ کا مرثیہ کہا تھا جسکے چند شعر یہان لکھے جاتے ہین ✤

امحمدٌ ولانت ضنو نجیبۃٍ ✤ من قومہا والفحل فحلٌ مُعرِقُ

اے محمد آپ ایک عورت قوم کی بزرگ کے بیٹے ہین اور آپ بڑے جوانمرد گرامی نژاد ہین ✤

ماکان ضرک لو مننت وربما ✤ منَّ الفتی وھو المغیظ المُحنقُ

کونسی چیز آپکو ضرر دیتی اگر آپ احسان کرتے کیونکہ بسا اوقات جوانمرد غصہ اور طیش کی حالت مین احسان کرتا ہے - قُتیلہ نے یہہ بات درست کہی کیونکہ اسی روز آنحضرت نے ابوعزہ حجمی شاعر کو رہا کیا تھا ✤

والنضر اقرب من اسرت وسیلۃً ✤ واحقہم ان کان عتقٌ یُعتقُ

اور نضر ان سب سے جو جنگ بدر مین آپکے پاس قید کرکے لائے گئے تھے آپکا بڑا رشتہ دار تھا اور اگر آزادی دیجاتی تو وہ سب سے زیادہ تر مستحق تھا - لکھتے ہین کہ آنحضرت صلعم یہہ شعر سنکر اسقدر روئے کہ آپکی ریش مبارک بھی تر ہو گئی اور آپنے فرمایا کہ اگر مین پہلے یہہ شعر سن لیتا تو کبھی اُسکو قتل نکرواتا کذا فی اسد الغابۃ ✤

مجنون عامری عاشق لیلی

قیس بن ملوح بن مزاحم بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری عقیلی المعروف بمجنون عامری یہہ شخص رئیس العاشقین اور قدوہ شعرائے متقدمین تھا فی البدیہہ

شعر کہنے مین اسکو کمال مہارت تہی ابوتمام طائی حماسہ مین اس کے اشعار لایا ہے مجنون کو
مصاحبت اور محادثت عورتون کا بڑا شوق تھا جب اس نے قبیلہ حریش کی ایک نازنین عورت
لیلی بنت سعد بن مہدی نام کے حسن وجمال اور فصاحت وکمال کی خبر سنی تو اسکا دل اوسکی
طرف مایل ہوا اور اوسکی ملاقات کا مشتاق ہوکر وہانسے مرخص ہوا جس وقت لیلی کے گہر پہونچا تو
وہ مجنون سے نہایت سلوک اور محبت سے پیش آئی اور تمام دن دونو باہم ملکر باتین کرتے
رہے اور رات کو مجنون اپنے گہر کو وداع ہوا اوسروز سے دونون کے دل مین محبت زیادہ بڑہنے
لگی اور مجنون اوسکے عشق مین اسقدر والہ اور شیدا ہوا کہ اوسنے کہانا پینا چہوڑ دیا ایکدن
مجنون کا باپ مجنون کو خانہ کعبہ مین لاکر ہدایت کرنے لگا کہ خدا کی جناب مین یہہ دعا کر کہ یا اللہم
لیلی کی محبت میرے دل سے دور کردے مگر جب مجنون بیت اللہ مین پہونچا تو بے اختیار
اوس کی زبان سے یہہ شعر نکلا ؎

یارب لا تسلبنی حبها ابدا ویرحم الله عبدا قال آمینا

اے خدا میرے دلسے لیلی کی محبت ابد تک نہ ہٹا اور جو بندہ اس دعا پر آمین کہے اوسپر
خدا رحمت کرے مجنون کے باپ نے جب یہہ شعر سنا تو مجنون کے دل سے عشق کے دور ہونے سے
نا امید ہوا اور جان لیا کہ بیت اللہ مین دعا ضایع نہین ہوتی اغانی مین لکہا ہے کہ ایوب
بن عبایۃ کہتا ہے کہ مینے بنی عامر کے ایک ایک بطن سے مجنون کا حال دریافت کیا مگر کسی نے
مجکو اوسکے نشان تک بہی نہ بتلایا ۔ عثمان بن عمارہ بن خریم مری روایت کرتا ہے کہ مین
ایکدفعہ بنی عامر کے گانو مین مجنون کے ملنے کے واسطے گیا جب اوسکے محلہ مین پہونچا تو اوسکی
باپ کی جو ایک پیر فرتوت تہا ملاقات کی اور اوسکی آس پاس مجنون کے اور بہائی اور کئی ایک
آدمی بیٹہے ہوئے تہے مینے اونسے پوچہا کہ مجنون کہان ہے وہ سب رونے لگے اور مجنون
کے باپ نے کہا کہ مجنون ان سب مین مجکو نہایت عزیز تہا اور وہ ہی میرے کاروبار کا مختار تہا
اتفاقا وہ اپنی قوم کی ایک عورت لیلی نام پر جو حسن وجمال مین بے نظیر تہی عاشق ہوا اور اوسکی

محبت بہی اس سے ہوگئی اور رفتہ رفتہ اسکی عشق کا چرچا جہان مین پہیلا لیلی کے باپ نے اوسکی شادی ایک اور شخص سے کردی جسکی سبب سے دونون کے دلونمین آتش عشق زیادہ تر مشتعل ہونے لگی یہانتک کہ مجنون نے اُسکے عشق مین بات چیت کرنی اور کہانا پینا چہوڑ دیا اور ہمیشہ اپنے دوستونکی ساتہہ اُسکا تذکرہ کرتا تہا لیلی کو بہی اوسکی طرف خیال تہا اسلیئے وہ ایک دفعہ مجنون کی پاس خلوت مین آئی اور اوس سے نے یہہ دو شعر کہے جو ذیل مین درج ہین ✦

کلانا مظہر للناس بغضا ۔ وکلٌ عند صاحبہ مکین

واللہ ان اللواحظ لیس تخفی ۔ اذا نطقت بما تخفی العیون

جسوقت لیلی نے یہہ شعر پڑہے مجنون پر غشی طاری ہوگئی اور زمین پر گر پڑا پہر جب ہوش مین آیا تو اسقدر جنون اُسپر غالب تہا کہ جو لباس اسکو پہناتے تہے وہ فی الفور چاک کر دیتا تہا اور خاک سر پر اوڑاتا تہا اور جب لیلی کا تذکرہ اسکی آگے بیان کیا جاتا تہا تو ہوش مین آکر ایسی اچہی باتین کرتا تہا کہ حرف مین بہی غلطی واقع نہ ہوتی تہی اور اگر اس سے کہا جاتا کہ تو نماز کیون نہین پڑہتا تو کچہہ جواب نہ دیتا تہا پہر ہمنے اُسکو قید کیا تو وہ اپنی زبان اور لبونکو دانتون سی کاٹنے لگا ہمنے یہہ حال دیکہکر اوسکو چہوڑ دیا اب وہ جنگل مین حیران و پریشان پہرتا ہے ۔ روایت کرتی ہین کہ جب مجنون لیلی کی عشق مین اسقدر مبتلا ہوا کہ اوسکو کہانے پینے کی ہوش نہ رہی تو اوسکی والدہ نہایت غمناک ہوئی اور لیلی کے پاس جاکر نہایت گریہ وزاری اور اضطراب و بیقراری سے کہنے لگی کہ اے لیلی تیرے عشق نے مجنون کو ویران کر دیا ہے نہ اُسی کہانے کی ہوش ہے نہ پینے کی ہمیشہ بیہوش و دیوانہ رہتا ہی پس اگر تو کبہی اُسکو اپنی حسن و جمال سی محظوظ کرے تو امید ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت پر آجاوے ۔ لیلی نے کہا مین رات کو پوشیدہ مل سکتی ہون لیکن دنکو میرا ملنا کسی صورت سے نہین ہوسکتا ۔ پس رات کو لیلی مجنون کے پاس جاکر کہنے لگی اے قیس مینے سنا ہی کہ تو نے میری محبت مین کہانا پینا چہوڑ دیا ہی یہہ سنکر مجنون نے رو دیا اور یہہ شعر کہی

قالت جننت علی ایش فقلت لہا ۔ الحب اعظم مما بالمجانین

الحب لیس یفیق الدہر صاحبہ ❀ وانما یصحو المجنون بالحین

راوی کہتا ہے کہ لیلی اور مجنون دونو ملکر تمام رات باتین کرتے رہے اور روتے رہے صبح ہوتے ہی لیلی اپنے گہر گئی اور پہر مرتے دم تک مجنون کی ملاقات لیلی سے نہ ہوئی - روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ مجنون اپنی وحشت مین چلا جاتا تہا اتفاقاً راستہ مین اُسکو لیلی کا قافلہ جاتا ہوا ملا مجنون نے اُسکو دیکہکر نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا چند شخصون نے اُس قافلہ سے آکر مجنون کو زمین سے اوٹہایا اور اپنے سینے سے لگاکر بٹہلایا اور لیلی سے وہان ٹہرنے کی التجا کی لیلی نے کہا اسمین میری فضیحت ہے اور کنیزک کو مجنون کیطرف سلام اور پیغام دیکر بہیجا کہ اے مجنون تیری مصیبت مین دیکہہ نہین سکتی لیکن کیا کرون کوئی صورت ملاقات کی نظر نہین آتی ورنہ مین جان و دل سے تیرے قربان ہوتی کنیزک نے یہہ پیغام مجنون کو دیا اور وہ سنتے ہی ہوش مین آکر کہنے لگا کہ میرا سلام بہی اوسکو دو اور کہو افسوس میری بیماری اور شفا اور ہستی اور نیستی سب تیرے ہی ہاتہہ مین ہے اور تو نے مجکو اس بلا مین ڈال رکہا ہے یہہ کہکر روتا ہوا پہر بیہوش ہو گیا -
عثمان بن عمارہ مری ایک پیر مرد سے جو کہ مجنون کی قوم سے تہا روایت کرتا ہے کہ مین ایکدفعہ جنگل مین مجنون کے ملنے کیواسطے گیا اور صبح سے عصر تک اُسکی تلاش مین رہا عصر کیوقت وہ مجکو ریگ کے ایک تودہ پر انگلیون سے لکیرین کہینچتا ہوا نظر پڑا جب مین اُسکے قریب گیا تو وہ مجہے دیکہکر اسطرح بہاگا جسطرح وحشی جانور انسان سے بہاگتا ہے مین یہہ حال دیکہکر وہان کہڑا ہو گیا پہر وہ پہر کر میریطرف دیکہنے لگا مینے قیس بن ذریح کے دو شعر پڑہکر کہا کہ یہہ کیسے اچہے ہین اوس نے رو دیا اور اپنے دو شعر پڑہکر کہا کہ یہہ اُنسے بہی اچہے ہین پہر جنگل سے ایک ہرن نے جست کی جسکے تعاقب مین وہ بہی دوڑتا ہوا روپوش ہو گیا مین وہان سے گہر کیطرف واپس آیا دوسرے دن اُس جنگل مین پہر جاکر تلاش کرنے لگا مگر وہ کہین نہ ملا تیسرے دن اوسکے متعلقین کے ہمراہ جاکر تمام دن تلاش کرتا رہا مگر وہ کہین نہ ملا پہر چوتہے روز ہم بدستور اُسکی تلاش کرنے لگے تو اُسے ایک سخت پتہریلی زمین پر مرا ہوا پایا - اور اوسکو اٹہاکر تجہیز و تکفین کرکے دفن کیا

ہیثم لایک جماعت بنی عامر سے روایت کرتا ہی کہ جب مجنون مرگیا تو اوسدن کوئی عورت بنی جعدہ
اور بنی حریش کی گہر مین نرہی بلکہ سب برہنہ سر شور واویلا کرتی ہوئین جنگل مین گئین اور ایسا ہی جسقدر مرد و
جوان کو خبر ہوئی وہ بہی روتا ہوا آگیا - لیلی کا باپ معہ اپنی قوم کے تعزیت کیواسطی گیا اور اپنی قوم کے
سب لوگون سے وہ سخت رویا اور بے نہایت افسوس کرکے کہنی لگا کہ مجھے معلوم نہ تہا کہ نوبت یہانتک پہونچیگی
اور مین سردِ عرب تہا شرم و عار سے مینے لیلی کی شادی اس سے نکی روایی کہتاہی کہ مین یقین کرتا ہون کہ کسی
میت پہ اسقدر ماتم نہ ہوا ہوگا جسقدر کہ مجنون کی میت پر ہوا - ابن جوزی نے روایت کیا ہے کہ مجنون ؁ مین فوت ہوا

قطری بن فجاءہ

ابو نعامہ قطری قریہ قطر کیطرف منسوب ہی اور اسکا نام جعونہ بن مازن بن یزید تہا یہہ شخص خارجیون کا رئیس اور شاعر
حماسی ہے ابو تمام طائی حماسہ مین اسکے یہہ اشعار لایا ہے ٭

اقول لها وقد طارت شعاعا من الابطال ویحک لا تراعی

یعنی اپنی نفس کو جو متفرق ہو کہ وہ دلیرون سے مضطرب ہو کر اوڑا تہا کہا ہے ہو مت گہبرا ٭

فانک لو سالت بقاء یوم علی الاجل الذی لک لم تطاعی

بیشک اگر تو اپنے اندازہ عمر کی جو تیرے واسطے مقرر ہی ایکدن کی بہی مہلت مانگیگا تو تیرا کہنا
نہین مانا جاویگا - یہہ شاعر ؁ مین مرگیا ٭

حریری صاحب مقامات

ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری بصری حرامی امام وقت اور یگانہ زمانہ تہا
مقامات کی تصنیف مین اسنے خوب فصاحت و بلاغت ظاہر کی اور لغات اور بہت ادبیات اسرار
عرب اپنی کلام مین داخل کئے حریری کے بعد کسی نے ادب مین ایسی کتاب نہین لکہی جو شخص
اسکی کتاب کو کما حقہ پڑہتا ہے وہ اسکی فضیلت اور لیاقت سے واقف ہوتا ہی - مقامات
کی تصنیف کا سبب اسکی بیٹے ابو القاسم عبد اللہ نے یون بیان کیا ہے کہ میرا باپ مسجد بنی حرام
مین بیٹہا ہوا تہا کہ ایک پیر مرد سفر کا لباس پہنے ہوئے آنکلا لوگون نے جب اس سے رطب اللسانی اور

عذب البیانی دیکھی تو اوسکا نام اور مکان پوچھا اوسنے کہا مین سروج سے آیا ہون اور ابوزید
میری کنیت ہے حریری نے اوٹہالیسوان مقامہ حرامیہ بناکر ابوزید کیطرف منسوب کیا۔ پس یہہ مقامہ
یہانتک مشہور ہوا کہ اوسکی خبر شرف الدین ابونصر نوشیروان بن محمد بن خالد بن محمد قاشانی وزیر امام
مسترشد باللہ کو پہونچی وزیر نے وہ مقامہ منگواکر دیکھا اور بہت خوش ہوکر میرے باپ کو اور مقامات
کے ملانیکا حکم دیا۔ چنانچہ میرے باپ نے پچاس مقامے لکہے۔ لکہا ہے کہ ابوزید کا نام مطہر بن سلام بصری
تہا اور یہہ شخص علم نحو مین بڑا ماہر تہا مدت تک حریری سے پڑہتا رہا اور اس سے روایت بہی کرتا ہے
ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے سنہ ۶۵۶ھ مین شہر قاہرہ مین کئی نسخے مقامات کے خاص مصنف کے
ہاتہہ کے لکہے ہوئے دیکہے جنکے اخیر مین مصنف نے لکہا تہا کہ مینے وزیر جمال الدین عمید الدولہ ابی
علی حسن بن ابی العز علی بن صدقہ وزیر امام مسترشد باللہ کیواسطے یہہ کتاب تیار کی اور بیشک
یہہ روایت اصح ہے کیونکہ مصنف کے ہاتہہ کی لکہی ہوئی ہے اور وزیر مذکور ماہ رجب ۵۲۲ھ مین فوت
ہوا بعض کتابون مین لکہا ہے کہ جب حریری نے چالیس مقامے بناکر بصرہ سے بغداد مین لیجاکر
اپنی لیاقت ظاہر کی تو وہان کے ادیبون نے نہ مانا اور کہا کہ یہہ مقامے کسی فصیح و بلیغ
مغربی کے ہین جو بصرہ مین مرا ہے اور اوسکے اوراق پراگندہ پڑے تہے حریری نے اونکو اپنا بنالیا
وزیر نے یہہ بات سنکر اسکو اپنے پاس دربار مین بلوایا اور پوچہا کہ تمہارا کیا پیشہ ہے حریری نے
کہا انشا وزیر نے ایک واقعہ معین کرکے اوسپر انشا کرنیکا حکم دیا حریری ایک گوشہ مین کاغذ و
قلم لیکر عرصہ تک تنہا بیٹہا رہا مگر کچہہ نہ لکہہ سکا اسلئے نہایت شرمسار ہوکر اپنے شہر کو واپس گیا منجملہ
اون لوگون کے جنہون نے حریری کا انکار کیا تہا ایک ابوالقاسم علی بن افلح ہے اوس نے
جسوقت اسکا یہہ حال دیکہا تو یہہ شعر کہے ؎

شیخ لنا من ربیعۃ الفرس ۔ ینتف عثنونہ من الہوس
انطقہ اللہ بالمشان کما ۔ رماہ وسط الدیوان بالخرس

پہر حریری نے اپنے شہر مین جاکر نہایت عمدہ اور آگے سے بہی بڑہ کر دس اور مقامے تصنیف کرکے

وزیر کے پاس بہیجے اور دربار مین حبس اور گھبراہٹ کا عذر کیا اسیواسطے حریری کی حق مین کہتے ہین
کہ یکتب کما یشاء ولا یکتب کما یقول - مقامات کے سوا حریری نے اور ایک مشہور کتاب
درۃ الغواص فی اوہام الخواص نام اور ملحۃ الاعراب منظومہ فی النحو اور دیوان اشعار اور قصاید مجنس
وغیرہ بہت عمدہ کتابین تصنیف کین کہتے ہین کہ حریری نہایت بدشکل تھا چنانچہ ایک مسافر
اسکے پاس علم حاصل کرنیکیواسطے آتا تھا ایک روز حریری کی شکل دیکھکر نہایت بیزار ہوا حریری بہی
سمجھ گیا پہر اوسنے حریری سے کچھ لکھوانا چاہا حریری نے چند شعر ایسے لکھے جنکے دیکھنے سے پہر وہ حریری
کے پاس نہ آیا - اور تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہے کہ حریری کو نتف لحیہ کی بڑی سخت عادت تھی
پس جب وہ بغداد مین آیا اور محلہ حریم مین سکونت اختیار کی تو ابن جکینا کی اس سے عداوت
ہوگئی اور دونو طرف سے ہجوات شروع ہوئی اس اثنا مین حریری موضع مشان کیطرف
جلاوطن کیا گیا اسوقت ابن جکینا نے یہہ شعر مرقومۃ العدد کہے اور اسکا دوسرا شعر اسطرح روایت کیا گیا ہے

انطقہ اللہ فی المشان وقد الجمہ فی الحریم بالخرس

مشان بغداد کی قریب ایک موضع کا نام ہے جو جلاوطن لوگون کیواسطے مقرر کیا گیا تھا انتہی حریری مرنیکی بعد
اسکے دو بیٹے باقی تھے ایک عبید اللہ جو مقامات کا راوی ہے اور ایک اور بیٹا جو بڑا فقیہہ تھا - حریری ۴۴۶ھ
مین پیدا ہوا اور ۵۱۶ یا ۵۱۵ھ مین بصرہ کے کوچہ بنی حرام مین دو بیٹے چھوڑکر فوت ہوا - اور اس کوچہ کا نام
قبیلہ بنی حرام کی سکونت کی باعث حرامی مشہور ہوا - حریری نسبت عمل حریر یا بیع حریر کیطرف ہے - مشان
بفتح میم ایک چھوٹا سا شہر بصرہ کی پاس ہے اور اوسمین ۱۸ ہزار درخت کہجور کے تھے وزیر نوشیروان
مذکور بڑا فاضل جلیل القدر تھا جسنے تاریخ مسمی صدور زمان الفتور وفتور زمان الصدور تصنیف کی اور ۵۳۲ھ مین فوت ہوا -

حرف الکاف

کعب بن مالک

انصاری خزرجی اسلمی صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور ہوئے ہین زمانہ جاہلیت مین بہی شعرای
مجیدین سے معدود تھے اور اسلام لانیکے بعد بہی شعر انپر غالب رہا اکثر شعرای زمانہ آپکے جواب دینے

سی عاجز رہتی تھے حسان بن ثابت اور کعب بن مالک دونون شاعر ہم پلہ تھے اور دونو اہل اسلام سے شاعری مین بے مثل تھے یہہ شاعر ابی نشہ ۱۵۰ یا ۱۲۵ مین ۷۷ سال کی عمر کے ہوکر فوت ہوئے ٭

کُثَیِّر عاشق عزّہ

ابو صخر کثیر بن عبد الرحمن خزرجی عاشق عزہ عرب کی مشہور شاعر اور عاشق لنسی تھا اور مذہب شیعہ رکہتا تہا - ایکدن عبد الملک کی بارگاہ مین گیا - عبد الملک نے کہا تجہی آل ابیطالب کی قسم تونے اپنی سی زیادہ بہی کوئی عاشق دیکہا ہی کثیر نے کہا کہ ای امیر المومنین اگر تو مجھی اپنی حق کی قسم دیتا تو بہی مین تمہین بتادیتا - عبد الملک نے کہا اچہا تجہے میرے حق کی قسم ضرور بتا اوسنے کہا کہ ایک روز مین حیران و سرگردان جنگل مین پہر رہا تہا کہ ناگاہ ایک آدمی دام لگائے ہوئے دیکہا مینے اوس سے پوچہا کہ تو یہان کیون دام لگاکر بیٹہا ہے اوسنے کہا بہوکہ نے غلبہ کیا ہے اور کہانے کو کچہہ نہین ہے مین چاہتا ہون کہ اگر کچہہ شکار ہاتہہ آوی تو اوس سے قوت کرون - کثیر نے کہا مین بہی اس کام مین تجہہ مدد دون اوسنے اجازت دی اور ہم دونو ملکر شکار کہیلنے لگے اس اثنا مین دام مین ایک ہرن پہنسا مینے چاہا کہ دوڑکر اوسے پکڑون مگر اوسنے پیشقدمی کرکے ہرن کو دام سے چہوڑدیا مینے اوسکو ملامت کی اوسنے یہہ جواب دیا کہ اسکی آنکہہ لیلی کی آنکہہ سے مشابہت رکہتی تہی اور عربی مین چند شعر کہی جنکا مضمون اس شعر کے مطابق ہے ٭ **بیت** ترا آہو مرا ہم چشم لیلی است ٭ ترا وحشی مرا عین تسلی است - کثیر کہتا ہی کہ مین اوسکا یہہ حال دیکہکر نہایت حیران ہوا - اور اپنے عشق پر نہایت رشک کہایا - کثیر کا عشق عزہ سے اسقدر مشہور تہا کہ عرب مین ضرب المثل ہوا اور یہہ اپنے سب شعر عزہ کے عشق مین کہتا رہا اور اسی کے نام سے تشبیب کرتا رہا ابو تمام طائی حماسہ مین بہی اسکی اشعار لایا ہے - کثیر تصغیر کثیر کی ہے اور تصغیر سے نام رکہنے کی وجہ یہہ ہے کہ کثیر نہایت کوتاہ قامت اور بدصورت تہا اور احمق تہا بلکہ بعضے کہتے ہین کہ اسکی قد کا طول بقدر تین بالشت کے تہا اور بسبب کوتاہ قامتی کے اسکا لقب رب الذباب پڑا تہا جب کثیر عبد العزیز کے پاس جاتا تہا تو وہ تمسخر سے کہتا تہا کہ سر نیچے کرکے آ تاکہ سقف تیرے سر کو تکلیف نہ پہونچائی

وفات اسکی سنہ ۔۔ مین ہوئی کہتے ہین کہ کثیر عزہ کے ملنے کیواسطے چلا جاتا تھا راستہ مین اوسکو لوگ عزہ کی جنازہ سے واپس آتے ہوئے ملے۔ کثیر نے اپنی اونٹنی عزہ کی قبر پر لیجاکر کہڑی کی اور یہ شعر پڑہتا ہوا اوسی جا گیا ۔ اقول ونضوی واقف عند قبرها ۔ علیک سلام الله والعین تسفح ۔ وقد کنت ابکی من فراقک حیة ۔ فانت لعمری الیوم انای وانزح ۔ مین کہتا ہون آہ ۔ مین کہ میری اونٹنی اوسکی قبر کے پاس کہڑی ہے تجہہ پر سلام الله کی ہے اسحالیکہ آنکہہ بہی ہے اور مین تیرے فراق مین زندگی مین روتا تہا اور آج مجہے اپنی عمر کی قسم تو مجہسے بہت دور اور بعید ہے ۔

حرف اللام

لبید شاعر

لبید بن ربیعہ عامری جو ذی قبیلہ بنی جعفر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہے ہین اور شاعر مخضرمی ہین زمانہ جاہلیت مین ہونے ہزارون شعر کہے جو تہا قصیدہ سبعہ معلقہ کا انکی تصنیف ہے ۔ اوسمین نوار بنت عبد الله مری سے تشبیب کرتے ہین اور ربیعہ بن زیاد عبسی سے اپنے مشاجرات کا حال جو نعمان بن منذر لخمی کے سامنے ہوئے تہے بیان کرتے ہین لبید کے معنی لغت مین جوالق کے ہین اور حضرت عمر رض خلیفہ دوم نے اُنسے کہا تہا کہ اے جوالق تجہنے میرے بہائی کو قتل کیا ہے اور ایام جاہلیت مین آپنے حضرت عمر کے بہائی زید بن خطاب کو قتل کیا تہا آنحضرت کے عہد مین مشرف باسلام ہوکر اور حضرت عثمان خلیفہ سوم کے عہد مین ایکسو ستاون یا زیادہ سال کی ہوکر فوت ہوئے اور یہہ ہی عرب کی معمرین میت سے ہین اور ابو تمام طائی حماسہ مین بہی انکی اشعار لایا ہے ۔

حرف المیم

اعشی شاعر

اعشی کے لقب سے عرب کے کئی شاعر ملقب ہین لیکن سب سے مشہور تر میمون بن قیس بن جندل

بن شراحیل بن عوف بن سعد بن ضبیعة بن قیس بن ثعلبه بن عکابة بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے - اسکی کنیت ابو بصیر تھی - محمد بن سلام کہتا ہے کہ مینے یونس نحوی سے پوچھا تھا کہ عرب مین کون بڑا شاعر ہوا ہے اسنے کہا مین کسی خاص آدمی کی طرف اشارہ نہین کر سکتا لیکن یہہ کہتا ہون کہ امرء القیس غصہ اور نابغہ خوف اور زُہیر رغبت اور اعشی مسرت و طرب کیحالت مین بہت بڑے کہنے والے ہین عرب اعشی کو صنّاجة العرب کہتے تھے اور صناجة عربی زبان مین چاندنی کو کہتے ہین یہہ شخص بڑا عابد زاہد عیسائی تھا حسان بن عمرو بن مرثد بکری کی کنیز ہُریرہ نام سے جو سیاہ رنگ تھی تشبیب کرتا رہا - اعشی نے حضرت محمد مصطفے صلعم کی خدمت مین آنا چاہا تھا اسلیئے گہر سے ہی لکہا ایک مدحیہ قصیدہ جسکے دو شعر یہہ ہین کہتا ہوا چلا ہو :

فآلیت لا ارثی لها من کلالة ولا من حفی حتی تلاقی محمدا
نبی یری ما لا یرون و ذکره اغار لعمری فی البلاد و انجدا

جب قریشیونکو یہہ خبر پہونچی تو اونہون نے کہا کہ یہہ صناجة العرب ہے جسکی تعریف کرتا ہی اوسکو دنیا مین روشن کر دیتا ہے اسلیئے راستہ مین آکر اسکو ملے اور پوچھا کہان جاتا ہے اسنے کہا حضرت محمد مصطفے صلعم کیخدمت مین مسلمان ہونے جاتا ہون انہون نے کہا کہ وہ کئی باتین منع کرتے ہین اسنے کہا وہ کون ہین ابو سفیان بن حرب نے کہا زنا اعشی نے کہا زنا نے مجھے خود چھوڑ دیا ہی مینے اُسکو نہین چھوڑا پہر اُسنے کہا قمار بازی اسنے کہا اسکی عوض شاید مجھے کوئی چیز ہاتھ آجاوے پہر اُسنے کہا ربوا اسنے کہا اب نہ مین قرض دیتا ہون نہ لیتا ہون تاکہ مجھکو اُس سے خوف ہو اُسنے کہا خمر اسنے کہا مین خمر کبھی نہ چھوڑونگا یہہ کہکر اپنے گہر کیطرف واپس چلا اور راستہ مین اونٹنی سے گر کر مر گیا

مروان بن ابی حفصه

ابو السمط مروان بن ابی حفصه سلیمان ابن یحیی یہودی اُس کا باپ حضرت عثمان یا مروان بن الحکم کے پاس آکر ایمان لایا اہل مدینہ کے زعم مین وہ سموئیل بن عادیا یہودی کا جو وصف وفا مین مشہور اور شاعر حماسی ہے غلام تھا اور یون بہی کہتے ہین کہ ابو حفصه اصطخر کے

قیدیون سے ایک غلام تہا جسکو حضرت عثمان نے خرید کر مروان بن الحکم کو بخشا - مروان بن حفصہ یمامہ کا رہنے والا تہا بغداد مین آیا اور خلیفہ مہدی اور ہارون رشید کی مدح مین قصیدے کہے اور علویونکی ہجو کرکے رشید کے مقربون سے ہوا یہہ ایسا شاعر نامور عدیم النظیر تہا کہ اسنے ایک قصیدہ لامیہ معن شیبانی کی مدح مین کہا تہا جسکے سبب تمام زمانہ کے شعرا سے اسکو فضیلت دی گئی تہی اور اوسکے صلہ مین اسکو اسقدر مال و زر حاصل ہوا کہ اوسکے اوٹھانیسے عاجز ہوا اور کسی شاعر کو پہلے اس کے اتنا مال و متاع حاصل نہین ہوا چنانچہ ایک خلیفہ سے اسکو ایک شعر کے عوض مین ایکہی مرتبہ لاکہ درہم ملا - اور قصیدہ لامیہ جو اسنے کہا ہے اوسکے دو شعر یہہ ہین ✤

هم القوم ان اقاموا اصابوا ان دعوا　اجابوا وان اعطوا اطابوا و اجزلوا
وما يستطيع الفاعلون فعالهم　وان احسنوا في النائبات واجملوا

وہ قوم ہے اگر کہڑے ہون تو مطلب کو پالین اور اگر سختی کہ بلائے جاوین تو وہین حاضر ہون اور اگر بخشش کرین تو خوش ہون اور انعام دین اور کام کرنیوالے اونکا سا کام نہین کرسکتے اگرچہ وہ حادثات مین کیساہی بڑا احسان کرین اور اچھا کرین - مروان سنہ ۱۰۵ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۱ یا ۱۸۲ھ مین بغداد مین مرگیا

منصور نمیری

شاعر اجل اور سخنور کامل تھا اسکی دوستی عتابی سے کمال درجہ کی تہی اور عتابی کی تعظیم اور توقیر بڑی کرتا تھا ایکدن عتابی نے نمیری کو مغموم دیکھکر اسکا باعث پوچھا نمیری نے کہا میری عورت کو تین روز سے درد زہ ہو رہی ہی اور بچہ پیدا نہین ہوتا عتابی نے کہا تو کیون گہبراتا ہے حالانکہ اسکی دوا تیرے پاس ہی کہ اوسکی فرج پر رشید کا نام لکہدے اوسیوقت بچہ پیدا ہو جاویگا نمیری نے کہا مینے تمہین دوست سمجہکر یہہ دکھ تمہارے آگے بیان کیا اور تو مجہہ سے تمسخر کرتا ہی اور خلیفہ کے نام کی خفت کرتا ہے عتابی نے کہا یہہ گالی گلوچ تو نے ہی مجہے سکہائی ہین اور ایک شعر نمیری کے قصیدہ کا پڑہ دیا جس سے نمیری کو اور بڑا غصہ آیا اور رشید کو جاکر اس امر سے واقف کیا رشید سنتے ہی آگ کا ببولا ہوا اور عتابی کے قتل پر قسم کہائی مگر چونکہ عتابی یحیی بن جعفر برمکی

کے مصاحبون سے تھا اور یحییٰ کو اسسے کمال محبت تھی اسلیے اسکی سفارش سے رہائی پا گیا اور رفتہ رفتہ رشید کے خاص مصاحبون سے ہوا چنانچہ ایک رات رشید کے آگے افسانہ بیان کرتے ہوے نمیری اور اسکی تشیع کا ذکر شروع کیا اور اوسکے شعر جنمین باغ فدک کا ذکر اور حضرت ابوبکر اور عمر پر طعن تھے سنائے رشید کو نمیری کیطرف سے پہلے ہی خرخشہ تہا کہ کہین قبیلہ نمیریہ کو فساد پر برانگیختہ نکرے اب اور آگے سے زیادہ اندیشہ ہوا اور غصہ مین آ کر کہا کہ نمیری کی ہم پرورش کرین اور وہ لوگونکو برانگیختہ کرے الغرض ابوعصمہ شاعر کو بلا کر کہا کہ ابھی جا کر نمیری کی زبان گردن سے نکال ڈال اور اوسکا سر کاٹ کے میرے پاس لا۔ اور اوسکے پاؤن کاٹ کر جثہ کو جلا دے جب ابوعصمہ اس کام کیواسطے نکلا تو قدرت ایزدی سے اوسکو نمیری کا جنازہ آتا ہوا ملا ابی عصمہ نا لسنی رشید کے پاس واپس آیا رشید نے کہا اوس کمبخت کے جنازہ کو تونے کیون نہ جلا دیا +

معاذ بن مسلم ہرا

ابومسلم معاذ بن مسلم ہراالنحوی کوفی علم نحو مین اپنے زمانہ کا امام تہا کسائی نحوی نے اوس سے علم پڑہا اور نحو مین اسنے بہت کتابین تصنیف کین لیکن کوئی تصنیف اسکی مشتہر نہ ہوئی اور شعر بھی نحویون کی طرز پر کہتا تہا اور اپنے زمانہ مین بڑا معمر مشہور تہا۔ اسکے پوتے اور پر پوتے سب مرگئے تھے اور یہہ ابھی زندہ تہا۔ ایک کاتب اسکا روایت کرتا ہے کہ مین مدت تک معاذ کا مصاحب رہا اور ایکدن اس سے پوچھا کہ آپکی عمر کسقدر ہے اسنے کہا کہ ۶۳ سال کی ہے مین نے چند سال کے بعد پوچھا تو اوسنے وہی عمر بتائی مینے نہایت متعجب ہو کر کہا کہ مین اکیس سال سے آپکے پاس ہون اور جب آپسے پوچھتا ہون تو آپ ۶۳ سال ہی بتاتے ہین اس نے کہا کہ اگر تو اور اکیس سال بھی میرے ساتھ رہے تو بھی مین یہہ ہی عمر بتاؤنگا۔ روایت کرتے ہین کہ طرماح شاعر نے خالد بن عبد اللہ قسری امیر عراقین کی مدح مین ایک قصیدہ کہا تہا جس کے صلہ مین اسنے طرماح کو تین ہزار درہم اور دو لباس بیش قیمت عطا فرمائے کمیت بن زید شاعر نے یہہ خبر سنکر خالد کیطرف جانے کا قصد کیا معاذ نے جو اس کا بڑا دوست تہا اسکو منع کیا اور کہا اے کمیت تو اور طرماح یکسان نہین

ہو کیونکہ طرح خالد کا چچیرا بہائی ہے اور تو مضری اور خالد یمنی تجکو مضریون سے تعصب کہتا ہی اور تو شیعی ہے اور وہ اموی ہے اور تو عراقی ہے اور وہ شامی ہے پس تیرا وہان جانا مناسب نہین - کمیت نے اسکا کہنا نہ مانا اور خالد کے پاس گیا خالد نے غمازون کے کہنے سے اسکو قید کردیا معاذ کو یہہ خبر پہونچی اوسنے افسوس کیا اور چند شعر کہے کمیت نے قید خانہ مین وہ شعر سنے اور انکا جواب لکہکر بہیجی یہہ عبارت لکہی کہ قد جری علی القضا فما الحیلۃ ۞ معاذ نے یہہ جواب دیکہکر لکہا کہ جسطرح ہو سکے تمہین بہاگ جانا چاہیے ورنہ خالد تمکو ضرور قتل کرڈالیگا کہتے ہین کہ کمیت کی عورت ہر روز قید خانہ مین اس کیواسطے طعام لاتی تہی ایکروز کمیت نے موقع پاکر اوسکا لباس پہنا اور قید خانہ سے بہاگ گیا - اور مسلمہ بن عبد الملک کے پاس جاکر پناہ لی یہہ شخص عبد الملک یا اسکے بیٹے یزید کے عہد مین پیدا ہوا اور ۱۲۶ھ یا ۱۲۵ھ مین فوت ہوا - ہر اسکا لقب اسواسطے پڑا کہ یہہ ثیاب ہروی بیچتا تہا +

ابن قطرب نحوی

ابو علی محمد ابن مستنیر بن احمد نحوی لغوی بصری مشہور با بن قطرب نحوی نحو مین یگانہ اور امام زمانہ تہا علم ادب سیبویہ سے حاصل کیا اور تصنیفات سے اہل علم کو فایدہ تام پہونچایا اور اس کی مشہور تصنیفات سے - کتاب معانی القرآن - کتاب الاشتقاق - کتاب القوافی - کتاب النوادر - کتاب الازمنہ - کتاب الفرق - کتاب الصفات - کتاب الاصوات - کتاب العلل فی النحو - کتاب الاضداد - کتاب خلق الانسان - کتاب خلق الفرس - کتاب غریب الحدیث - کتاب الہمزہ - کتاب فعل وافعل کتاب الرد علی الملحدین فی آیات القرآن وغیرہ ہین ابن معجم نے کتاب البارع مین یہہ دو بیت اسکے لکہے ہین +

ان کنت لست معی فالذکر منک معی ﴿ یراک قلبی اذا ما غبت عن بصری + والعین تبصر من تہوی وتفقدہ + وباطن القلب لا یخلوا من النظر - وفات اسکی ۲۰۶ھ مین ہوئی

واقدی

ابو عبد اللہ محمد ابن عمر بن واقد عربی مین مورخ بے نظیر ہوا ہے مغازی وغیرہ مین اسکو کمال دسترس تھی تاریخ واقدی اسکی کمال خبرت اور آگاہی پر دال ہی ۷۸ برس کی عمر مین سنہ مین فوت ہوا

ابو عبیدہ نحوی

معمر بن مثنی تیمی بصری نحوی علامہ زمان فہامہ دوران تھا عرب سے بغض رکھتا تھا اور اونکی ہجو مین ایک کتاب لکھی ہارون رشید نے سنہ مین بصرہ سے اسکو بغداد مین بلوایا اور اسکی تصنیف کی ہوئی کتابین پڑہین اسنے جب کتاب المجاز قرآن کی تفسیر بنائی تو اصمعی نے اسپر یہہ اعتراض کیا کہ ابو عبیدہ تفسیر بالرای کرتا ہے ابو عبیدہ نے اصمعی کی تدریس کا وقت دریافت کیا اور سوار ہوکر اوسکے مکان پر پہونچا اور سواری سے اوترکر سلام کیا اور کہا ای ابو سعید ما الخبز یعنی خبز کیا ہے ابو سعید نے کہا جو تو پکاتا اور کہاتا ہی ابو عبیدہ نے کہا کہ مینے قرآن کی تفسیر مین خبز کے لفظ کی تفسیر جو آیت انی ارانی احمل فوق راسی خبزا مین آتا ہی تیری رای پر لکھی ہی اصمعی نے کہا کہ اس لفظ کے معنی جو ظاہر ہین مینے بیان کئیے ہین کچھہ اپنی رای کو اسمین دخل نہ دیا۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ جن باتون کا اعتراض تو مجھپر کرتا ہی وہ بھی میری واسطے ظاہر ہین اور مینے بھی اپنی رای سے تفسیر نہین کی الغرض اصمعی یہہ بات سنکر خاموش ہوا۔ امام باہلی مصنف کتاب المعانی بیان کرتا ہی کہ طلبا اصمعی کی مجلس مین میگنیونکو موتیونکی اور ابو عبیدہ کی مجلس مین موتیونکو میگنیونکی بازار مین خریدتے تھے یعنی اصمعی اگرچہ کیسا ہی لچر اور لغو مضمون ہو اوسی فصیح عبارت مین اور ابو عبیدہ اگرچہ کیسا ہی اچھا مضمون ہو اوسی غیر فصیح عبارت مین بیان کرتا تھا اور شعر بھی اکثر ناموزون پڑھتا تھا ابو نواس شاعر ابو عبیدہ کا شاگرد ہی اسلئے اوسکی تعریف اور اصمعی کے ہجو مین رطب اللسان ہے۔ ابو عبیدہ کو تصنیف کا اسقدر شوق تہا کہ تصنیف کرتا ہوا مر گیا اور کہتی ہین کہ اسکی تصنیف قریب دوسو کے ہے چنانچہ کتاب مجاز القران الکریم کتاب غریب القرآن۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب غریب الحدیث۔ کتاب الدیباج۔ کتاب التاج کتاب الحدود۔ کتاب خراسان۔ کتاب خوارج البحرین والقیامہ۔ کتاب الموالی۔ کتاب لیلہ کتاب الضیفان۔ کتاب مرج راہط۔ کتاب المنافرات۔ کتاب القبائل۔ کتاب الراحق۔ کتاب

القرائن کتاب البازی - کتاب الحمام - کتاب الحیات - کتاب العقارب - کتاب النوازح - کتاب النواشر - کتاب حضر الخیل - کتاب الاعیان - کتاب بیان باہلہ - کتاب ایادی الازد - کتاب الخیل کتاب الابل - کتاب الانسان - کتاب الزرع - کتاب الرحل - کتاب الدلو - کتاب البکرہ - کتاب السرج - کتاب اللجام - کتاب القوس - کتاب السیف - کتاب الشوارد - کتاب الاحتلام - کتاب مقاتل الفرسان - کتاب الاشراف - کتاب الشعر والشعراء - کتاب فعل وافعل - کتاب المثالب - کتاب خلق الانسان - کتاب الفرق - کتاب الخف - کتاب مکہ الحرام - کتاب الجمل وصفین - کتاب بیوتات العرب - کتاب اللغات - کتاب الغارات - کتاب المعاتبات کتاب الملاومات - کتاب الاضداد - کتاب ماثر العرب - کتاب ماثر غطفان - کتاب ادعیۃ العرب - کتاب مقتل عثمان - کتاب اسماء الخیل کتاب العقیقہ - کتاب قضاۃ البصرہ - کتاب فتوح ارمینہ - کتاب لصوص العرب - کتاب اخبار الحجاج کتاب قصۃ الکعبہ - کتاب الخمس من قریش - کتاب فضائل العرب - کتاب ما تلحن فیہ العامہ - کتاب السواد وفتحہ - کتاب من شکر من العمال وحمدہ - کتاب الجمع والتثنیہ - کتاب الاوس والخزرج - کتاب محمد وابراہیم دونو بیٹے عبداللہ بن حسن بن ابیطالب کے - کتاب الایام الصغیر جسمین ستر دن کی کتاب الایام الکبیر ایکہزار دوسو دن کی - کتاب ایام بنی مازن وغیرہ اسنے تصنیف کین - ولادت اسکی ۱۱۰ھ مین اُس رات ہوی جس رات حضرت حسن بصری فوت ہوے اور ۲۰۹ھ مین بصرہ مین فوت ہوا ۔

عتبی شاعر

ابو عبد الرحمن محمد ابن عبید اللہ بن عمر بن معاویہ بن عمر بن عتبہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس قریشی اموی بصرہ مین شاعر نامور اور ادیب ماہر ہوا ہے - بغداد مین آیا اور وہان علم پہیلایا اور لوگون نے اس سے بہت فایدہ پایا - اور مشہور زمانہ ہوا حالات اور اخبار عرب مین اسکو بڑا دخل تھا یہہ دونو باپ اور بیٹا ادیب فاضل تہے اس نے کتاب الخیل - اور کتاب اشعار الاعاریب اور اشعار النساء اور کتاب الذبیح - اور کتاب الاخلاق وغیرہ تصنیف کین چنانچہ یہہ دو شعر اسکی موافق حال کے ہین

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی فاعرضن عنی بالخدود النواضر

خوبصورت عورتون نے بڑہاپے کو میرے رخسارونپر ظاہر دیکہا تو مجہسے اپنے رخسارسے تروتازونکو ہٹا لیا ٭

وکن متی ابصرنني وسمعن لی   سعین ودفعن الکری بالمحاجر

اور پہلے جب مجہے دیکہتی اور سنتی تہین تو میری طرف دوڑ کر آتین اور نیند کو اپنی آنکہونسے دور کر دیتی تہین

اسکے سب شعر عمدہ ہین یہ شاعر ۲۲۸ھ مین مرگیا اور اپنے جد عتبہ کیطرف منسوب ہوکر عتبی مشہور ہوا ٭

ابو العَیْنَاء

ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن خلاد معروف بابی العیناء شاعر ظریف فصیح وبلیغ تہا اور ابو عبیدہ اور اصمعی سے علم تحصیل کیا ایک مرتبہ خلیفہ متوکل کے پاس اسکی قصر جعفری مین ۲۴۶ھ مین گیا متوکل نے کہا کہ ہماری اس قصر کی باب مین تو کیا کہتا ہے - اسنے کہا کہ لوگون نے اپنے گہر دنیا مین بنائے ہین اور آپنے دنیا کو اپنے گہر مین بنایا ہے - اہواز مین ۱۹۱ھ مین پیدا ہوا اور بصرہ مین پرورش پائی اور چالیس برس کی عمر مین نابینا ہوا اور مدت تک بغداد مین رہا پہر بصرہ مین آیا اور ماہ جمادی الآخر ۲۸۳ھ مین فوت ہوا - اور اسکو ابو العیناء اسواسطے کہتے ہین کہ اسنے ابو زید انصاری سے پوچہا تہا کہ لفظ عین کی تصغیر کسطرح بناتے ہین اُسنے کہا اسکی تصغیر عُیَیْنَا ہے - اسے ابو العُیَیْنَاء پس اُس روز سے یہی کنیت اسکی مشہور ہوئی ٭

مُبَرَّد نحوی

ابو العباس مبرد محمد بن یزید بن عبد الاکبر بن عمر بصری مشہور بمبرد نحوی نزیل بغداد علم نحو اور لغت مین امام تہا اسکی تالیفات نافعہ مشہور آفاق ہوئین کتاب الکامل کتاب الروضہ والمقتضب وغیرہ ادبا مین اسنے تصنیف کین - علم ادب ابو عثمان مازنی اور ابو حاتم سجستانی سے حاصل کیا نفطویہ اور دیگر ائمہ ادبا نے اس سے علم پڑہا مبرد اور ثعلب نحوی مصنف کتاب الفصیح دونو فاضل ہمعصر تہے مبرد مناظرہ کو چاہتا تہا مگر ثعلب اس سے تنزہ کرتا تہا اور وجہ اسکی یون بیان کرتے ہین کہ مبرد حسن عبارت حسن اشارات فصیح اللسان بلیغ البیان تہا اور ثعلب کی طرز صرف معلمونکی سی تہی - ابن خلکان بیان کرتا ہے کہ مبرد کو مینے خواب مین دیکہا اور مجہہ مین

اور اوسمین عجیب قصہ واقعہ ہوا اور وہ یہہ ہے کہ مجہکو سنہ ۶۳۳ مین اسکندریہ مین رہنے کا اتفاق ہوا۔ ایک روز مین کتاب الکامل مبرد کی اور کتاب العقد ابن عبدربہ کی مطالعہ کر رہا تہا پس کتاب العقد کی فصل ما غلط فیہ علی الشعرا مین دیکہا کہ مبرد نے کتاب روضہ مین ابونواس شاعر کے شعر مین غلطی بیان کی تہی اور وہ یہہ ہے کہ ابونواس نے حمقار کا لفظ اپنے شعر مین مرد کے واسطے باندہا ہے اور مرد کو حمقار نہین کہتے بلکہ احمق کہتے ہین اور درحقیقت مین یہہ غلطی مبرد کی ہے کیونکہ ابونواس کا منشا یہان کسی مرد کی صفت کا نہین تہا بلکہ اوسنے دفعہ عورت کا ارادہ کیا ہے سو ابن خلکان کہتا ہے کہ اس حال کے مطالعہ کرنیکے تہوڑے دن بعد مینے خواب مین دیکہا کہ مین شہر حلب مین مدرسہ قاضی بہاء الدین معروف با بن شداد مین علم پڑہ رہا ہون اور ظہر کی نماز کا وقت ہوا ہے اور ہم سب ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلنے کی منتظر ہین پس مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص اخیر صف مین نماز پڑہ رہا ہے کسی نے حاضرین سے مجہے کہا کہ یہہ ابو العباس مبرد ہے مین اوسکے پاس جا کر کہڑا رہا یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہوا پہر مینے سلام کیا اور کہا کہ مین آپکی کتاب الکامل مطالعہ کر رہا ہون اوسنے کہا تونے میری کتاب روضہ کو دیکہا مینے کہا نہین اور درحقیقت بہی مینے وہ کتاب کبہی پہلے نہ دیکہی تہی مبرد نے کہا اوٹہ کہڑا ہو کہ تجہے دکہاؤن اور وہانسے مجہے اپنے گہر لیگیا اور ایک بڑے کتب خانہ کے آگے بیٹہکر کتابین تلاش کرنے لگا اور مین ایک گوشہ مین بیٹہا تہا پس کتاب روضہ اوسنے نکالکر مجہے دی مینے کہا کہ اوستادون نے تمہارے اس کتاب پر اعتراض کیا ہے مبرد نے کہا کہان مینے ابونواس کا شعر پڑہا مبرد نے کہا بیشک ابونواس نے غلطی کی ہے جب مینے دفعہ کا نام ذکر کیا تو مبرد حیران اور شرمسار ہو کر انگشت بدندان ہوا اور وہ اسی حالمین تہا کہ مین خواب سے بیدار ہوا

مبرد پیر کے دن یوم عید الاضحی سنہ ۲۰۷ یا سنہ ۲۱۰ مین پیدا ہوا اور پیر کے دن ۲۸ ماہ ذی الحجہ یا ذیقعدہ سنہ ۲۸۶ مین بغداد مین فوت ہوا۔ اور قاضی امام یوسف نے اسکا جنازہ پڑہا

ظاہری ابوبکر محمد بن داؤد بن ظاہر بن علی اصبہانی المعروف بظاہری فقیہ ادیب شاعر ظریف تہا

ابو العباس بن شریح سے اسکے اکثر مناظرے ہوتے رہے - جب اسکا باپ ابو داود فوت ہوا تو یہہ اُسکی جگہہ مسند نشین ہوا اور اپنے باپ کے مذہب کو رواج دینے لگا لوگون نے اسکو صغیر سمجھکر پوشیدہ ایک شخص کو امتحاناً اسکیطرف بھیجا اور سکر کی تعریف پوچھی اسنے کہا کہ جب شراب اسقدر تاثیر کرے کہ آدمی کے سب غم والم دور ہوجاوین اور آدمی اندرونی راز ظاہر کرنے لگے تو اوسکو مست کہا جاتا ہے یہہ جواب اُسکو پسند آیا اور اُسنے اسکی بڑی تحسین کی اسنے عنفوان جوانی مین ایک کتاب زہرۃ نام جسمین نکات عجیبہ اور لطائف غریبہ علم ادب اور شعر کے ہین تصنیف کی ابن خلکان نے اسکے یہہ شعر بیان کئے ہین ٭

لکل امرء ضیف یسر بقربہ   وما لی سوی الاحزان والھم من ضیف

لہا مقلۃ ترمی القلوب باسہم   اشد من الضرب المدامہ بالسیف

یقول خلیلی کیف صبرک بعدنا   فقلت وھل صبر فاسال عن کیف

اور اسنے کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اور کتاب الانکار اور کتاب الاعذار اور کتاب الانتصار تصنیف کین اور ۴۲ سال کا ہوکر دوشنبہ کے دن ۹ ماہ رمضان ۲۹۷ھ مین فوت ہوا ٭

ابن جریر طبری

ابو جعفر محمد ابن جریر طبری علم تاریخ مین بڑا ماہر ہوا ہے اور تاریخ اس کی مشہور ہے اور اس مین ابتداء پیدائش جہان سے ۳۰۹ھ تک کے حالات درج ہین اور وہ تاریخ اپنے فن مین بے نظیر ہے - روایت کرتے ہین کہ ایک روز اس نے احباب سے کہا کہ کیا تم اسبات پر خوش ہو کہ مین نے ایک تاریخ حضرت آدم کے زمانے سے لیکر ابتک کے واقعات مین بنائی ہے اُنہون نے ضخامت پوچھی ابن جریر نے کہا تیس ہزار ورق - اہنون نے کہا کہ اسکے دیکھنے مین عمر غارت ہوجاویگی جریر نے کہا نہایت افسوس ہے کہ تم سست ہوگئے ہین اور اسکو مختصر کیا وزیر ابو محمد علی بلعمی نے منصور بن نوح سامان کی حکم سے اوسکا ترجمہ کیا اور ترکی مین بہی اوسکا ترجمہ کیا گیا ہے جو آجکل روم مین متداول ہے - ۲۶ شوال شنبہ کے دن ۳۱۰ھ مین بغداد مین فوت ہوا اور اپنے گہر مین دفن کیا گیا ٭

ابن السّراج نحوی

ابو بکر محمد بن سری بن سہیل نحوی سر دفتر علماء کرام و سر آمد فضلائے عظام ہی نحو اور ادب مین کامل مکمل تھا ادب مبرد سے حاصل کیا اور بہت لوگون نے اس سے فایدے پایا تصنیفات اسکی اوسوقت مین مشتہر اور مستند ہوئی کتاب الاصول (یہہ کتاب اسنے اپنی اور کتابون سے اچھی تصنیف کی ہی) کتاب جمل الاصول - کتاب الموجز کتاب الاشتقاق - شرح کتاب سیبویہ - کتاب الریاح والہوا کتاب الجمل - کتاب الواصلات اسکی تصنیفات سے ہین شعر مین اسکو بڑا دخل تھا اور فصیح کہتا تھا اتوار کے دن ماہ ذی الحجہ ١٦ سنہ ٣١٦ھ مین فوت ہوا - سرّاج بفتح سین مہملہ و راے مشدده نسبت عمل سروج کی طرف ہے ؏

ابن دُرَید

ابو بکر محمد بن حسن ابن دُرَید بن عتاہیہ بصری علم لغت او ادب اور شعر مین امام زمانہ تھا تاریخ بغداد مین لکہا ہی کہ یہہ شخص بصره مین کوچہ صالح مین سنہ ٢٢٣ھ مین پیدا ہوا اور شہر عمان مین نشو و نما پائی اور جزائر بحر اور بصره اور فارس مین علم پڑہتا رہا علم لغت اور نحو اور ادب مین اسنے بڑا کمال پیدا کیا یہہ شاعر اخیر عمر بغداد مین آیا اور مرتے دم تک وہین رہا اوسوقت کے شعرا و فضلا اسکو اعلم الشعراء اور اشعر العلماء کہتے تھے اسنے کتاب الجمہرة کتاب الاشتقاق - کتاب السروج واللجام - کتاب الخیل الکبیر کتاب الخیل الصغیر - کتاب الانوار - کتاب المقتبس - کتاب الملاحن - کتاب رواة العرب - کتاب اللغات کتاب السلاح - کتاب غرائب القرآن - کتاب المجتبی تصنیف کین - اور یہہ شخص شراب اسقدر پیتا تہا کہ ایکمرتبہ ابن شاہین اسکی ملاقات کیواسطے اسکے گہر گیا کیا دیکہتا ہی کہ شراب کی صراحیین پڑی ہوی ہین اور اوسوقت ابن درید کی عمر نوے سال سے زیادہ تھی - ماہ شعبان سنہ ٣٢١ھ مین بغداد مین فوت ہوا جسوقت اسکے جنازہ کو اوٹہا کر لیگئے تو ایک اور جنازہ ابو ہاشم جبائی معتزلی کا آنے دیکہا اسوقت لوگون نے بڑا افسوس کیا کہ ابن درید اور ابو ہاشم کے مرنے سے علم لغت اور کلام مر گیا ہی - دونو خیزرانہ یا عباسیہ مین جو بغداد مین ایک مقبرہ کا نام ہے دفن کئے گئے - دُرَید تصغیر ترخیم ادراد کی ہے

ابن انباری نحوی

ابو بکر محمد بن ابی قاسم بن بشار بن حسن انباری نحوی نحو اور ادب مین علامہ زمان فہامہ دوران تھا۔ تفسیر قرآن اور کتاب غریب الحدیث اور کتاب خلق الانسان۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب الامثال کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المونث والمذکر وغیرہ تصنیف کین۔ اسکو تین لاکھ شعر قرآن کی شواہد مین یاد تھی اور کہتی ہین کہ اسکو ایکسو بیس تفسرین قرآن کی باسانید یاد تہین اور اسکی تصنیف سی کتاب غریب الحدیث ۴۵ ہزار ورق کی اور کتاب شرح الکافی ہزار ورق کی اور کتاب الہات ہزار ورق کی اور کتاب الاضداد اور کتاب الجاہلیات سات سو ورق کی ہے ولادت اسکی یکشنبہ کو دن ہوگیا ہین ماہ رجب ۲۷۱ھ مین ہوئی اور عید النحر کے دن ۳۲۸ھ کو فوت ہوا ہو

ابن مُقلہ

ابو علی محمد بن علی بن حسین بن عبد اللہ معروف بابن مقلہ ماہ شوال ۲۷۲ھ مین پیدا ہوا۔ اور ۳۱۶ھ مین امام مقتدر باللہ عباسی نے اسکو اپنا وزیر بنایا پھر ۳۲۲ھ مین امام قاہر باللہ نے عہدہ وزارت اسکو عطا فرمایا پھر حوادثات زمانہ نے اسقدر اسکی پنجہ کو رنجہ کیا کہ اوسکا دہان ہاتھہ کاٹا گیا مگر پہر منصب وزارت اسکو ملا اور بازو سے قلم باندہکر لکہتا رہا پہر معزول ہوا اور اسکی زبان کاٹی گئی ابن مقلہ خوشنویسی مین یگانہ اور خط کوفی کا موجد تھا۔ اسکی بعد ابن البواب نے اسکی طرز کو رونق دی اور مشہور زمانہ ہوا۔ ابن مقلہ اپنا ہاتہہ کاٹا ہوا دیکہکر بزار روتا تہا اور کہتا تہا کہ مین اس ہاتھہ سے خلفا کی عہدہ وزارت پر تین مرتبہ مقرر ہوکر کام کو انجام دیتا رہا اور دو دفعہ قرآن مجید کو لکہا اور آخر اسطرح کاٹا گیا کہ جس طرح چور کا ہاتہہ کاٹا جاتا ہے۔ ابن مقلہ کاتب ہی نہ تھا بلکہ شعر بہت فصیح کہتا تھا چنانچہ اس کے تین شعر یہہ ہین ہو

اذا اتی الموت لمیقاتہ فدع عن قول الاطباء

وان مضی من انت صب بہ فالصبر من فعل الالباء

ما الہم من شئی بقی ادہم الہم من فقد الاحباء

جسوقت موت اپنی وقت پہ آئی تو طبیبونکی کہنی سے ٹلتی نہ کہ اور جسپر تو عاشق ہے اگر وہ چلا جائے تو صبر کرنا داناؤنکا کام ہے کوئی چیز بنی آدم پر دوستون کی فقدان سے کڑوی نہین ہے ابن مقلہ ۱۰ شوال ۳۲۸ھ مین مرگیا اور بادشاہ کی گہر مین دفن کیا گیا پہر اوسکی اہل وعیال نے بادشاہ سے اوسکی نعش مانگی تو وہ اونکو دیگئی اور اوسکی بیٹے ابو الحسین نے اُسکو اپنی گہر لاکر دفن کیا پہر اوسکی زوجہ دینار یہ نام نے وہانسے نکال کر اپنی گہر مین دفن کیا اور حسن اتفاق اور عجائبات زمانہ سے یہہ بات ہے کہ ابن مقلہ کو تین دفعہ وزارت ملی ایکدفعہ موصل مین اور دو دفعہ شیراز مین اور بعد مرنیکی بہی تین دفعہ دفن کیا گیا

ابو نصر فارابی معلم ثانی

ابو نصر محمد بن طرخان بن اوزلغ فارابی ترکی حکیم مشہور تہا سب حکیم ارسطو کو معلم اول اور اسکو معلم ثانی کہتے تہے علم فلسفہ منطق موسیقی مین بڑا کامل تہا اور ان علوم مین اسکی بڑی تصنیفات ہین اسنے یونانی سے عربی مین بہت کتابین ترجمہ کین مسلمان فلسفیونکا امام گنا جاتا ہے شیخ ابو علی سینا بہی اسکا متبع ہے اور اسی کی کتابین پڑہکر اُسنے فلسفہ مین کمال پیدا کیا ہے۔ یہہ حکیم اپنی شہر مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پاکر جوان ہوا۔ ابن خلکان سے روایت ہے کہ ایکدفعہ یہہ حکیم ترکی لباس پہنکر سیف الدولہ کے دربار مین گیا کچھہ دیر کہڑا رہا بادشاہ نے اُسکیطرف متوجہ ہوکر کہا کہ بیٹھہ جا۔ ابو نصر نے کہا کہان جہان تم بیٹہے ہو وہان یا جہان مین کہڑا ہون بادشاہ نے کہا جہان تم کہڑے ہو حکیم یہہ بات سنکر سب حاضرین سے آگے بڑہا اور سیف الدولہ کی مسند پر اوسکی ہم پہلو ہوبیٹہا بادشاہ کو یہہ امر ناگوار گذرا وہان اُسکی پاس چند خاص غلام کہڑے تہے بادشاہ نے اونکو اُس زبان مین جو اون سے خاص بات چیت کرنیکے واسطے مقرر کئے ہوئے تہی فرمایا کہ اسنے بڑی بےادبی کی ہے مین اس سے چند مسائل دریافت کرونگا اگر اسنے اونکا جواب باصواب دیا تو فبہا ورنہ تم اسکو یہان سے اٹہا دینا۔ حکیم نے اُس زبان مین کہا بادشاہ کو صبر کرنا چاہیئے کیونکہ انجام کار ابہی معلوم ہوجاویگا۔ سیف الدولہ نے کہا تم یہہ زبان جانتے ہو اسنے کہا کہ ہان مین ستر زبانون سے زیادہ تر جانتا ہون پہر علما جو حاضر تہی سب سے مباحثہ کرتا رہا بحث مین وہ سب پر غالب آیا بعد سیف الدولہ نے

اس سے پوچہا کہ آپکو کہانے پینے کی حاجت ہی حکیم نے کہا نہیں پہر اُس نے کہا راگ سنوگے حکیم نے
کہا ہان سنونگا پس مغنی حاضر ہوے اور سرود گانے لگے فارابی نے اُن سب کے نقص بیان کیے
اور اپنی جیب سے چند ٹکڑے لکڑی کے نکالکر اونکو جمع کیا اور ایک ساز بنایا اور بجانا شروع کیا جسکی تاثیر
سے سیف الدولہ اور اوسکے اراکین ہنستے ہنستے بے طاقت ہوگئے پہر حکیم نے اوسکو اکہاڑا اور نئی طرح کا
اَور ساز بناکر بجایا جسکے باعث تمام حاضرین رونے لگے بادشاہ کا دربار ایک ماتم سرا بن گیا تیسری
دفعہ حکیم نے پہر ساز بدلکر بجایا جسکی تاثیر یہہ ہوئی کہ سب سوگئے حکیم نے جب سبکو بے خبر پایا ساز وہان
ہی رکہدیا اور اسپر لکہا کہ ہذا عمل الفارابی اور خود اوٹہکر چلا آیا فجر کو جب بادشاہ اور اراکین بیدار ہوئے
توساز کو دیکہکر معلوم کیا کہ وہ حکیم ابونصر فارابیؒ تہا ہرچند تلاش کیا نہ ملا کہتے ہین کہ قانون ساز کو اسنے
بنایا ہے۔ تاریخ ابوالفدا مین لکہا ہے کہ سیف الدولہ نے اسکا یومیہ ۴ درہم مقرر کیا ہوا تہا یہہ حکیم
تارک دنیا تہا اسلیے اسپر قناعت کرتا تہا اسّی سال سے زیادہ عمر کا ہوکر دمشق مین ۳۳۹ھ مین مرگیا اور با تغیر کپڑا مدفون ہوا

مطرز باوردی

ابو عمر محمد بن عبدالواحد عالم باعمل تارک الدنیا تہا ثعلب نحوی کا غلام تہا مدت تک اوسکے پاس رہا اور
فاضل اجل ہوا اور بسبب کثرت توغل علم لغت کے اوسمین امام مشہور ہوا اور تصنیفات مین کثرت اشتغال
کے باعث اکتساب معیشت سے محروم رہا اسواسطے بڑا مفلس تہا اور وسعت روایت اور کثرت درایت
کے باعث ادبا ہم زمانہ اسکو کاذب تصور کرکے اسکی نقل لغت کو نہ مانتے تہے یہہ شخص صرف
اپنے حافظہ کے اعتماد پر تصنیف کرتا تہا لغت مین اسنے تیس ہزار ورق کی کتاب لکہی ۲۶۱ھ مین پیدا۔
اور ۳۴۵ھ مین فوت ہوا باورد جسکو ابیورد بہی کہتے ہین خراسان مین ایک چہوٹا سا شہر ہے ٭

ابن ہانی اندلسی

ابوالقاسم یا ابوالحسن محمد بن ہانی ازدی اندلسی شاعر نامور تہا اشعار عرب اسکو سیکڑون یاد تہے اور اسکی حاکم
اشبیلیہ کے پاس اسکی بڑی شان وشوکت اور ثروت ومنزلت تہی مگر یہہ شاعر لہو ولعب مین پڑ گیا اور
مذہب فلسفہ سے متہم ہونے کے باعث سے بڑی بڑی تکالیف اوٹہا کر ۳۶۲ھ میں ۳۶ سال کی عمر مین مقتول ہوا

ابن قُوطیہ اندلسی

ابو بکر محمد بن عمر بن عبد العزیز بن ابراہیم بن عیسی بن مزاحم المعروف بابن قوطیہ اندلسی علم لغت اور ادب مین یگانہ تہا اور شاعر جید الشعر ملیح المادہ سریع البداہت تہا چنانچہ ایک شاعر نی ابن قوطیہ کو دیکھکر کہا

من این اقبلت یا من لا شبیہ لہ ومَن ہو الشمس والدنیا لہ فلکُ

اسنے فی البدیہہ یہہ کہا

من منزل یعجب النساک خلوتہ وفیہ ستر علی الفتاک ان فتکوا

یعنی تو ای بے نظیر اور وہ شخص کہ دنیا کی آسمان کی لئے آفتاب ہی کہانسی آیا ہے اسنے جواب دیا ایسی محل سے کہ اوسکی خلوت عابدونکو خوش لگتی ہی اور اوسمین خونریزونکی واسطے اگر وہ خونریزی کرین تو پردہ ہے۔ وفات اسکی ماہ ربیع الاول ۳۶۷ھ مین ہوئی۔ قوطیہ قوط بن حام بن نوح کیطرف منسوب ہے جو شاعر مذکور کی جدہ کا نام ہے

اَزہری

محمد بن احمد بن ازہر بن طلحہ بن نوح ازہری کنیت اسکی ابو منصور تہی علم لغت اور ادب مین یگانہ زمانہ تہا۔ کتاب تہذیب اللغۃ اور تفسیر التقریب اور تفسیر الفاظ المختصر وغیرہ اس نے تصنیف کین ۲۸۲ھ مین پیدا ہوا اور ۳۷۰ یا ۳۷۱ھ مین شہر ہرات مین فوت ہوا

زُبیدی نحوی

ابو بکر محمد بن حسن بن عبد اللہ بن مذحج بن محمد بن عبد اللہ بن بشر زبیدی علم نحو اور لغت مین یگانہ عصر اور وحید دہر تہا علم سیر اور اخبار عرب مین شہر اندلس مین اپنا ثانی نرکہتا تہا۔ اسکی تصنیفات اسکی کمال علمی پر دال ہے مختصر کتاب العین اور کتاب طبقات النحویین واللغویین ان نحویون اور لغویون کے حالمین جو مشرق اور اندلس مین ابو الاسود دئلی کے زمانہ سی لیکر اپنی شیخ عبد اللہ نحوی ریاضی کے زمانہ تک ہوئی ہین لکہی۔ کتاب ہتک ستور الملحدین۔ کتاب الواضح فی العربیہ کتاب الابنیۃ فی النحو وغیرہ تصنیف کی مستنصر باللہ اندلس کے حاکم نے اپنے لڑکے ولیعہد ہشام مؤید باللہ کی

اتالیقی کیواسطے اسکو مقرر کیا زبیدی شاعر ماہر کثیر الشعر تہا - یکم ماہ جمادی الآخر ۳۷۹ھ جمعرات کے دن ۶۳ برس کا ہوکر فوت ہوا - زبید ملک یمن میں ایک بڑی قبیلہ کا نام ہی جس سی کئی صحابی ہوئے ہین ؏

خوارزمی

ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور اور ادیب معروف تہا اسکو طبرختری بہی کہتی تہے کیونکہ طبرستان سے ہی اور ان دونون اسمونسی مرکب کرکی اسکا نام رکہا گیا علم لغت مین اپنے عصر مین مشار الیہ بالبنان تہا کہتی ہین کہ ابو بکر مذکور نے ایک مرتبہ مقام ارجان مین صاحب بن عباد کیخدمت مین جانیکا قصد کیا دروازہ پر پہونچا تو دربان کو کہا کہ صاحب کو اطلاع دی کہ ایک ادیب اذن کی واسطی دروازہ پر کہڑا ہی دربان نے صاحب کو خبر دی صاحب نے کہا کہ مینے التزام کیا ہے کہ اوس ادیب کو اپنی پاس آنے دونگا جسکو بیس ہزار شعر عربی کا یاد ہوگا جب دربان نے ابوبکر کو یہہ حکم سنایا تو اوس نے کہا کہ صاحب سی پوچہو کہ مردونکی شعر یا عورتون کے پس جب صاحب نے یہہ بات سنی تو جان لیا کہ ابو بکر خوارزمی ہی پس اندر آنیکی اجازت دی اور آپسمین ملکر نہایت خوش ہوئے ابوبکر نے شام سی آکر نیشاپور مین سکونت اختیار کی اور پندرہوین ماہ رمضان ۳۸۳ھ مین فوت ہوا ؏

تنوخی شاعر

قاضی ابو علی محسن بن ابو القاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داؤد بن ابراہیم تنوخی شاعر ماہر اور ادیب متبحر اور مورخ غیر متعصب تہا علم و فضل مین بغداد مین اپنی نظیر نہ رکہتا تہا عربی مین دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف فرمایا اور کتاب الفرج بعد الشدہ اور کتاب المستجاد اسکی اعلی تصنیفات سے ہین یہہ شاعر ۳۲۷ھ مین پیدا ہوا اور ۳۸۴ھ مین فوت ہوا ؏

ابن سکرہ

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف با بن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر نامور اولاد علی بن مہدی بن ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی سے تہا - ثعالبی کہتا ہی کہ ابن سکرہ فن شعر اور صنایع و بدایع مین ید طولی رکہتا تہا ظرافت اور ملاحت اور خلاعت اور مجانت مین فایق تھا اسنے ایک دیوان ۵۰ ہزار

بیت سے زیادہ اشعار کا تصنیف کیا اور یہہ دو شعر جو ابن خلکان کے ترجمہ مین مذکور ہوئے ہین ابن سکرہ کے ہین ؎

انا والله هالك آئيس من سلامتى   او ارى القامة التى قد اقاميا متى

یہہ شاعر گیارھوین ماہ ربیع الآخر ٣٨٥ھ مین دمشق مین فوت ہوا ؎

ابن طرار جریری

قاضی ابوالفرج معافی بن زکریا بن یحیی معروف بابن طرار نہروانی فقیہہ ادیب شاعر عالم فاضل تھا نفطویہ وغیرہ سے علم ادب حاصل کیا اور مشاہیر علما و فضلا نے اس سے روایت کی ابن روح روایت کرتا ہی کہ یہہ شخص ایک رئیس کے گہر گیا وہان چند ادیب بیٹھے ہوئے تہے انہون نے اس سے کہا کہ ہم کونسے علم مین مذاکرہ و مباحثہ کرین اس نے رئیس کو کہا کہ آپکے کتب خانہ مین سب علوم کی کتابین موجود ہین آپ غلام سے کہین جو کتاب لے آوے اسمین مذاکرہ اور مباحثہ کیا جایگا راوی کہتا ہے کہ اس بات سے اسکا جمیع علوم و فنون مین تبحر معلوم ہوتا ہے روایت مین بہی ثقہ تہا اور شعر بہی نہایت فصیح و بلیغ کہتا تھا اس کے یہہ شعر ہین ؎

مالك العالمين ضامن رزقى   فلماذا املك الخلق رقى
قد قضى لى بما على وما لى   خالقى جل ذكره قبل خلقى
صاحب البذل والذى فى يسارى   ورفيقى فى عسرتى حسن رفقى
فكما لا يرد عجزى رزقى   فكذا لا يجر رزقى حذقى

حمیدی حسب جامع صحیحین روایت کرتا ہی کہ مینے معافی کے ہاتہہ کا لکہا ہوا دیکہا ہو کہ معافی کہتا ہی کہ مین ایکمرتبہ حج کیواسطے گیا اور ایام تشریق مین مقام منی مین گہرا تہا کہ کسی نے آواز دی ای ابوالفرج مینے سمجہا کہ مجہی بلایا ہی پہر یہہ خیال کرکے کہ شاید کسی اور کی کنیت ہو مینے جواب نہ دیا پہر اسنے کہا کہ ای ابوالفرج معافی مینے چاہا کہ جواب دون لیکن یہہ خیال کرکے کہ شاید کوئی اس نام کا بہی ہو خاموش ہو رہا پہر اسنے آواز دی ای ابوالفرج معافی بن زکریا نہروانی مینے کہا اب تو کوئی

شک باقی نہین رہا پس مینے جواب دیا اُسنے کہا تو نہروالی مشرقی ہی اور مین نہروالی مغربی کو بلاتا ہون پس مین کنیت اور نام اور باپ کا نام اور نسبت کے متفق ہونیسے نہایت متعجب ہوا۔ اور مجکو معلوم ہوا کہ مغرب مین بہی ایک نہروان ہے۔ اسنے چند مفید کتابین تصنیف کین اور پنجشنبہ کے دن ۷ ماہ رجب سنہ ۳۰۳ مین پیدا ہوا اور دوشنبہ کے دن ۱۸۔ ذی الحجہ سنہ ۳۹۰ ہجری مین نہروان عراق مین فوت ہوا۔ جریری جریر طبری کیطرف منسوب ہے کیونکہ وہ اسکا مجتہد تہا اور یہہ اُسکے مذہب کا مقلد تھا ❊

سلامی شاعر

ابوالحسن محمد بن عبید اللہ بن محمد بن یحیی بن جلیس مخزومی سلامی شاعر بے نظیر تہا اسنے بیس برس کی عمر مین شعر کہنا شروع کیا۔ بغداد مین پیدا ہوا اور ابہی لڑکا ہی تہا کہ موصل مین گیا وہانکے بڑے بڑے شعرا و فصحا مثل ابوعثمان خالدی اور ابو الفرح اور ابوالحسن تلعفری وغیرہ اسکے دیکہنے کیواسطے آئے اور جسوقت اسکی عمر اور حداثت سن کو دیکہا اور اسکے اشعار کی فصاحت و بلاغت پر غور کی تو نہایت متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ یہہ شعر اسکے نہین خالدی نے کہا کہ اسکے امتحان کا مین ضامن ہون پس ایک عظیم الشان مجلس شاعرون کی جمع ہوئی اور سلامی بہی اونہین تہا سلامی کے امتحان کا ارادہ کر رہے تہے کہ اوپر سے مینہہ برسا اور زمین پر برف پڑی خالدی نے اوس برف پر آگ ڈالدی اور کہا ای دوستو اسکے بیان مین شعر کہو سلامی نے فی البدیہہ اسی مضمون کے شعر کہی حاضرین سنکر متعجب ہوئے اور اوسکی فصاحت و بلاغت کا اقرار کیا اور اوسکے علم کی تعریف کی۔ مگر تلعفری اپنے پہلے ہی قول پر رہا سلامی نے اوسکی ہجو مین شعر کہے سلامی کی قدر و منزلت صاحب بن عباد کے پاس بڑہی رہتی یہانتک کہ اسنے صاحب سے عضد الدولہ بن بویہ کے پاس شیراز مین جانیکا قصد کیا صاحب نے اسے ابن بویہ کے پاس شیراز مین بہیجا اور اوسنے اپنے وزیر کا قایمقام کیا عضد الدولہ جب سلامی کو دیکہتا تہا تو یہہ کہتا تہا کہ عطارد آسمان سے میرے پاس آیا ہے جسوقت عضد الدولہ مر گیا تو سلامی کا دل وہانسے برانگیختہ ہوا اور ادہر سے مخلص کرنے والا بغداد مین سلامی کا لڑکا فوت ہوا پہر تو اور گہبرایا اور بغداد مین واپس آیا۔ سلامی ۴۔ جمادی الاول پنجشنبہ کے

دن ۳۹۳ھ مین فوت ہوا اسلامی دار السلام کیطرف جو نام بغداد کا ہے منسوب ہاہر ہو

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذی المناقب ابی احمد بن موسیٰ زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب معروف بموسوی ثعالبی اپنی کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکی حالمین لکھتا ہو کہ شریف رضی ہی دس برس کا تہا کہ آثار بزرگی اور کیاست کے اس سے ظاہر ہوتے تہے اسنے ایک دیوان چار جلد کا عربی مین تصنیف کیا ابو الفتح ابن جنی بیان کرتا ہی کہ شریف رضی ابن سیرافی نحوی کے پاس آیا۔ اور اسوقت مین بچہ صغیر سن دس برس سے کم عمر کا تہا ابن سیرافی نحوی انکو علم نحو پڑہانے لگا۔ اعراب کا ذکر ہوتے ابن سیرافی نے کہا جب ہم کہین رأیت عمر تو علامت نصب کی عمر مین کونسی ہے رضی نے کہا بغض علی کا ابن سیرافی اور حاضرین اس بات کو سنکر حیران ہوئے اسنے تہوڑی مدت مین قرآن مجید یاد کر لیا اور نحو و لغت مین استاد کامل ہوا اسکے دیوان کو کئی آدمیون نے جمع کیا مگر سب سے اخیر ابو حکیم خیری نے جمع کیا کہتے ہین کہ شریف اشعر قریش تہا ولادت اسکی ۳۵۹ھ مین بغداد مین ہوئی اور چہٹی محرم یوم یکشنبہ ۴۰۶ھ مین فوت ہوا

قزاز قیروانی

ابو عبد اللہ محمد بن جعفر تمیمی نحوی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا علم نحو اور لغت مین یگانہ تہا اسنے اپنی تالیفات گوناگون اور تصنیفات بوقلمون سے اہل علم کو بڑا فایدہ پہونچایا لغت مین کتاب الجامع بہت مفید تصنیف کی اور اسکے مفید ہونیکے باعث بڑی شہرت پائی اور عزیز بن معز عبیدی والی مصر کے کہنے سے ایک کتاب ہزار ورق کی نحو مین ایسی عمدہ تصنیف کی کہ پہلے اسکے کسینے ایسی کتاب نہ بنائی تھی شعر عاشقانہ اکثر کہتا تھا اور وہ سب مقبول طبائع اہل فن ہوتے تھے وفات اسکی ۴۱۲ھ مین ہوئی قزاز منسوب عمل قز یا بیع قز کیطرف ہے

مہیار شاعر

ابو الحسن مہیار بن مرزویہ کاتب اصل مین مجوسی تہا ۳۹۴ھ مین شریف رضی کے پاس آکر مسلمان ہوا شعر مین سر دفتر اہل زمانہ تھا ایک دیوان عربی چار جلد مین تصنیف کیا۔ ایکدن ابو القاسم بن برہان نے کہا کہ اے مہیار تو نے اسلام لانیسے دوزخ کے ایک زاویہ سے دوسرے زاویہ کیطرف انتقال کیا کیونکہ پہلے تو مجوسی

تہا اب مسلمان ہوکر آنحضرت کی اصحابونکو سب دیتا ہی مہیار سنہ ۴۲۸ مین مرگیا ٭

شریف بیاضی

ابو جعفر مسعود بن عبد العزیز بن محسن بن حسن بن عبد الرزاق بیاضی شاعر اجل اور ادیب اکمل تہا شعر اسکے حسن اور لطافت اور فصاحت و بلاغت مین اعلی درجہ کی خوبی رکہتی ہتے۔ روایت کرتی ہین کہ سنہ ۴۵۹ مین جسوقت شرف الملک ابو سعید محمد بن منصور خوارزمی نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر گنبد بنوایا اور وہان ایک بڑا مدرسہ تیار کرایا اور اراکین سلطنت و اعیان دولت کو اپنے ہمراہ وہ مکان عالیشان دیکہلانیکے واسطے لیگیا تو کہین سے یہہ شاعر بہی آموجود ہوا اور اسنے یہہ شعر پڑہے ٭

الم تر ان العلم کان مبددا　　فجمعہ ہذا المغیب فی اللحد

کذلک کانت ہذہ الارض میتۃ　　فانشرہا فعل العمید ابی سعد

ابو سعد نی یہہ شعر سنکر اس کو بڑا انعام دیا اور مال و دولت سی مالامال کیا یہہ شاعر سنہ ۴۶۸ مین بغداد مین مرگیا ٭

ابن حیوس شاعر

ابو الفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس ملقب بمصطفی الدولہ شاعر نامور و الاقدر تہا عربی مین نہایت عمدہ دیوان تصنیف کیا اور امرا و روسا کی مدح مین کئی قصیدی کہے اور ہزارون درہم و دنانیر انعام پائے اور بنی مرداس سی اسنے بہت صلے اور جائزے حاصل کرکے ایک مکان عالیشان حلب مین بنایا ابن خیاط شاعر مذکور سنہ ۴۶۲ مین اسکے پاس آیا اور یہہ اشعار لکہکر اسکی خدمت مین بہیجے ٭

لم یبق عندی ما یباع بدرہم　　وکفاک منی منظری عن مخبری

میرے پاس کوئی چیز باقی نہین رہی جو ایک درہم کو بیچی جائے اور میری شکل میری حالسے تجہے کفایت کرتی ہو ٭

الا بقیۃ ماء وجہ صنتہا　　عن ان تباع و این این المشتری

مگر اپنی آبرو کو بیچنے سے نگاہ رکہا ہے اور کہان مشتری ہے کہ وہ بہی خریدے۔ ابو الفتیان نے کہا اگر وانت نعم المشتری کہتا تو بہت اچہا ہوتا یہہ شاعر دمشق مین سنہ ۳۹۴ مین پیدا ہوا اور حلب مین سنہ ۴۷۳ مین فوت ہوا ٭

ابن عمار اندلسی

ذوالوزارتین ابوبکر محمد بن عمار مہری اندلسی شاعر اجل اور ادیب بے بدل تھا ۴۲۲ھ مین پیدا ہوا - اور ہاجی اسقدر تھا کہ تمام ملوک اندلس کی اسکی تیز زبانی سے خوف کرتے تھے خصوصاً معتمد علی اللہ کو بڑا خوف تھا اگر اوسنے اسکو بڑا رتبہ دیا تہا مگر یہہ اسکی نافرمانی کرتا تھا اور اوسکی ہجو مین شعر بہی کہتا تھا چنانچہ معتمد علی اللہ نے ایک رات کسی حیلہ سے اسکو قتل کر کے ایک نادم سی کہا کہ اوسے قبر مین ڈالدے یہہ واقعہ ۴۷۷ھ مین ہوا - ابن عمار شاعر بے نظیر تھا چنانچہ اوسکے ایک مشہور قصیدے کے یہہ شعر ہین ؎

ادر الزجاجة فالنسیم قد انبری — والنجم قد صرف العنان عن السری

شراب کی شیشے کو پہیر کیونکہ نسیم چلی ہے - اور نجم نے راتکی سیر سے باگ پہیری ہے ؎

والصبح قد اهدی لنا کافوره — لما استرد اللیل منا العنبرا

اور صبح نے اپنا کافور ہمکو تحفہ دیا - جب کہ رات نے ہمسے عنبر لوٹا لیا مہری قبیلہ مہر بالفتح بن حیدان بن الحاف بن قضاعہ کی طرف منسوب ہے ؎

ابن ابی الصقر

ابوالحسن محمد بن علی بن حسن بن عمر معروف بابن ابی الصقر واسطی علم ادب اور شعر مین مشہور آفاق ہوا ہے - ولادت اسکی پیر کے دن ۱۲ - ماہ ذیقعدہ ۴۰۹ھ مین ہوئی اور پنجشنبہ کے دن ۱۴ - ماہ جمادی الاول ۴۹۸ھ مین واسطہ مین فوت ہوا ؎

ابن الہباریہ

شریف ابو یعلی محمد بن محمد بن صالح ہاشمی عباسی معروف بابن الہباریہ نظام الدین لقب شاعر نامور تھا لیکن ہاجی اور بدگو اسقدر تھا کہ شاید کوئی شخص اسکی زبان سے بچا ہوگا اکثر اشعار ہجو اور ہزل مین کہتا تھا - کتاب نتائج الفطنہ فی نظم کلیلہ و دمنہ اسکی تصنیف ہے اور آخر دیوان کبیر تصنیف کیا اور کتاب الصادح والباغم کلیلہ و دمنہ کی طرز پر جسکی دو ہزار بیت ہین دس سال کے عرصہ مین لکہی کرمان مین ۵۰۴ھ مین فوت ہوا - ہباریہ نام جد مادری ابو یعلی کا ہے ؎

ابیوردی شاعر

ابو المظفر محمد بن احمد ابیوردی شاعر ظریف لطیف الطبع تھا اپنے دیوان کے اشعار کو عراقیات اور نجدیات اور وجدیات وغیرہ مین تقسیم کیا انساب عرب مین بڑا ماہر تھا۔ تصانیف اسکی بکثرت ہین چنانچہ اسنے تاریخ ابیورد اور تاریخ نسا اور کتاب المختلف والموتلف لکھی اور لغت مین بھی بہت کتابین تصنیف کین اور یہہ شعر اسنے شراب کی صفت مین بہت اچھا کہا ہے ؎

وفیہا من ذاتہا طرب   فلذا یرقص الحبیب

شراب کی ذات مین ایسا طرب ہے کہ جسکے باعث سے دوست رقص کرتا ہے پنجشنبہ کے دن ۲۰ ربیع الاول سنہ ھ مین اصبہان مین زہر دیا گیا ابیورد خراسان مین ایک قصبہ کا نام ہے ؎

ابو العرب قرشی

ابو العرب مصعب بن محمد بن ابی صالح الفرات قرشی صقلی مشہور شاعر جزیرہ صقلیہ کا باشندہ تھا۔ خلیفہ معتمد صاحب اشبیلہ نے پانچ سو دینار اسکیطرف بھیجے اور اوسکو اپنے پاس بلایا یہہ شاعر سنہ ۴۲۳ھ مین جزیرہ صقلیہ مین پیدا ہوا۔ اور سنہ ۴۶۴ھ مین جب روم کا اس پر غلبہ ہوا تو یہہ وہانسے بھاگ کر معتمد بن عباد کیطرف گیا۔ ابن صیرفی کہتا ہے کہ مینے تخمینًا سنہ ۵۰۶ھ مین سنا تھا کہ وہ اندلس مین زندہ ہے واللہ اعلم

مسعود لاہوری

مسعود بن سعد لاہوری یہہ شخص مسعود سعد سلمان کر کے مشہور ہے آبا و اجداد اسکے ہمدان کے رہنے والے تھے اسکا باپ سعد بن سلمان ہمدان سے ہند کو آیا اور شہر لاہور مین ایام سلطنت غزنویہ مین سکونت اختیار کی سعد نے یہان آکر شادی کی اور مسعود پیدا ہوا اور یہان ہی اُسنے پرورش پای اور علماے کبار اور فضلاے نامدار سے تعلیم پاکر کمال حاصل کیا اور سلطان ابراہیم کو جب اسکی جوہر و لیاقت کی خبر ہوئی تو بڑی عزت و توقیر کر اُسے بلوا کر کسی شہر کا حاکم بنایا۔ مسعود خود بھی شعر عربی اور فارسی اور ہندی کہتا تھا اور شعرا کو بھی بہت دوست رکھتا تھا یہہ دو شعر اسکے نمونہ کے طور پر درج کئے جاتے ہین ؎

ولیل کان الشمس ضلت ممرہا   ولیس لہا نحو المشارق مرجع

بہت راتین گویا آفتاب دنین اپنی راستہ بہول گیا اور مشارق کیطرف اسکے واسطے مرجع نرہا ❊

فقلت لقلبی ما لٰی لیلی ولیس لی   من الھم منجاۃ وفی الصبر مفزع

مینے اپنے دلسی کہا کہ اب میری رات لمبی ہوی اور مجکو غم سی خلاصی نہوی اور آنکہونمین فزع ہی وفات اسکی ۴۰۱؁ھ مین ہوی

ابن صائغ اندلسی

ابوبکر محمد بن باجہ تجیبی اندلسی معروف بابن صائغ شاعر نامور تھا صاحب قلاید العقیان (ابو نصر فتح بن محمد بن عبید بن خاقان قیسی) اپنی کتاب مین اسکو فرقہ معطلہ مین سے لکہتا ہی اور کہتا ہے کہ اسکا مذہب حکیمانہ اور فیلسوفانہ تھا۔ کتاب مطمح الانفس مین لکہا ہی کہ اسکا خیال بالکل اجرام فلکی کیطرف تھا اور یہانتک اسمین مستغرق ہوا کہ کلام اللہ سے العیاذ باللہ تمسخر اور ہزل شروع کیا اور اسکا یہہ مقولہ تہا کہ جو کچہہ کرتا ہی دورہ زمانہ کا کرتا ہے۔ اور آدمی مثل نباتات کے ہین اور انکا مرنا اختطاف اور اقتطاف ہی۔ باذنجان مین ۵۳۳؁ھ مین زہر دیا گیا ❊

علامہ زمخشری مصنف تفسیر کشاف

ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر خوارزمی زمخشری المعروف بجار اللہ زمخشری علم تفسیر اور حدیث اور نحو اور لغت اور بدیع اور بیان اور معانی اور ادب مین امام زمانہ تھا لوگ ممالک دور دراز سی اسکی پاس آتی تھے اور علوم و فنون مین اس سے مستفید ہوتی تہی علامہ مذکور نے تفسیر کشاف اور محاجات بالمسایل نحویہ۔ اور مفرد اور مرکب فی العربیہ اور فایق حدیث کی بیان مین۔ اور اساس البلاغت لغت مین اور ربیع الابرار اور نصوص الاخبار۔ اور متشابہ اسامی الرواۃ۔ اور النصایح الکبار۔ اور النصایح الصغار۔ اور ضالۃ الناشد۔ اور الرایض فی الفرایض۔ اور مفصل فی النحو۔ اور مقامات وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کی ہین۔ روایت کرتے ہین کہ علامہ زمخشری کی ایک ٹانگ لوٹی ہوی تہی اور لکڑی کے آسرے پر چلتا پہرتا تھا اور وجہ سقوط کی یہہ تہی کہ ایک مرتبہ خوارزم سی اسکو کہین جانیکا اتفاق پڑا رستہ مین برف کی کثرت سی ایک ٹانگ اسکی ساقط ہوی۔ کہتی ہین کہ اسکی پاس ایک محضر نامہ تھا جس مین ہزارون معتبر لوگون کی شہادتین اسپر تہین کہ علامہ کی لات برف سی

ساقط ہوئی ہی کسی جرم شرعی سی نہین کاٹی گئی - اور بعض مورخ یون بیان کرتی ہین کہ زمخشری
جب فقیہہ حنفی دامغانی کی ملاقات کیواسطی گیا تو دامغانی نے اس سے ٹانگ کی ساقط ہونی کی وجہ
پوچھی اسنی یون بیان کیا کہ یہہ میری والدہ کی بددعا کا اثر ہے جو اُسنے میری حق مین بچپن
مین کی تھی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ ایک دفعہ مینی ایک چڑیا کو پکڑ کر اوسکی لات کو ایک رشتہ سی باندہا
اوسی چھوڑ دیا اور اوسکا دوسرا سرا اپنے ہاتھہ مین رکہا اور وہ چڑیا ایک آٹلنے مین جا گھسی مینی زور
سے اوس رشتہ کو یہانتک کہینچا کہ اوسکی لات جدا ہوگئی جب مین جوان ہوا اور بخارا سے طالب علم کیلئی
نکلا تو راستہ مین چارپایہ سی گر پڑا اور میری ٹانگ ٹوٹ گئی - ہرچند علاج کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا آخر نوبت
لات کی کاٹنے کی پہونچی - یہہ فاضل بدہ کے دن ۲۷ ماہ رجب ۴۶۷ھ کو زمخشر مین پیدا ہوا اور عرفہ کی
رات جرجانیہ خوارزم مین ۵۳۸ھ مین فوت ہوا - اور جار اللہ اسکو اسواسطی کہتی ہین کہ یہہ مدت تک مکہ مین رہا

ابن جوالیقی لغوی

ابو منصور موہوب بن ابی طاہر احمد بن محمد جوالیقی بغدادی فنون ادب مین امام اجل تھا علم ادب
خطیب ابو زکریا تبریزی سے حاصل کیا بڑا عقیل فہیم ثقہ متدین تھا - شرح ادب الکاتب والمعرب
اور تکملہ درۃ الغواص حریری اسکی تصنیف کین خلیفہ مقتفی باللہ کا پانچون نماز مین امام ہوتا تھا علم
نحو اور لغت مین عدیم المثل تھا ۴۶۶ھ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کے دن پندرہوین محرم ۵۳۹ھ مین
بغداد مین فوت ہوا جوالیقی عمل جوالیق یا بیع جوالیق کیطرف منسوب ہے +

ابن قیسرانی

ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر بن داغر بن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبد الرحمن بن مہاجر بن
خالد بن ولید مخزومی خالدی حلبی شرف المعالی عدۃ الدین معروف بابن قیسرانی شاعر نامور اور
سخنور نکتہ پرور تھا سرگروہ شعرائی مجیدین اور سردفتر ادبائی ماہرین تھا - ابن منیر اور ابن قیسرانی
مین مہاجات اور وقائع اور مشاجرات شاعرانہ حد سی زیادہ ہوئی چنانچہ اسکا ذکر ابن منیر کے
ترجمہ مین مذکور ہوا ابن خلکان لکھتا ہی کہ مینے حلب مین ابن قیسرانی کا دیوان جو خاص اوسکے اپنے ہاتھہ

کا لکھا ہوا تھا دیکھا اور اوس دیوان سے کچھہ نقل بہی کیا ولادت اسکی ۴۷۴ھ مین عکا مین ہوی اور دمشق مین ماہ شعبان ۵۴۳ھ مین فوت ہوا۔ خالدی خالد بن ولید مخزومی کیطرف منسوب ہی ؂

عتّابی

ابو منصور محمد بن علی بن ابراہیم بن زبرج نحوی عتابی علم نحو اور لغت و ادب مین استاد کامل تھا اور خوشنویسی مین بہی بے نظیر تھا علم ادب شریف ابو السعادات ہبۃ اللہ سے حاصل کیا ماہ ربیع الاول ۴۸۴ھ مین پیدا ہوا اور شنبہ کی رات ۵ جمادی الاول ۵۵۶ھ مین فوت ہوا۔ عتّاب بفتح عین مہملہ و تشدید تا مثنات فوقانیہ عتابین کیطرف منسوب ہی جو بغداد کے غربی محلہ کا نام ہی ابو منصور نے اسکو ترک کر کے جانب شرقی کو اختیار کیا تھا اور ابو عمرو کلثوم بن عمرو بن ایوب عتّابی جو شاعر مشہور ہوا ہے وہ عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم کیطرف منسوب ہی یہہ شخص ہو خر الذکر بڑا شاعر فصیح البیان قنسرین کا باشندہ تھا۔ ہارون رشید وغیرہ کی تعریف مین اس نے کئی قصاید منظوم کئی اسکی تاریخ وفات معلوم نہین ہوی

موّید الوسی

ابو سعید موّید بن محمد بن علی بن محمد الوسی شاعر ماہر تھا اکثر شعر عشقیہ اور ہجائیہ کھتا تھا عراق کی روسا اور عمایدکی مدح مین بہی اسنے کئی قصیدی کہی عماد کاتب خریدہ مین لکہتا ہی کہ موّید شاعر مقبول خواص و عوام اور مالک اراضی و املاک اور صاحب ریاست و ایالت تھا پہر لیکایک حوادث زمانہ مین ایسا اگرفتار ہوا کہ نہ وہ ریاست رہی اور نہ وہ ثروت و جاہ بلکہ امام مقتفی باللہ کی قید مین دس برس سے زیادہ مقید رہا اور مستنجد باللہ کی خلافت مین ۵۵۵ھ مین رہائی پائی مگر دس سال محبس کی ظلمت کے سبب سی اسکی آنکہو نکا نور جاتا رہا پہر شہر موصل مین گیا اور وہان ۲۴ ماہ رمضان پنجشنبہ کے دن ۵۵۷ھ مین فوت ہوا اور ولادت اسکی ۴۹۴ھ مین موضع الوس مین ہوی تہی اُلوس بضم ہمزہ ایک ناحیہ کا نام ہی جو دریای فرات کی کنارہ پر واقع ہے ؂

ابن الکیزانی

ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ثابت بن ابراہیم بن فرج کنانی مقری ادیب لبیب مصر کا رہنیوالا

معروف بابن الکیزانی شاعر نامور وسخنور معتق پرور یگانہ زمانہ تھا اسنے ایک دیوان عربی مین تصنیف کیا جسکی اکثر مضامین ورع اور تقوی سی پُر ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مجہی اسکا یہہ شعر نہایت پسند آیا ❊

اذا لاق بالمحب غرام فکذا الوصل بالحبیب یلیقُ

جب عاشق کو شورش لایق ہی تو اسیطرح وصل حبیب کو لایق ہی ۹- ماہ ربیع الاول یا محرم ۵۶۲ھ مین فوت ہوا اور امام شافعی کی قبہ کے پاس دفن کیا گیا اصحاب زیارت گاہ مخلوقات ہی اور کیزانی عمل کیزان یا بیچ کیزان کیطرف منسوب ہی اور اسکی اجداد مین سی کوئی شخص یہہ کام کرتا تھا ❊

رصافی شاعر

ابو عبد اللہ محمد بن غالب اندلسی رصافی شاعر فصیح البیان تھا اسکی اشعار ظریف اور ابیات لطیف و لحبیب اور مرغوب خاطر خواص و عوام تہے ومھفہف کالغصن الا انہ تتیم الالباب عند لقائہ بہت سی معشوق باریک کمر مثل شاخکے کہ عقلین اونکی دیکھنے سی حیران ہوتی ہین ❊ اضحی ینام وقد تحلل خدہ عرق فقلت الورد رش بمائہ ❊ چاشت کیوقت تک سوتی تہی اس حالین کہ انکی رخسار پر عرق کی تاج تہی مینی کہا کہ گلاب کی پہول نی اپنا عرق چہڑکا ہی وفات اسکی ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین ہوئی ❊

ابلہ بغدادی

ابو عبد اللہ محمد بن بختیار بن عبد اللہ معروف با بلہ بغدادی شاعر بے نظیر تھا- عماد کاتب خریدہ مین بیان کرتا ہی کہ یہہ شاعر سپاہیانہ وضع رکہتا تھا اور شعر پر مذاق لکہتا تھا اور اوس کے اکثر شعر مغنی گاتی تہے چنانچہ اس کے قصیدہ کا ایک شعر یہہ ہے ❊

لا یعرف الشوق الا من یکابدہ ولا الصبابۃ الا من یعانیہ ❊

شوق کو نہین سمجہتا مگر وہ جو اوسکی رنج کو کہینچے اور نہ عشق کو جانتا ہے مگر وہ جو اوسکی تکلیف اوٹہائی اور حسن تخلیص مین یہہ شاعر ضرب المثل ہی ۵۷۹ھ یا ۵۸۰ھ مین بغداد مین مرگیا ابلہ بمعنی معروف ہے یا نام باعتبار ضد کے ہی کیونکہ یہہ شاعر نہایت ذکی اور ذہین تھا اور نام بہی باعتبار ضد کی ہوتی ہین جیسے سودا کا نام کافور مثل مشہور ہی ❊ ع برعکس نہند نام زنگی کافور ❊

تاج الدین خراسانی

ابوسعید یا ابو عبد اللہ محمد بن ابی السعادات عبد الرحمن بن محمد بن مسعود بن احمد بن حسین بن محمد مسعودی ادیب کامل تہا۔ مقامات حریری کی شرح ایسی طویل اور حاوی نکات و اشارات پانچ جلدوں میں لکھی کہ کسی نے پہلے اوسکی ایسی شرح نہیں لکھی اور یہہ شرح بڑی مشہور ہوئی اور ہر ایک خاص و عام اسکو لیا کرتا تھا۔ یکم ماہ ربیع الآخر ۵۲۲ھ میں پیدا ہوا اور یکم ماہ ربیع الاخر ۵۸۴ھ کو دمشق میں فوت ہوا۔

ابن تعاویذی

ابو الفتح محمد بن عبد اللہ کاتب معروف بابن تعاویذی شاعر نامور اور سخنور نکتہ پرور تھا۔ اخیر عمر میں ۵۷۹ھ میں نابینا ہوا اور بعد نابینا ہونے کے کئی شعر اپنی نابینائی اور جوانی کے غم میں کہے اور نابینا ہونیکے پہلے ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا۔ ولادت اسکی دسوین رجب جمعہ کے دن ۵۱۹ھ میں اور وفات ۲۔ شوال ۵۸۴ھ کو بغداد میں ہوئی۔ تعاویذی نسبت طرف عمل تعویذ کے ہے ؛

موفق الدین اربلی

ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد بن قایدہ موفق الدین اربلی علم عربی میں امام تھا اور انواع شعر میں ماہر علم عروض اور قوافی اور تنقید شعر میں یگانہ تھا۔ صغر سن میں اسنے شعر کہنا شروع کیا بڑے بڑے فاضل علم نحو کے مسائل مشکلہ کے پوچھنے کیواسطے اسکے پاس آتے تھے۔ زین الدین ابو المظفر یوسف بن زین الدین والی اربل کی تعریف میں بہت اچھا قصیدہ منظوم کیا اور بڑی عزت پائی ۳۔ ربیع الآخر ۵۸۵ھ میں اربل میں فوت ہوا ؛

ابن المعلم نجم الدین

ابو الغنایم محمد بن علی بن فارس بن علی بن عبد اللہ بن حسین بن قاسم معروف بابن معلم واسطی نجم الدین لقب شاعر فصیح اللسان اور عذب البیان تھا چونکہ اسکے شعر ملیح اور پر مذاق اور مطبوع خاطر ہر خاص و عام ہوتے تھے اسواسطے بہت جلدی مشہور ہو جاتے تھے۔ اشعار و کتابت کی ہاتھ ہاتھ اسکی بڑی قدر ہونے لگی کہتے ہیں کہ اسکی شعر کے شیوع کا یہہ باعث تھا کہ جب یہہ شعر کہتا تھا تو فقرا اسکے

بسلسلہ شیخ احمد بن رفاعی اونکو یاد کرتے تھے ابن معلم اور ابن تعاویذی مین معارضے اور مناقشے ہوتے رہے اور ابن تعاویذی اسکی ہجو بہی کرتا رہا۔ ابن معلم کہتا ہے کہ ایک مرتبہ بغداد مین میرا گذر اوس مکان سے ہوا جہان ابن جوزی وعظ کر رہا تھا اور ہزارون آدمیون کا ازدحام تھا مین ابن جوزی کے پاس جا بیٹھا اور پہلے ہمارا باہم کچہہ تعارف نہ تھا اس اثنا مین ابن جوزی نے میرا ایک شعر استشہاد کیطور پر پڑہا اور کہا کہ ابن معلم نے کیا اچھا شعر کہا ہے پس مین نے اپنے وہان جانے اور اوسکے میرے اس شعر کو استشہاد پڑہنے اور مجہے نا پہچاننے سے بڑا تعجب کیا اسکے دیوان نے اسکی حین حیات مین بڑی شہرت پائی۔ ۱۲ جمادی الآخر سنہ ۵۰۱ھ مین پیدا ہوا اور ۱۲ جمعہ سنہ ۵۹۲ مین ہرث مین مرگیا اور ہرث واسطہ سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر ایک گانو کا نام ہے ٭

ابو الحرم نحوی

ابو الحرم مکی بن ریان ماکسینی صاین الدین اسکا لقب تھا موصل مین اسنے علم قرآن اور علم ادب پڑہا پہر بغداد مین گیا اور وہان ابن خشاب اور ابن صفار اور ابن انباری اور ابن وہان سعید سے علم ادب وغیرہ کی تکمیل کی پہر موصل مین آیا اور وہان علم کا شروع کرنے لگا اور لوگون نے اسکے بہت نفع اٹہایا۔ ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اسکو جامع فنون الادب اور حجۃ کلام العرب لکہا ہے شعر بہی اچہا کہتا تہا۔ نودس سال کی عمر مین نابینا ہوا تھا۔ ابو العلاء معری سے بڑا تعصب رکہتا تھا اور جسوقت اسکا شعر سنتا تہا تو ہنستا تہا اور خود بہی اسکی طرز پر شعر کہتا تھا اور وجہ اسکی یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ دونو نابینا تہے اور ادب مین شریک تہے۔ شنبہ کی رات ۲ شوال سنہ ۶۰۳ھ مین شہر موصل مین فوت ہوا۔ ماکسینی ماکسین کیطرف منسوب ہے اور ماکسین ایک چہوٹا سا شہر نہایت عمدہ اور خوبصورت نہر خابور کے کنارے پر جزیرہ کے مضافات سے ہے

فخر الدین رازی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن حسین بن حسن بن علی تیمی بکری طبرستانی الاصل رازی مولد فخر الدین ابن خطیب عالم ابلی اور فاضل اکمل علامہ زمان فہامہ دوران تھا کئی فنون مین اسنے تصنیف کی

اور اسکی تصنیفات سے بہت مشہور تفسیر کبیر اور مطالب العالیہ اور نہایۃ العقول اور شرح اشارات اور شرح کلیات قانون ہے عربی مین شعر بھی فصیح کہتا تھا اور وعظ بھی کرتا تھا اور وعظ مین وجد و رقت اور بکا واسپر غالب ہوتا تھا ہرات مین اسکی مجلس وعظ مین ارباب مذاہب اور مقالات کے آتے اور سوال کرتے اور جواب باصواب پاتے تھے شہاب الدین غوری کی ملازمت مین اسکا بڑا درجہ اور رتبہ ہوا اور اسنے بہت مال و متاع حاصل کیا اور جب کہین سوار ہو کر جاتا تھا تو تین سو طالب العلم اسکی ہمراہ ہوتے تھے ۔ غرض فضایل و فواضل امام فخر الدین کے شمار سے باہر ہین اور اس کے اشعار عربی جو سراسر پند و نصیحت سے بھرے ہوے ہین یہہ ہین ٭

نهاية اقدام العقول عقال — واكثر سعي العالمين ضلال
وارواحنا في وحشة من جسومنا — وحاصل دنيانا اذى ووبال
ولم نستفد من بحثنا طول عمرنا — سوى ان جمعنا فيه قيل وقال
وكم قد راينا من رجال ودولة — فبادوا جميعا مسرعين وزالوا
وكم من جبال قد علت شرفاتها — رجال فزالوا والجبال جبال

علما اس سے مستفید ہونیکیواسطے ممالک دور و دراز سے آتے تھے اور فائز المرام ہو کر مشہور زمانہ ہوتے تھے مدت تک مدرسہ خوارزم مین مدرس رہا علوم و فنون سے لوگونکو فایدہ پہونچاتا رہا ۔ ۲۵ رمضان سنہ ۵۴۳ یا سنہ ۵۴۴ھ مین پیدا ہوا اور پیر کے دن اول تاریخ ماہ شوال سنہ ۶۰۶ھ مین ہرات کے مدرسہ مین فوت ہوا روایت کرتے ہین کہ سنہ ۵۹۵ھ مین جب یہہ فاضل سلطان غیاث الدین غوری کے پاس فیروزکوہ مین آیا اور سلطان نے ہرات مین ایک بڑا عالیشان مدرسہ بنایا اور اسکو بڑی تعلیم و تکریم سے وہان کا مدرس مقرر فرمایا تو فرقہ کرامیہ کو جو تشبیہ اور تجسیم کے قایل ہین یہہ امر ناگوار گذرا پس فقہا کرامیہ اور حنفیہ اور شافعیہ فیروزکوہ مین غیاث الدین کے دربار مین جمع ہوے اور قاضی عبد المجید بن عمر المعروف بابن قدوہ کا جو فرقہ کرامیہ کا سرگروہ تھا فخر الدین سے مناظرہ ہوا جب غیاث الدین وہان سے چلا گیا تو فخر الدین نے ابن قدوہ کو گالی گلوچ دینی اور ایذا رسانی شروع کی اور ابن قدوہ نہایت ادب سے مقابلہ کرتا رہا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ کرامیہ نے ایک مفسدہ برپا کیا اور غیاث الدین نے اسکو وہانسے نکالدیا اور یہہ ہرات مین واپس آیا ٭

ابن اثیر جزری برادر عزالدین صاحب تاریخ کامل

مبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم المعروف با بن اثیر جزری عزالدین جزری صاحب تاریخ کامل کا بہائی ہی علم تاریخ اور ادب اور نحو اور حدیث اور تفسیر مین بڑا ماہر تھا علم نحو اسنے ابن دہان سے حاصل کیا تصنیفات بدیعہ اور رسایل وسیعہ اسنے تصنیف کئے کتاب الانصاف فی الجمع بین الکشف والکشاف اور کتاب فی صنعة الکتابة اور ابن دہان نحوی کی کتاب الفصول کی شرح بدیع نام اور ایک دیوان عجیب وغریب تصنیف کیا جزیرہ ابن عمر مین ۵۴۴ھ مین پیدا ہوا اور پنجشنبہ کے دن سلخ ذالحجہ ۶۰۶ھ مین شہر موصل مین فوت ہوا۔ کہتے ہین کہ اسکی لات کو تشنج ہوگیا تھا اسلئے ناچار ہوکر زمانہ نشین ہوا ایک شخص مغرب کا باشندہ اسکی بہائی عزالدین کو آکر کہنے لگا کہ مین اسکا علاج کرتا ہون اور صحت ہونے تک کچہہ اجرت نہ لونگا۔ اور روغن بناکر اسکی لات کو مالش کرنے لگا تہوڑے دنون مین آثار صحت کے نمایان ہونے لگے اسنے اپنے بہائی عزالدین کو کہا کہ اس طبیب کو کچہہ دیکر رخصت کردینا چاہئے کیونکہ اب مین بیماری کے باعث بڑے آرام مین ہون اور کسی رئیس وزیر کے یہان مجہی جانا نہین پڑتا بلکہ وہ خود مشورہ کیواسطے میرے پاس آتے ہین اگر مین تندرست ہوگیا تو پہر مجکو وہی تکلیف جانے آنیکی ہوگی اوسکی بہائی نے طبیب کو کچہہ دیکر رخصت کیا اور یہہ چند روز زندہ رہکر اُسی بیماری سے فوت ہوا جزیرہ ابن عمر ایک شہر موصل کے شمال کیطرف واقع ہے چونکہ دجلہ نے چارونطرف سے اوسکا احاطہ کیا ہوا ہے اسواسطے اسکا نام جزیرہ پڑا واقدی کہتا ہے کہ ایک شخص عبدالعزیز بن عمر نام نے اہل برقعیدین سے اوسکو بنایا ہے واللہ اعلم

ابن دہان نحوی

ابوبکر مبارک بن ابیطالب مبارک وجیہہ لقب المعروف با بن دہان نحوی شہر واسط مین پیدا ہوا۔ اور وہین پرورش پائی اسنے ابن سوادی شاعر وغیرہ سے علم تحصیل کیا اور ابن انباری اور ابن خشاب نحوی کی مصاحبت اور مجالست سے بڑا فایدہ پایا پہلے حنبلی تہا پہر حنفی ہوا پہر مدرسہ نظامیہ مین علم نحو کا مدرس مقرر ہوا اور اوس مدرسہ کی بانی نے یہہ شرط کی ہوئی تہی کہ اس عہدہ پر شافعی آئے

مقرر کیا جاویگا اسلئے پہر شافعی ہوا یہہ شخص بڑا بیہودہ گو اور حریص اور بدعتی تہا ۵۲۲ھ مین شہر واسط
مین پیدا ہوا اور ۶۱۲ھ مین بغداد مین فوت ہوا ۔

مظفر الاعمی شاعر

ابو العز مظفر بن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن شامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر جید اور ادیب اریب عروضی تہا اور علم عروض مین ایک مختصر رسالہ بہی اوسنے تصنیف کیا شعر بہت فصیح کہتا تہا ولادت اسکی پانچوین جمادی الآخر ۵۴۴ھ مین ملک مصر مین ہوئی اور ہفتہ کے دن ۹ محرم الحرام ۶۲۳ھ مین مرگیا

ابن عنین شاعر

ابو المحاسن محمد بن نصر الدین بن نصر بن حسین بن عنین انصاری شرف الدین لقب کوفی الاصل دمشقی مولد شاعر مشہور تہا اور خاتمہ شعراء کا اسپر ہوا اسکے بعد کوئی شاعر اسکا ہمپلہ نہین ہوا ہجو اور لوگون کے عیب چینی کیطرف بڑا مایل تہا شام اور عراق اور جزیرہ اور آذربیجان اور خراسان اور غزنہ اور خوارزم اور ماوراء النہر وغیرہ ملکونکی سیاحت کی ابن خلکان کہتا ہی کہ مین ابن عنین سے ۶۲۳ھ مین شہر اربل مین ملا ۔ لیکن اس سے کچہہ حاصل کرنیکا اتفاق نہوا اور وہ ہی بیان کرتا ہی کہ مینے ملک قاہرہ مین ۶۴۹ھ مین خواب مین دیکہا کہ ابن عنین کے ہاتھہ ایک سرخ ورق ہے اور اوسمین تقریبا پندرہ شعر ہین اور ابن عنین کہہ رہا ہے کہ مینے یہہ شعر ملک مظفر والی حماۃ کی مدح مین بنائے ہین اور ملک مظفر اور ابن عنین دونو اسوقت فوت ہوئے تہے لیکن اوسنے وہ اشعار مجلس مین سنائے اور اونمین سے مجہے ایک بیت بہت پسند آیا جس کو مینے یاد کرکے لوگون مین مشتہر کیا اور وہ شعر یہہ ہے ۔

والبیت لا یحسن انشاده ۔ الا اذا احسن من شاده

ابن عنین دمشق مین ملک معظم کے وقت عہدہ وزارت پر مامور ہوا یہہ شاعر ۵۴۹ھ مین پیدا ہوا اور ۶۳۰ھ مین فوت ہوا

ابن المستوفی

ابو البرکات مبارک بن ابو الفتح احمد بن مبارک بن موہوب شرف الدین لقب معروف بابن مستوفی

اربلی رئیس جلیل القدر کثیر التواضع واسع الکرم جامع الفضایل والفواضل تھا علم حدیث اور اسماء رجال اور اوسکی تمام متعلقات اور علم ادب اور علم حساب مین مہارت کلی رکھتا تھا ممالک دور ودراز سے بڑے بڑے اہل علم استفادہ کیواسطے اسکی پاس آتی تھے اسنے چار جلدون مین تاریخ اربل اور کتاب النظام فی کتاب شعر المتنبی وابی تمام اور ایک دیوان فصیح اور کتاب سر الصیغة علم ادب مین تصنیف کی ابو البرکات سنہ ۵۶۴ھ مین پیدا - اور سنہ ۶۳۷ مین فوت ہوا اور اسکا مرثیہ یوسف بن نفیس اربلی معروف بشیطان الشام نے کہا اور یہہ شیطان الشام سنہ ۵۸۳ھ مین اربل مین پیدا ہوا اور موصل مین ماہ رمضان سنہ ۶۳۶ مین فوت ہوا ✤

فقیہ قُمراوی

ابو الفضایل موسی بن محمد بن موسی بن احمد بن عیسی کنانی معروف بقمراوی نجم الدین اسکا لقب تہا اور علم فقہ اور ادب مین مشہور فاضل تھا اسنے ایک قصیدہ علی قیروانی مذکور کے بحر وقافیہ پر کہا تھا جسکے چند شعر یہہ ہین ✤ قد مل مریضک عوّدہ ✤ ورثی لاسیرک حسّدہ ✤ لم یبق جفاک سوی نفس ✤ زفرات الشوق تصعدہ ✤ هاروت یُعنعنُ فنّ السحر ✤ الی عینیک ویسندہ - یہہ فاضل سنہ ۵۹۱ھ مین پیدا ہوا اور آخر ماہ صفر سنہ ۶۵۱ مین فوت ہوا - قمراوی قمراو کیطرف منسوب ہے - جو ایک موضع صرخد واقع شام کے مضافات مین سے ہے ✤

ابن الاٰبار

محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر بن عبد اللہ بن عبد الرحمن کاتب معروف اور ادیب مشہور ملقب بابن الابار تہا سنہ ۵۹۵ھ مین پیدا ہوا - علم ادب اور تاریخ مین امام وقت تھا فصاحت وبلاغت نظم ونثر عربی مین دستگاہ کامل رکھتا تھا کتاب تحفة القادم اور کتاب ایماض البرق وغیرہ اسکی تصنیف ہین حاکم تونس نے اس خیال سے کہ اسکی باعث سے بغاوت پھیلیگی سنہ ۶۵۸ مین اسکو قتل کر دیا ✤

محقق طوسی مصنف اخلاق ناصری - محمد بن حسن طوسی نصیر الدین لقب

بڑا عالم فاضل حکیم فلسفی علامۂ زمان وفہامۂ دوران تہا شہر طوس مین پیدا ہوا اور بعض ہاتین آپ پہ درحقیقت
پائی علم حکمت مین دو واسطہ سے شیخ ابو علی سینا کا شاگرد ہے اکثر علوم وفنون مین اسنے کتابین تصنیف
کین لیکن اسکی مشہور شرح اشارات اور شرح مجسطی بطلیموس وتجرید در علم کلام واوصاف الاشراف در علم
سلوک واخلاق ناصری وغیرہ ہین چند مدت قہستان اور قلاع ملاحدہ اسماعیلیہ مین رہا اور بعض
وقت محبوس بہی ہوا جب ایلخان نے اس ملک کو فتح کیا تو یہہ فاضل انکی قید سے رہائی پاکر ایلخان
سے ملا - اور اُسنے اسکی بڑی قدر ومنزلت کی اور اسکو اپنا مصاحب بنایا لوگ تو اسکو شیعہ کہتے ہین
لیکن یہہ اسکے برخلاف اخلاق ناصری مین بیان کرتا ہے - یہہ فاضل کبہی کبہی شعر بہی کہتا
تہا چنانچہ اسنے یہہ شعر بابا افضل کاشانی کیطرف بطریق سوال لکہکر بہیجے تہے - نظم - اجزای پیالہ
کہ درہم پیوست * بشکستن آن روا نمیدارد دست * چندین سر وپای نازنین وسر ودست
از بہر چہ ساخت وز برای چہ شکست - بابا افضل جو بڑا حکیم اور صوفی تہا اُسنے یہہ جواب دیا - نظم -
تا گوہر جان در صدف تن پیوست * از آب حیات صورت آدم بست * گوہر چو تمام شد صدف را بشکست
بر طرف کلاہ گوشہ نشست - کہتے ہین کہ جس رات یہہ پیدا ہوا اوسی رات اسکا باپ فوت ہوا - اور یہہ ۷۷ سال کا ہوکر ۶۷۲ہ مین فوت ہوا ہے
ابن واصل - قاضی القضاۃ علامہ جمال الدین محمد ابن سالم بن واصل فاضل اجل تہا علم منطق ہندسہ اصول فقہ ہیئت
تاریخ مین بڑا ماہر تہا اسنے بہت عمدہ کتابین تصنیف کین - اغانی کا بہت اچہا اختصار کیا - ۲
قشیری بن ابو الفتح محمد مجد الدین علی بن وہب بن مطیع قشیری قوصی قاضی القضاۃ تقی الدین نادرۂ
روزگار اور سرآمد فضلائی نامدار تہا علم ادب اور شعر مین مہارت کامل رکہتا تہا اسکے والدین
قوص سے حج کیواسطے چلے آتے تہے تو شنبہ کے دن ۲۵ شعبان ۶۲۵ہ مین راستہ مین یہہ فاضل
پیدا ہوا اور اسنے شہر قوص مین پرورش پائی اور مصر وشام مین جاکر علم حاصل کیا - حافظ
فتح الدین کہتا ہے کہ جسقدر مین نے علمائے کرام دیکہے ہین اونمین سے کوئی اسکی برابر نہین دیکہا
اسنے عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا جو فصاحت وبلاغت سے پر ہے کہتے ہین کہ ساتوین صدی
کی ابتدا مین یہہ ہی عالم ہوا ہے امام نووی نے اسکیطرف خط لکہا اور اسمین اُسنے یہہ شعر درج کیا *

لکل زمان واحد یقتدی وھذا زمان انت لاشک واحد

ہر زمانے مین کوئی یگانہ ہوتا ہے جسکی پیروی کی جاتی ہے اور اس زمانہ مین بے شک تو ہی یگانہ ہے۔ گیارہوین ماہ صفر جمعہ کے دن سنہ مین اسکی وفات ہوئی ✤

جمال الدین قرشی صاحب صراح

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی عالم فاضل تھا جمیع علوم عربیہ مین اسکو مہارت کامل تھی لیکن سب سے بڑھکر لغت کیطرف اسکو بہت توجہ تھی اسنے صحاح جوہری کو مختصر کر کے ایک عجیب غریب کتاب لغت مین لکھی اور اسکا نام صراح فی لغات الصحاح رکھا یہہ کتاب نہایت مفید اور مقبول طبایع اہل فن ہے اس کتاب کے دیباچہ مین اسنے لکھا ہے کہ مینے بہت مدت تلاش کر کر صحاح کو کاشغر کے مدرسہ برہانیہ مسعودیہ سے حاصل کیا چونکہ وہ کتاب بڑی طویل تھی اسلئے اسکا مختصر کرنا شروع کیا اور کاشغر مین سنہ مین اوسکی تسویدسے فارغ ہوا اور دوشنبہ دنکے ۲۲ ماہ ذی القعد سنہ مین اوسکو بہمہ وجوہ تیار کر کے قابل انتساخ کیا اپنی کتاب کی صفت مین یہہ شعر کہے ہین

ھذا الصراح من الصحاح ھو قد یصفو لشاربہ وما بھو نق

یسقی بہ القہ سی ندمان النھی کاسی فواید مطرف ومعتق

فاشرب لتحظے کاسہ اذ کیس یحظی بھا لاحظ منہ لا حمق

یہہ فاضل آٹھوین صدی ہجری مین فوت ہوا ✤

ابن حیان نحوی

ابن حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان شیخ الزمان وامام النحاۃ اثیر الدین غرناطی علم نحو اور ادب اور حدیث وتفسیر مین ید طولے رکھتا تھا تفسیر بحر المحیط اور شرح تسہیل اسنے تصنیف کین۔ غرناطہ مین سنہ مین پیدا ہوا اور سنہ مین قاہرہ مین فوت ہوا اور سنے یہانتک کمالیت حاصل کی کہ اپنے اوستادوں کی مین حیات ہی مشہور اور مقدم ہوا ✤

قطب الدین شیرازی۔ محمود بن مسعود بن مصلح فارسی ابو ثنار کنیت قطب الدین لقب

سنہ ۶۳۴ھ مین پیدا ہوا نصیر طوسی سے پڑہتا رہا اور بغداد و دمشق و مصر مین مدت تک رہا اور تبریز مین آکر متوطن ہوا معقولات مین امام زمانہ تہا شرح مختصر ابن حاجب اور شرح مفتاح اور شرح کلیات قانون اسنے تصنیف کین روم مین ہی گیا اور اوسکے والی نے اسکی بڑی قدر و منزلت کی اور سیواس کا قاضی بنایا متقی اور پرہیزکار تہا نمازی باجماعت تہا اور شرح السنہ بغوی کا اکثر مطالعہ کرتا تہا اور جب کوئی کتاب تصنیف کرتا تھا تو صایم الیوم اور ساہر اللیل ہوتا تھا ماہ رمضان سنہ ۷۱۶ھ مین فوت ہوا۔

قطب الدین رازی

محمد بن محمد ابو عبد اللہ کنیت اور قطب الدین لقب المعروف بقطب تحتانی علوم عقلیہ و نقلیہ مین امام تہا دمشق مین آیا اور مرتے دم تک وہین رہا تاج الدین سبکی بیان کرتا ہی کہ جب یہ سنہ ۷۶۳ھ مین دمشق مین آیا تو ہم اسکا شعر سنکر اسکی ملاقات کو گئے اور مباحثہ کیا اور اوسکو منطق و حکمت مین امام اور تفسیر و معانی و بیان و نحو مین بڑا عالم معتبر پایا تفسیر کشاف کا حاشیہ سورہ طہ تک اور شرح مطالع اور شرح شمسیہ اور شرح اشارات وغیرہ تصنیف کین ماہ ذی القعدہ سنہ ۷۶۶ھ مین فوت ہوا۔

اقصرائی شارح موجز

محمد بن محمد بن فخر الدین رازی جمال الدین لقب محقق عارف اور مدقق کامل حسن السیرت تہا مسلسل نام مدرسہ مین مدرس رہا اس مدرسہ کے بانی نے یہہ شرط کی ہوئی تہی کہ اس مدرسہ کا مدرس وہ شخص بنایا جاویگا جسکو صحاح جوہری کی یاد ہوگی پس اقصرائی کے سوا کوئی شخص اسکو نہ ملا جو اس شرط کو پورا کرے۔ اقصرائی نے تفسیر کشاف کا حاشیہ لکہا اور علم بلاغت مین ایضاح کی شرح اور طب مین موجز کی شرح جو آجکل متداول ہے لکہی سنہ ۸۰۰ ہجری کے بعد فوت ہوا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب انتباہ مین لکہتے ہین کہ اقصرائی اصل مین اق صرائی کیطرف منسوب ہے اور اق کے معنے سفید اور صرائی معرب سرای کا ہے اور سرای کے معنے محل فراخ کے ہین پس مجموعہ کے معنے سفید محل ہوے

محقق دوانی مصنف اخلاق جلالی

محمد بن اسعد دوانی جلال الدین اسکا لقب تھا علوم عقلی و نقلی مین محقق کامل تھا اسکی تصانیف

اسکی کمالات علمی پر دال ہین - اسنے شرح تجرید قوشچی اور شرح مطالع پر حاشیہ لکہا اور اپنے ہمعصر
صدرالدین شیرازی کے ساتہہ مباحثے اور مناقشے کرتا رہا جنمین اکثر یہہ ہی غالب رہا اور ایک رسالہ
انموذج العلوم تصنیف کیا جسمین علوم مختلفہ اور فنون متفرقہ کے معرکۃ الآرا مسایل کا بیان
کیا ہے اسنے اپنے باپ سعدالدین اسعد سے علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ اور فقہ و تفسیر اور اور
علوم حاصل کیے اور اسکے باپ نے بڑے بڑے فضلاے جلیل القدر سے علم پڑہا جنمین سے مشہور سید شریف
جرجانی ہے اور محقق دوانی صاحب قاموس سے بہی پڑہتا رہا اور سواے انکے اُسکے اوستاد اور بہی بہت
ہین جنکا لکہنا موجب طوالت ہے اور اسنے عقاید عضدی کی شرح اور ہیاکل نور کی شرح اور
تہذیب المنطق کی شرح اور سورۃ اخلاص کی تفسیر لکہی ہے ۹۰۸ھ یا ۹۱۸ھ مین قصبہ دوان
مین جو گازرون کے پاس واقعہ ہے فوت ہوا ہو

صدرالدین شیرازی

محمد شیرازی علم حکمت اور فلسفہ مین بڑا ماہر تہا اسنے شرح تجرید اور شرح مطالع اور شرح شمسیہ
پر حاشیے لکہے اسکی تصنیفات اسکی ذکاوت اور تبحر پر دال ہے اور اکثر اسکی مباحثے محقق دوانی کے
ساتہہ ہوتے رہے اسنے شیراز مین مدرسہ بنایا اور اسمین درس دیتا رہا اسکا باپ ملک شیراز کا
ایک بڑا رئیس اعظم اور سردار معظم مرجع الاشراف والاعیان تہا اور اسکا بیٹا غیاث الدین جو
تحقیق اور تدقیق مین مشہور فی الآفاق تہا اپنے باپ کی وفات کے بعد اُسکا قایممقام ہوا
صدرالدین ۸۲۸ھ مین پیدا ہوا - اور ماہ رمضان ۹۰۳ھ مین فوت ہوا اور غیاث الدین ۹۴۸ھ مین مر گیا

علامہ تفتازانی

مسعود بن عمر سعدالدین تفتازانی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا ماہ صفر ۷۲۲ھ مین قریہ تفتازان
مین جو مضافات نسا مین ہے پیدا ہوا اور تہوڑی مدت مین جمیع علوم سے فارغ ہوا اور علوم
و فنون مین اسقدر کمالیت پیدا کی کہ کوئی اسکے ہمسرون سے اسکے درجہ تک نہ پہونچا اور کتب
مفید عام اسنے تصنیف کین چنانچہ اسنے زنجانی کی شرح ۱۶ برس کی عمر مین شہر ترمذ مین ۷۳۸ھ مین

مین بنائی ہو مطول اور مختصر المعانی اور سعدیہ شرح شمسیہ اور شرح عقاید اور شرح قسم ثالث مفتاح سکاکی اور تلویح اور حاشیہ شرح مختصر الاصول عضدی اور فتاوی حنفی اور حاشیہ تفسیر کشاف وغیرہ کتابین لکھین امیر تیمور گورکان اسکی بڑی عزت کرتا تھا اور اسکو اپنے پاس بڑی شان وشوکت سے بٹھلاتا تھا اسلیئے اسکے ہمسر اسپر بڑا رشک کرتے تھے۔ علامہ مذکور اور سید شریف علی جرجانی مین بڑے بڑے مباحثے ہوتے رہے جنکا بیان سید شریف کے تذکرہ مین لکھا گیا ہے۔ پیر کے دن ۲۲۔ محرم ۷۹۲ھ مین شہر سمرقند مین فوت ہوا اور سرخس مین اسکی نعش کو لیجا کر چہارشنبہ کو ۹۔ جمادی الاول کو دفن کیا میر سید شریف نے اسکی تاریخ وفات یہہ کہی بیت

عقل را پرسید از تاریخ سال رحلتش * گفت تاریخش یکے کم طیب اللہ ثراہ *

مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس

محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود بن ادریس بن فضل اللہ بن شیخ الاسلام ابی اسحٰق گازرونی المشہور شیخ مجدالدین فیروزآبادی لغوی صاحب قاموس وغیرہ گازرون مین ماہ ربیع الاول ۷۲۹ھ مین پیدا ہوا سات برس کی عمر مین قرآن مجید یاد کر کے شیراز مین گیا اور علم ادب اور لغت اپنے باپ اور شیخ عبداللہ بن محمود وغیرہا سے حاصل کیا اور خوشنویسی اور استحضار لغات مین یگانہ زمانہ ہوا بغداد مین مدت تک مدرس رہا اور اسکے گردنواح کے لوگ مستفید ہوتے رہے۔ علم وفضل مین باسقدر ترقی کی کہ ملک اشرف اسمٰعیل والی زبید نے اسکی شاگردی اختیار کی اور اپنے لڑکی کی شادی اس سے کردی جس سے اسکو یہانتک خصوصیت حاصل ہوئی کہ جس ملک مین جاتا تھا اسکی بڑی تعظیم وتکریم وہانکے حاکم بجالاتے تھے چنانچہ ملک منصور والی تبریز اور سلطان بایزید خان بن عثمان والی روم اور بادشاہ مصر اور ابن ادریس صاحب بغداد اور امیر تیمور بادشاہ ہند وغیرہ اسکی خدمت اور تواضع حد سے زیادہ کرتے تھے اسکا مقولہ ہے کہ مینے پچاس ہزار مثقال سونیکی کتابین خریدی ہین تصنیفات اسکی بکثرت ہے چنانچہ بصایر ذوی التمیز فی لطایف الکتاب العزیز تنویر المقیاس

فی تفسیر ابن عباس - فاتحہ الاٰیات بتفسیر فاتحہ الکتاب - درالنظم - حال الخلاص - شرح خطبہ کشاف شوارق الاسرار العلیہ - ربع بخاری کی شرح بیس جلدین - اسعاد بالاصعاد - نفحہ عنبریہ - احاسن اللطائف - فصل الدرر - روضۃ الناظر فی ترجمہ شیخ عبدالقادر - مرقات وفیہ فی طبقات حنفیہ - نزہۃ الاذہان فی تاریخ اصفہان - درر الغالی - سفر السعادۃ - قاموس جو لغت مین معتبر اور بڑی مشہور و معروف کتاب ہے - شرح قصیدہ بانت سعاد وغیرہ تصنیف کین کرمانی کہتا ہے کہ یہہ فاضل نظم ونثر فارسی و عربی مین یکتائے زمانہ تھا جب یہہ شخص امیر تیمور سے ملا تو اوسنے اسے ایک لاکھ درہم عطا کیا وفات اسکی زبید مین بیسوین شوال ۸۱۷ھ مین ہوئی اور عمر نوے سال سے زیادہ تھی فیروزآباد شیراز مین ایک شہر کا نام ہے ✦

کاتب چلپی مصنف کشف الظنون

مصطفیٰ بن عبداللہ قسطنطینی المشہور بکاتب چلپی عالم فاضل تھا علم تاریخ مین بڑا ماہر تھا اسنے ایک کتاب کشف الظنون نام لکہی جسمین تمام کتب مصنفہ اسلام اور قبل اسلام کا حال مع حالات اونکے مصنفون کے درج کیا ہے اس قسم کی کتاب آجتک سوائے اسکی کوئی تصنیف نہین ہوئی اس کتاب کی تسوید وتبییض اسنے ۱۰۵۸ھ مین دو مہینے مین کی اور ۱۰۶۸ھ مین فوت ہوا ✦

حرف النون

نابغہ جعدی

نابغہ جعدی صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور ہوئے ہین انکے نام مین اختلاف ہے بعضے قیس بن عبداللہ اور بعضے حبان بن قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ کہتے ہین اور وجہ لقب نابغہ کی یہہ ہے کہ آپ زمانہ جاہلیت مین بہت فصیح شعر کہتے تھے پہر آپنے تیس سال تک بالکل شعر کہنا ترک کر دیا تہا اور نابغہ لغت مین اوسکو کہتے ہین جو بالکل شعر نکہتا ہو پہر یکایک نہایت عجیب و غریب شعر کہنے لگے پس چونکہ پہلے اونہون نے شعر کہنا ترک کر دیا تہا اسلیے گویا یہہ شاعری انپر پہر جب کہنے لگے تو نابغہ ہوئے اور آپ شاعر محسن طویل العمر اور نابغہ ذبیانی سے اسن اور اکبر ہوئے ہین عمر آپکی

ایکسو اسی سال اور بقول ابعفر دو سو بیس اور بقول اصمعی دو سو تیس سال کی ہو اور عبداللہ بن زبیر کے عہد تک زندہ رہے زمانہ جاہلیت مین بہی انکے اشعار موحدانہ ہوتے تھے جیسے ؎

الحمد للہ الذی لا شریک لہ ۔ من لم یقلہا فنفسہ ظلما

شکر اوس خدا کا جسکا کوئی شریک نہین جو شخص اس بات کا قایل نہو اوسنے اپنے نفس پہ ظلم کیا اور ابوتمام طائی حماسہ مین بہی انکے اشعار لایا ہے ؎

نضر بن شمیل نحوی

ابوالحسن نضر بن شمیل بن خرشہ تمیمی مازنی نحوی بصری فقہ حدیث ادب وغیرہ علوم و فنون مین بڑا ماہر تہا حدیث مین اسکی روایت بڑی معتبر ہے خلیل بن احمد کے مصاحبون مین سے تھا ابوعبیدہ سے روایت ہو کہ جب نضر بصرہ مین افلاس سے تنگ آکر خراسان کو چلا تو تین ہزار محدث اور نحوی اور لغوی اور عروضی اور اخباری نے اسکی مشایعت کی حریری درۃ الغواص مین لکہتا ہے کہ خلیفہ مامون کو اس حدیث مین کہ اذا تزوج الرجل المرأۃ لدینہا وجمالہا کان فیہا سداد من عوز سداد بفتح سین یاد تھا نضر نے کہا ای امیرالمومنین سداد بالفتح یہان خطا ہے اسکو سجگہہ بالکسر پڑہنا چاہئے اور یہہ خطا آپکی نہین ہے ہشیم نے یون ہی روایت کی ہے خلیفہ نے کہا ان دونو مین کیا فرق ہے نضر نے کہا سداد بالفتح کے معنی قصد فی الدین اور السبیل کے ہین اور سداد بالکسر محکمی اور ہر چیز جس سے رخنہ کا انسداد اور نقصان کی تلافی کی جائے۔ خلیفہ نے کہا تمہین کوئی سند بہی یاد ہے اسنے یہہ شعر عرجی شاعر کا پڑہا ؎

اضاعونی وای فتی اضاعوا ۔ لیوم کریہۃ وسداد ثغر

خلیفہ نے اسوقت اسکو پچاس ہزار درہم عطا فرمایا۔ اسنے کتاب الاجناس پانچ جلد مین جسمین پانچ انواع مختلفہ کا بیان ہے اور کتاب السلاح اور کتاب المعانی اور کتاب غریب الحدیث اور اور بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین ماہ ذی الحجہ ۲۰۴ھ مین شہر مرو علاقہ خراسان مین فوت ہوا

خبز ارزی ۔ ابوالقاسم نصر بن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف خبزارزی شاعر

امی تھا لکھہ پڑھہ نہ سکتا تھا مگر شعر گوئی مین یگانہ تھا اور خبز آرزی اسکو اسواسطے کہتے تھے کہ بصرہ کے مربد مین (مربد بصرہ مین ایک محلہ کا نام ہی) ایک دکان مین آرز کی روٹی پکاتا تھا اور اشعار عاشقانہ پڑہتا تھا اور لوگونکا ازدحام اسکے آس پاس رہتا تھا اور اسکے شعر سنکر لوگ بڑے خوش ہوتے تھے اور تالی بجاتے اور اسکے حال کو دیکھکر بہت تعجب کرتے تھے - ابو الحسین محمد بن محمد بن لنک باوجودیکہ شاعر عدیم المثل تھا پہر بہی اسکی دکان پر آکر بیٹہتا اور اسکے شعر سنکر نہایت محظوظ ہوتا تھا - ابو الحسین نے نصر کے شعرون کا ایک دیوان جمع کیا نصر مدت تک بغداد مین رہا - خطیب نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی کہ اسکے دیوان اور مقطعات کی روایت معافی اور ابن ذکریا حریری - اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم وغیرہم ایک جماعت نے کی ہے ثعالبی کتاب الیتیمہ مین اسکے کئی قطعے لایا ہی - چنانچہ دو چار شعر یہان بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین

رأيت الهلال ووجه الحبيب فكانا هلالين عند النظر

ولم ادر من حيرتي فيهما هلال السماء ام هلال البشر

ولولا التورد في الوجنتين وما راعني من سواد الشعر

مینے چاند اور معشوق کا چہرہ دیکہا - پس وہ دونو دیکھنے مین ہلال تھے مین اون دونون مین حیرت مین آکر نہ سمجہہ سکا - آسمان کا چاند ہے یا آدمی کا چاند - اگر اوسکے دونون رخسار نہ گلابی رنگ ہوتا اور مجہے اپنی سیاہ بالون سے نہ ڈراتا ۔

لكنت اظن الهلال الحبيب وكنت اظن الحبيب القمر

تو مین ہلال کو حبیب اور حبیب کو چاند خیال کرتا ۔

فهذا يغيب وذا لا يغيب وما من يغيب كما من حضر

لیکن یہہ غائب ہوتا ہے اور وہ غائب نہین ہوتا اور جو غائب ہو وہ اوس جیسا نہین ہے کہ حاضر ہو یہہ شاعر ۳۱۷ھ مین فوت ہوا - خبز آرزی بفتح خائے معجمہ وسکون بائے موحدہ وفتح زائے بعدہ ہمزہ پہر رائے مہملہ پہر زائے معجمہ نسبت طرف خبز ارز کے ہے ۔

ابن قلاقس

ابوالفتوح نصراللہ بن عبداللہ بن مخلوف بن علی بن عبدالنور بن قلاقس ملقب بقاضی اعز شاعر بے نظیر اور عالم بے مثیل تھا شیخ حافظ ابوطاہر احمد بن محمد سلفی کی صحبت سے اس شخص نے بڑا فایدہ حاصل کیا اور اوسکی مدح مین نہایت عمدہ قصائید منظوم کئے۔ اخیر وقت مین بلاد یمن مین گیا اور عدن مین ابوالفرج یاسر ابی الندی بلال بن جریر محمدی وزیر محمد اور ابوالسعود شیخ عمران بن محمد والی یمن کی مدح مین بہت قصیدہ کہے اور انعام وافر اور مال و متاع بہت سا لیکر جہاز پر سوار ہوا راستہ مین جہاز ٹوٹ گیا اور تمام مال و متاع متصل جزیرہ ناموس کے جو دہلک کے قریب ہے پانچوین ماہ ذیقعدہ یوم جمعہ ٥٦٣ھ کو غرق ہوا۔ ابن قلاقس تنہا بہت ابتر وزیر مذکور کے پاس گیا اور ایک قصیدہ نہایت فصیح و بلیغ کہکر لیگیا جسکے عوض مین پہر اوسنے اسکو بہت سا مال و متاع عطا فرمایا۔ ولادت اس شاعر کی سرحد اسکندریہ مین چہارشنبہ کے دن ۱۴ ماہ ربیع الاول ٥٣٢ھ مین ہوئی اور تیسری شوال ٥٦٧ھ مین فوت ہوا۔ قلاقس جمع قلقاس اور قلقاس بضم بیخ نبات جسکو پکاکر قوت باہ کے زیادہ ہونے کے واسطے کہاتے ہین اور اوسکی مداومت سودا پیدا کرتی ہے ❖

ابوالمرہف نمیری

ابوالمرہف نصر بن منصور بن حسن بن جوشن نمیری شاعر نامور ہوا گرنا بینا تھا ایام صبا مین بغداد مین آیا اور رہر ستہ دم تک وہان ہی رہا قرآن مجید کو یاد کیا۔ اور امام حنبل کے مذہب کی فقہ پڑہی اور علم حدیث قاضی ابوبکر بن عبدالباقی انصاری اور ابوالبرکات عبدالوہاب بن المبارک انماطی اور ابوالفضل محمد بن ناصر وغیرہ سے پڑہا اور علم ادب ابومنصور بن جوالیقی سے حاصل کیا شعر گوئی مین ید طولے رکھتا تھا خلفاء اور وزراء اور اکابرین کی مدح مین کئی قصائد کہے اور انعام اور صلے پائے اور عربی مین ایک نہایت فصیح و بلیغ دیوان تصنیف کیا ۱۴ سال کی عمر مین اسکی دونون آنکہین چیچک سے جاتی

ہین ۲۳ جمادی الآخر ۱۵۱۰ھ یوم سہ شنبہ عصر کے بعد رقہ مین پیدا ہوا اور ۲۰ ربیع الآخر ۵۸۹ھ یوم سہ شنبہ بغداد مین فوت ہوا ✤

مطرزی

ابوالفتح ناصر بن ابوالمکارم عبدالسید بن علی مطرزی فقیہ حنفی نحوی ادیب خوارزمی علم لغت اور ادب اور شعر مین یگانہ زمانہ اور امام وقت تھا۔ تصانیف اسکی بکثرت ہین چنانچہ اسنے مقامات حریری کی مختصر شرح جو مطلب برآری کے لئے بہت مفید ہے اور کتاب المغرب اون الفاظ عربیہ کے بیان مین جنکو فقہا استعمال مین لاتے ہین اور اقناع فی اللغۃ اور مختصر اصلاح المنطق اور مصباح فی النحو وغیرہ تصنیف کین ہین یہہ شاعر ۵۳۸ھ مین خوارزم مین پیدا ہوا اور وہین ۶۱۰ھ مین فوت ہوا ✤

ابن اثیر جزری

ابوالفتح نصر اللہ بن محمد جزری ابن اثیر مصنف کامل کا بہائی ہے جزیرہ ابن عمر مین پیدا ہوا اور اپنے والد کے ہمراہ شہر موصل مین گیا اور وہان علم ادب اور شعر مین بڑی کمالیت پیدا کی اور کتاب المثل السائر فی ادب الکاتب والشاعر اور الوشی المرقوم فی حل المنظوم تصنیف کین۔ اور ابوتمام طائی اور بحتری اور دیک الجن اور متنبی کے اشعار جمع کرکے ایک مفید کتاب بنائی اور سوائے انکے اور دیوان اور رسالے عجیب وغریب تصنیف کئے یہہ فاضل اپنی کتاب الوشی المرقوم مین لکھتا ہے کہ مینے بے شمار شعر یاد کئے اور دیوان حماسہ اور دیوان ابی عبادہ بحتری اور دیوان متنبی کو بحفظ کیا اور کئی سال انکو پڑہتا رہا اب وہ میرے واسطے ایک امر خلقی اور طبعی ہوگیا ہے وفات اسکی ۶۳۷ھ مین ہوئی ✤

حرف الواو

ولید بن یزید

ولید بن یزید بن عبدالملک ۱۲۵ھ مین تخت نشین ہوا مگر لہو ولعب اور فسق وفجور مین یگانہ تھا

قرآن مجید اور خانہ کعبہ کی بہی اسنے بے ادبی کی اور زنا اور شراب نوشی مین سب فاجرون سے بڑہگیا عربی مین اسکے اشعار اکثر شوخی و چالاکی اور فسق و فجور پر دال ہین چنانچہ ایک روز اسنے یہہ آیات پڑہی - واستفتحوا وخاب کل جبار عنید من ورائہ جہنم - تو اوسنے قرآن مجید منگوا کر اسکو نشانہ تیر بنایا اور یہہ شعر کہے ؎

تهدد کل جبار عنید — فها انا ذاک جبار عنید

اذا ما جئت ربک یوم حشر — فقل یا رب حرقنی الولید

یعنے تو ہر متکبر سرکش کو ڈراتا ہے - خبردار ہو وہ جبار عنید مین ہون - جب دن قیامت کے تو اپنے خدا کے پاس آئے تو کہہ اے خدا مجہے ولید نے جلا دیا ہے اور اسکی اور بہی اشعار مضامین فاحشہ سے اسقدر پر ہین کہ جنکے سننے سے نفرت آتی ہے سلطنت کا کام بہی اسیوجہ سے نا درست رہا اور ایک سال سلطنت کرکے ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا ؎

بحتری شاعر

ابو عبادہ ولید بن عبید بن یحیی بن شملال طائی بحتری شاعر نامور اور ادیب نکتہ دان معنی پرور تہا منبج مین ۲۰۶ھ مین پیدا ہوا اور وہان ہی پرورش پائی پہر عراق مین گیا اور بہت سے اشعار شہر حلب اور اوسکی گرد نواح کی تعریف مین کہے ابو بکر صولی نے اپنی کتاب مین جو ابو تمام کے حالات مین لکہی ہے - روایت کرتا ہے کہ بحتری کہتا تہا کہ مین حمص مین ابو تمام کے پاس گیا اور اپنے شعر اوسکو سنائے اور جو شاعر وہان آتا تہا ابو تمام کو ضرور اپنے شعر سناتا تہا جب ابو تمام نے میرے شعر سنے تو نہایت خوش ہوا اور سب شاعرون سے توجہ چہوڑ کر میری طرف ملتفت ہوا - جب لوگ اوسکی مجلس سے مرخص ہوگئے اوسنے کہا اے بحتری تو ان سب شاعرون سے جنہون نے مجہے شعر سنائے ہین اشعر ہے ابو العلاء معری سے کسینے پوچہا کہ ابو تمام اور متنبی اور بحتری تینون سے کون اشعر ہے ابو العلاء نے کہا ابو تمام اور متنبی حکیم ہین اور ابو تمام شاعر ہے کسی نے بحتری سے پوچہا کہ تیرے شعر اچہے ہین یا ابو تمام کے اوسنے

کہا کہ اُسکی جید میرے جیدون سے اچھی ہین اور میری ردیہ اوسکی ردیون سے افضل ہین روایت کرتے ہین کہ حلب مین ایک شخص طاہر بن محمد ہاشمی تھا۔ اوسکا باپ ایک لاکھ دینار ترکہ چھوڑ مرا طاہر نے وہ سب شاعرون اور زائرون پر فی سبیل اللہ خرچ کیا بحتری نے بھی وہان جانیکا قصد کیا جب حلب مین پہونچا اور ا سنے سنا کہ اب وہ قرض کے باعث گہر مین ہے۔ تو بہہ نہایت غمگین ہوا اور غلام کے ہاتھہ اشعار مدحیہ بہیجے جب طاہر بن محمد نے اسے دیکہا تو رو دیا اور غلام کو بلوا کر کہا کہ میرے گہر کو بیچ ڈال اوس نے کہا آپ قرضخواہون کے سامنے بیچتے ہین اسنے کہا ضرور بیچنا ہے غرض اسنے تین سو دینار کو گہر بیچا اور تہیلے مین ایکسو دینار ڈالکر بحتری کے پاس ارسال کیا بحتری نے یہہ حال سنکر چند شعر مدحیہ اور کہکر اوس تہیلی کو واپس کیا۔ جب تہیلی اور وہ شعر طاہر کے پاس پہونچے تو اوسنے اور پچاس دینار اوسمین ڈالکر واپس کئے اور قسم دی کہ اب نہ واپس کرے جب دو دینار بحتری کے پاس پہونچے تو اوسنے یہہ شعر کہے ؎

شکرتک ان الشکر للعبد نعمۃ ✿ ومن یشکر المعروف فاللہ زائدہ

لکل زمان واحد یقتدی بہ ✿ وھذا زمان انت لاشک واحدہ

یہہ شاعر ۲۸۴ھ مین منبج مین فوت ہوا۔ اور اسکے اشعار متفرق پڑے ہوئے تھے پہلے ابوبکر صولی نے ترتیب حروف پر اونکو جمع کیا پہر علی بن حمزہ اصبہانی نے حروف کی ترتیب کو چھوڑکر انواع کی ترتیب پر جمع کیا جسطرح ابوتمام کے شعرونکو ان دونون نے جمع کیا تھا۔ بحتری نے ابوتمام کیطرح کتاب الحماسہ اور کتاب معانی الشعر تصنیف کین یہہ شاعر اپنے جد بحتر بن عتود بن عنین کی طرف منسوب ہے ؎

حرف الفاء

فرزدق شاعر

ابوفراس ہمام فرزدق بن غالب بن صعصعہ تمیمی شاعر مشہور اور سخنور معروف تھا فرزدق کے

یعنے لغت مین زشت اور ترش رو اور اُس گروہ نان کے ہین جو تنور مین گر کر جل جائے اور اس کا باپ غالب اپنی قوم کا سردار تھا فرزدق اپنے باپ غالب کی قبر کی بہت تعظیم کرتا اور اوسکی تعریف توصیف مین سیکڑون شعر کہتا تہا اور اسکے بزرگون مین سے اسکا دادا صعصعہ اول ایمان لایا ہے اور وہ جاہلیت مین بہی جلیل القدر عظیم الشان تہا اور فرزدق اور جریر کے مہاجات اور مشاجرات عرب مین ضرب المثل ہین - بعضے فرزدق اور بعضے جریر شاعر کے شعرونکو ترجیح دیتے تہے - ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ہشام بن عبد الملک اپنے باپ کی حین حیات مین حج کیواسطے گیا اور بیت اللہ کے گرد طواف کرکے لوگون کے اژدحام کے سبب استلام حجر نہ کرسکا آخر ناچار ہوکر منبر پر لوگون کے دیکھنے کے واسطے بیٹھا اتنےمین حضرت امام زین العابدین ابن امام حسین بن علی مرتضی تشریف لائے اور آپ جب طواف سے فارغ ہوئے اور حجر اسود کیطرف آنا چاہا تو لوگ خود بخود ہٹ گئے اور آپ نے بڑی آسایش سے استلام حجر اسود کیا ہشام کے آس پاس صدہا شامی بیٹھے تہے کسینے اونمین سے پوچہا کہ یہہ کون زبردست شخص ہے جسکی واسطے خود بخود لوگ ہٹ گئے ہین ہشام نے کہا مین نہین جانتا - فرزدق وہان حاضر تہا ہوکر فی البدیہہ ایک قصیدہ امام زین العابدین کی مدح مین پڑہا جسکے چند شعر معہ ترجمہ یہان درج کیے جاتے ہین +

هذا الذی تعرف البطحاء وطأته * والبیت یعرفه والحل والحرم

یہہ وہ شخص ہے جسکی جائے قدم کو بطحاے مکہ اور بیت اللہ اور حل اور حرم پہچانتا ہے +

هذا ابن خیر عباد الله کلهم * هذا التقی النقی الطاهر العلم

یہہ سب اللہ کے بندونمین سے نیک اور بزرگ کا فرزند ہے یہہ پرہیزگار پاکیزہ طاہر دانا اور سردار ہے

هذا ابن فاطمة ان کنت جاهله * بجده انبیاء الله قد ختموا

اگر تو جاہل ہے تو جان لے کہ یہہ بی بی فاطمہ کا بیٹا ہے اور اوسکی جد پر خدا کے پیغمبر ختم ہوئے ہین غرض فرزدق نے وہین ایک لمبا قصیدہ آپکی شان مین پڑہا جسکو ہشام سنکر غضبناک

ہوا اور حضرت امام زین العابدین صاحب نے بارہ ہزار درہم اسکی عوض مین عطا فرمائے فرزدق
نے کہا کہ اے امام مینے خدا کیواسطے آپکی تعریف کی ہے اور میری غرض صلہ حاصل کرنیکی نہین
امام زین العابدین نے فرمایا کہ ہم اہل بیت جب کسی کو کوئی چیز بخشتے ہین تو پہر واپس نہین لیتے
فرزدق نے اپنی چچا کی بیٹی نوار سی سے شادی کی تہی پہر آپس مین مخالفت ہوئی اور عبد اللہ
بن زبیر کے یہان مقدمہ پیش ہوا خولہ بنت منظور بن ریان فزاری عبد اللہ بن زبیر کی
عورت نوار کی طرفدار تہی - اور نوار اسکی گہر مین آکر سکونت پذیر ہوئی اور فرزدق حمزہ بن
عبد اللہ بن زبیر کے پاس اترا عبد اللہ بن زبیر نے حکم دیا کہ فرزدق نوار کے پاس
نہ جائے جبتک کہ وہ دونو بصرہ مین جاکر وہان کے عامل کو مقدمہ فیصل کرنیکیواسطے حاکم نہ بنائین
پس چند مدت تک فرزدق کا اتفاق نوار سے رہا اور اوس سے کچہہ عرصہ کے بعد اولاد بہی
پیدا ہوئی جنکا نام لبطہ - سبطہ - حبطہ - رکفہ - زمعہ تہا اور کلطہ و جلطہ بہی اسکی اولاد سے
کہتے ہین - آخر فرزدق نے نوار کو طلاق دیا اور پہر بہت پریشان ہوا فرزدق کی وفات
جریر شاعر سے چالیس روز اول سنہ ۱۱۰ھ مین ہوئی ✤

ہلال شاعر

ہلال بن خالد بن ارقم بن قسیم بن ناشرہ بن سیار بن رزام بن مازن بن مالک بن عمرو
بن تمیم شاعر اسلامی بنی امیہ کیوقت ہوا ہے لیکن ابو الفرج اصبہانی صاحب اغانی بیان
کرتا ہے کہ شاید اسنے کچہہ زمانہ سلطنت عباسیہ کا بہی پایا ہے ✤

ابن کلبی نسابہ

ابو المنذر - ہشام بن ابو النصر محمدؐ بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی نسابہ کوفی علم انساب مین بڑا
ماہر تہا اسنے ایک مفید کتاب مسمی بکتاب الجمہرہ انساب مین تصنیف کی یہہ شخص کہتا تہا کہ مجہی
چچا ہمیشہ قرآن کے نہ یاد کرنے سے عتاب کرتا تہا - سو مینے تین روز مین قرآن مجید یاد کرلیا
اور اسکی تصانیف بہی کثیر ہے چنانچہ کتاب حلف عبد المطلب و خزاعہ - کتاب حلف الفضول - کتاب

حلف تمیم و کلب - کتاب المنافرات - کتاب بیوتات ربیعہ - کتاب الکنی - کتاب شرف قصی و ولدہ فی الجاہلیۃ والاسلام - کتاب القاب قریش - کتاب القاب یمن - کتاب المثالب کتاب النوافل - کتاب ادعاء معاویہ زیاد - کتاب اخبار زیاد بن ابیہ - کتاب صنایع قریش کتاب المشاجرات - کتاب المعاتبات - کتاب ملوک الطوائف - کتاب ملوک کندہ - کتاب افتراق ولد نزار - کتاب التفریق الاول کتاب طسم و جدیس وغیرہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف ایکسو پچاس سے زیادہ ہین اور سب اعلے او عمدہ اور انفع اور احسن ہین وفات اسکی ٢٠٤ھ مین ہوئی

بدیع اسطرلابی

ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن حسین بن یوسف یا احمد المعروف بہ بدیع اسطرلابی شاعر نامور سخنور بھی پرور تھا آلات فلکیہ مین بڑا اوستاد کامل تھا اور اس عمل سے خلیفہ مسترشد باللہ کیوقت اسنے بڑا رتبہ پایا اور بہت مال و متاع حاصل کیا اور اسکے بعد کوئی ایسا نہین ہوا اور شعر مین اس قدر استہزا اور تمسخر کو داخل کرتا تھا کہ الفاظ مین بہی فحش لاتا تھا یہہ شخص ٥٣٤ھ مین فالج کی مرض سے مرگیا ہو

ابن القطان

ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن فضل بن القطان عبدالعزیز بن محمد بن حسین بن علی بغدادی سردفتر شعرائے نامدار و سرآمد بلغائے ذوی الاقتدار ہوا ہے خلاعت و مجانت و تمسخر مین سب ہمعصرون سے سبقت لیگیا تہا - اسنے عربی مین دیوان نہایت عمدہ فصیح و بلیغ تصنیف کیا اس کے اشعار پر مضامین دلچسپ و مرغوب خاطر ہین ابن قطان اور حیص بیص شاعر مین بہت معارضے اور مقابلے ہوتے رہے ابن قطان اکثر ہجو مین شعر کہتا رہا ہے ٤٧٨ھ مین پیدا ہوا اور شنبہ کے دن ٢٨ ماہ رمضان ٥٥٨ھ مین مرگیا - اور حضرت معروف کرخی کی مقبرہ مین دفن کیا گیا

حرف الیاء

یزید بن معاویہ اموی

یزید بن معاویہ اموی شعر اسکے اگرچہ بہت تہوڑے پائے جاتے ہین مگر جس قدر ہین فصیح ہین
چنانچہ دو شعر اسکے یہان درج کئے جاتے ہین ٭

وکیف تری لیلی بعین تری بھا سواھا وما طہرتھا بالمدامع

تو لیلی کو اون آنکہونسے جنسے غیر کو دیکہتا ہے کیونکر دیکہہ سکتا ہے اور حالانکہ تونے اونکو آنسونسے پاک نہین کیا۔

وتلتذ منھا بالحدیث وقد جری حدیث سواھا فی خروق المسامع

تو اسکی باتون سے لذت اوٹہاتا ہے حالانکہ کانون کے سوراخون مین اورونکی باتین داخل
ہوئی ہین۔ اور یہہ شعر بہی یزید کے کہتے ہین ٭

وشمسۃ کرم برجھا قعر دنّھا ومشرقھا الساقی ومغربھا فمی

فان لم تکن حلا علی دین احمد فخذھا علی دین المسیح بن مریم

وخمر کتبرٍ فی زجاج کفضۃ وساق کبدر فی ندامی کالنجم

بہت سے انگوری سورج یعنی انگوری شراب کا برج اوسکے مٹکے کا قعر ہے اور اوسکا مشرق ساقی اور مغرب منہہ ہے۔ اگر یہہ شراب دین احمد مین حلال نہین ہے تو اسے مسیح ابن مریم کے دین کے حکم سے پی۔ اور شراب سنہری شیشون مین ہو چاندی جیسے سفید ہین۔ اور ساقی چاند کا سا ہمنشینون مین جو تارون جیسے ہین نہایت لطف رکہتے ہین اور یزید کے یہہ اشعار اوسکی حرکات ناروا کے مقابل مین کچہہ حقیقت نہین رکہتے اسکے دیوان کو عبد اللہ محمد بن عمران مرزبانی نے جمع کیا یزید کے واقعات عیاشی اور ایذا رسانی کی مشہور ہین آخر یہہ فسق و فجور مین منہمک ہو کر ۶۴ھ مین مر گیا ٭

ابن طثریہ

ابو الاشوح یزید بن سلمہ بن سمرہ بن سلمۃ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ معروف با بن طثریہ شاعر حماسی ہے۔ ابو الحسن علی بن عبد اللہ طوسی نے اسکی دیوان کو جمع کیا اور اسکی تعریف مین یون کہا کہ ابن طثریہ شاعر مطبوع اور عاقل فاضل ادیب

سخی اور بہادر اور رئیس تھا بنی امیہ کے عہد خلافت مین اسکے برابر کسی شاعر کی قدر و منزلت نہ تھی اور ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین کئی جگہہ اسکے اشعار لایا ہے عربی مین اسکو مودق (بضم میم و سکون واو و کسر دال) کہتے ہین۔ جو عورتون کو اپنی طرف مائل کرے اور ابن طثریہ اکثر عورتونکی مصاحبت کو پسند کرتا تھا اور بسبب اسکی حسن صورت اور فصاحت شعر کے وہ بھی اسپر مائل ہوتی تھین اور یہہ شاعر ۱۲۶ سنہ مین مقتول ہوا۔ اسکو ابو الکشوح اسواسطے کہتے تھے کہ اسکے پہلو پر آگ کا داغ تھا۔ اور کشح پہلو کو کہتے ہین اور اسکی جد کا نام سلمۃ الخیر اسواسطے ہی کہ اسکی دوسرے بھائی کا نام سلمۃ الشر تھا اور ابن طثریہ اپنی والدہ کیطرف منسوب ہے کیونکہ طثریہ اسکی والدہ کا نام تھا جو قوم بنی طثر بن عنز بن وائل سے تھی ۔

یونس بن حبیب نحوی

ابو عبد الرحمن یونس بن حبیب نحوی اسکا حال ابو عبد اللہ مرزبانی نے اپنی کتاب مقتبس مین جو نحویون کے اخبار مین ہے یون لکھا ہے کہ یہہ شخص مولی ضبہ یا مولی بنی لیث بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ یا مولی بلال بن ہرمی کا بنی ضبہ سے ہے ۹۰ سنہ مین پیدا ہوا اور ۱۸۲ سنہ مین فوت ہوا عمر اسکی ایکسو دو سال کی ہوئی۔ اسنے علم ادب ابو عمرو بن علا اور حماد بن سلمہ سے پڑہا سب علمون سے علم نحو مین اسکو بڑا توغل تھا سیبویہ اور کسائی اور فراء نے اس سے روایت لی نحو مین اسکا قیاس بڑا غالب تھا اور ادب مین پانچوین طبقہ سے ہوا ہے۔ بصرہ مین اسکی حلقہ مین ادبا اور فصحا اور اہل بادیہ ممالک دور دراز سے آکر شامل ہوتے اور فایدہ پاتے تھے یونس نے کتاب معانی القرآن الکریم۔ اور کتاب اللغات۔ اور کتاب الامثال۔ اور کتاب النوادر تصنیف کین۔ یونس نے بیان کیا ہی کہ لبید شاعر نے اسلام مین سوا اس ایک شعر کے اور شعر نہین کہا

الحمد للہ اذ لم یاتنی اجلی   حتی لبستُ من الاسلام سربالا

خدا کا شکر ہے اس لیئے کہ میری موت نہ آئی جب تک کہ مینے اسلام سے پیراہن نہ پہنا ۔

یحییٰ یزیدی

ابو محمد یحییٰ بن مبارک بن مغیرہ معروف بہ یزیدی نحوی چونکہ یہہ یزید بن منصور بن عبد اللہ بن یزید حمیری خلیفہ مہدی کے ماموں کی اولاد کا استاد تہا اسلئے اسکیطرف منسوب ہوکر یزیدی مشہور ہوا علم نحو اور ادب اور لغت مین بڑا ماہر تہا شعر بہت اچہا کہتا تھا خلیل بن احمد اور اوس کے معاصرین سے علم تحصیل کیا۔ اسنے اصمعی لغوی کی کتاب النوادر کی ضخامت اور طرز پر ایک کتاب لغت مین نوادر نام اور کتاب المقصود و الممدود اور کتاب النقط و الشکل وغیرہ تصنیف کین یحییٰ یزیدی اور کسائی نحوی دونون ہارون رشید کی مجلس مین ایک جگہہ بیٹہتے تہے اور اسکے دونون بیٹون کو پڑہاتے تہے پس کسائی امین کو قرات حمزہ کی اور یحییٰ ماموں کو قرآت ابو عمر کی حسب الارشاد بادشاہ کے سکہاتے تہے۔ یزیدی روایت کرتا ہے کہ ایکدن مین ماموں کی محفل مین گیا کیا دیکہتا ہون کہ سامان عیش و عشرت کا مہیا ہے اور خلیفہ بڑے سرور مین بیٹہا ہے اور ایک رقاصہ جو حسن و جمال مین عدیم المثال ہے یہہ شعر گا رہی ہے

وزعمت انی ظالم فھجرتنی ‌ ‌ ورمیت فی قلبی بسھم نافذ

فنعم ھجرتک فاغفری وتجاوزی ‌ ‌ ھذا مقام المستجیر العائذ

ولقد اخذتم من فوادی انسہ ‌ ‌ لاشل ربی کف ذاک الآخذ

ماموں یہہ شعر سنکر بڑا خوش ہوا اور رقاصہ کو باربار گانے کا حکم دیا اور اس فرحت و انبساط کی حالت مین یزیدی کی طرف دیکہکر کہا کہ کوئی چیز اس لطف سے بہی اچہی ہے یزیدی نے کہا ہان ایک بہت اچہی ہے خلیفہ نے پوچہا کونسی اسنے کہا شکر اوس خداوند کریم کا جسنے تجکو یہہ منصب جلیل عطا فرمایا ماموں کو یہہ بات پسند آئی اور اسنے اس کو بہی انعام دیا اور ایک لاکھ درہم نثار کیا۔ یزیدی کے پانچ بیٹے تہے اور پانچون ہی عالم اور ادیب اور شاعر تہے یہہ فاضل سنہ ۲۰۲ مین خراسان مین فوت ہوا ہو

فرّا دیلمی نحوی۔ یحییٰ بن زیاد بن عبد اللہ بن منظور اسلمی معروف بہ فراء

کوفی نحوی اپنے وقت تھا کوفیون مین اسکی برابر نحو اور لغت اور ادب مین کوئی عالم نہ تھا
ابو العباس ثعلب کہتا ہی اگر فراء نہ ہوتا تو عربی نہ ہوتی کیونکہ اوسنے اس زبان کو درست کیا
جو شخص اسکے پاس آتا تھا اوس سے بقدر اوسکے عقل کی بات کرتا تھا بغداد مین مامون کیوقت
ایک دفعہ آیا اور مامون کے دروازے کے گرد پہرتا رہا - مگر اوسکی ملاقات نصیب نہ ہوئی
اسیطرح مدت گذری آخر ایکدن یہہ دروازے پر تہا کہ ابو بشر ثمامہ ابن اشرس نمیری
معتزلی آیا اور مامون سے اسکی بڑی محبت و دوستی تہی پس ابو بشر نے فراء سے چند سوال
نحو اور لغت کے کیئے اور جواب باصواب پایا اور جانا کہ یہہ فراء نحوی ہے پس خلیفہ مامون
کو خبر دی مامون نے اوسے بلوایا اور آہستہ آہستہ یہانتک اوسکا رتبہ ہوا کہ مامون
نے اسکو اپنے دونون بیٹون کا اوستاد بنایا ایکدن فراء اپنے کسی ضروری کام کیواسطے
اوٹہا تو مامون کے دونون بیٹے اسکی نعلین اوٹہانیکے واسطے اوٹہ کہڑے ہوے اور
آپسمین لڑ پڑے ایک کہتا تہا کہ مین اوستاد کا جوتا اٹہا کر رکہا ہون اور دوسرا کہتا تہا کہ مین رکہتا
ہون آخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ دونون ایک ایک رکہین جب یہہ خبر مامون کو پہونچی تو اوسنے
فراء کو بلواکر پوچہا کہ کون دنیا مین عزت والا ہے اوسنے کہا کہ میں خلیفہ سے عزت و شان
مین زیادہ اور کوئی نہین جانتا مامون نے کہا ہان خلیفہ سے بڑہکر وہ عزت والا ہے
جسکی نعلین کیواسطے دونو بیٹے خلیفہ کے لڑ پڑین پہر ایک ایک پر راضی ہون - فراء
نے کہا اے امیر المومنین مینے اونکے روکنے کا ارادہ کیا تہا لیکن مینے خیال کیا کہ انکو
کسی شرف و عزت کے حاصل کرنے سے کیون رد کون یا جس بزرگی اور بلندی کا وہ
شوق رکہتے ہین اوس سے کیون مانع ہون - جیسے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن عباس نے
باوجود بوڑہا ہونے کے حضرت امام حسن و حسین دونو کی رکاب پکڑی حاضرین مین سے کسی
نے کہا کہ اے عبد اللہ باوجود بزرگی سن کے تو ان جوانون کی رکاب کو پکڑتا ہے اسنے
کہا اے جاہل اہل فضل کا قدر اہل فضل ہی تم پہچانتے ہین - ولنعم ما قیل - بیت

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد * ہر کہ خود را دید او محروم شد - مامون نے کہا اگر مین
اونکو منع کرتا تو نیکی سے روکتا اور تجہی عتاب کا رنج پہونچاتا حالانکہ اس تواضع سے اونکا شرف
کم نہین ہوتا بلکہ اونکا قدر اور درجہ بلند ہوتا ہے اور اونکا جوہر ظاہر ہوتا ہے اور یہہ علامت
اونکی فراست اور کیاست کی ہے اور آدمی کی قدر تین باتون سے کم نہین ہوتی بادشاہ
اور والدین اور اوستاد کی تواضع سے بلکہ انسے تکبر کرنا مذموم ہے اور اسکے ادب
کے عوض مامون نے فرا کو دس ہزار اور اون دونون لڑکون کو بیس ہزار درہم انعام دیا
اور کہا کہ اے فرا تمنے ان کو بہت اچھا ادب سکہایا - خطیب بیان کرتا ہی کہ امام محمد
بن حسن فقیہہ فرا کی خالہ کا بیٹا تہا ایکروز فرا اونکے پاس بیٹہا تھا امام محمد نے کہا کہ
بہائی نحو اور عربی مین کمال پیدا کیا مگر فقہ کیطرف بالکل توغل نکیا فرا نے کہا کہ
آدمی جب ایک علم مین فاضل ہو تو پہر جس علم مین توغل کرے اوسکو جلدی حاصل کر لیتا
ہے اور وہ علم اوسکی واسطے آسان ہو جاتا ہی امام محمد نے کہا تمسے فقہ مین چند مسئلے
پوچہون فرا نے کہا ہان خدا کے فضل سے مین جواب باصواب دونگا امام محمد نے کہا
ایک شخص نے نماز مین سہو کیا اور جب وہ سجدہ سہو کا لینے لگا تو اوسنے اوس مین
بہی سہو کیا اب وہ کیا کرے فرا نے کہا کچہہ اوسپر لازم نہین آتا امام محمد نے دلیل پوچہی
فرا نے کہا کہ ہمارے نزدیک تصغیر کی تصغیر نہین ہوتی ہی اور سجدہ سہو نماز
کا متمم ہے اور متمم کا بہی متمم نہین ہوتا امام محمد نے کہا کہ کوئی عورت فہیم وعقیل تجہسا
لڑکا نہ جنے گی - فرا کسائی کی تعظیم کرتا تہا حالانکہ کسائی سے بڑہکر عالم تہا فرا
کی تصنیف بہی بہت ہے چنانچہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف تین ہزار ورق ہی فرا ۶۳ برس
کی عمر مین ۲۰۷ھ کو مکہ کے راستہ مین فوت ہوا *

ابن سکیت

ابو یوسف یعقوب بن اسحق معروف با بن السکیت مصنف کتاب اصلاح المنطق وغیرہ در بیت

کرتے ہین کہ یہہ کتاب مصنف نے بغیر خطبہ کے تصنیف کی ہی جیسے ابن قتیبہ نے ادب الکاتب کو بغیر
خطبہ کے بنایا اور اوس مین بہت فواید بیان کیے بعض اہل علم کا مقولہ ہے کہ بغداد کی پل سے کوئی
کتاب اکبر اور انفع اصلاح المنطق سے نہین گذری در حقیقت مین اسقدر حجم کی کوئی کتاب
لغت مین اوس وقت تک تصنیف نہ ہوئی تھی اور اس کتاب کے اختصار کے واسطے کئی شخصون
نے تکلیف اوٹھائی چنانچہ اول وزیر ابو القاسم حسین بن علی معروف با بن مغربی نے مختصر
کیا پہر اوسکو خطیب ابو ذکریا تبریزی نے خلاصہ کیا اور اوس کتاب مین ابن سکیت کے
جو شعر ہین اونپر رد وقدح کی ابن سکیت نے اس کتاب کے سوائے کتاب الزبرج
کتاب الفرق - کتاب الالفاظ - کتاب الامثال - کتاب المقصور والممدود - کتاب المذکر والمونث
کتاب الاجناس - کتاب السرج واللجام - کتاب الوحوش - کتاب الابل - کتاب النوادر - کتاب
معانی شعر الکبیر - کتاب معانی شعر الصغیر - کتاب سرقات الشعراء - کتاب فعل وافعل - کتاب
الحشرات - کتاب الاصوات - کتاب الاضداد - کتاب الشجر والنبات وغیرہ تصنیف کیے روایت کرتے
ہین کہ ابن سکیت کو حضرت علی اور اونکی اولاد سے کمال محبت تہی اور متوکل عباسی کو
اونسے کمال دشمنی تہی چنانچہ ایک روز متوکل نے پوچہا کہ میرے لڑکے افضل ہین یا امام حسن حسین ابن سکیت نے کہا کہ وہ تیرے
بیٹون سے افضل ہین اور حضرت علی کا غلام قنبر تجہ سے اور اون سے بہتر ہے متوکل نے غصہ ہو کر کہا
کہ اسکی زبان گردن سے نکال ڈالو - چنانچہ حسب الامر ابن سکیت کی زبان نکالی گئی اور
دوسرے روز ماہ رجب سنہ ۲۴۴ھ مین فوت ہوا - اسکی عمر ۵۸ سال کی تہی - پس ابن سکیت
کے مرنے کے بعد متوکل نے اسکے بیٹے یوسف کے پاس دس ہزار درہم بطور دیت کی بہیجے سکیت
بر وزن فعیل یا فعلیل مبالغہ سکوت کا ہے اور یہہ عالم بڑا کثیر السکوت تہا - احمد بن عبید کہتا
ہے کہ ابن سکیت نے مجہسے متوکل کی منادمت کا مشورہ کیا تہا - پس مینے اوس کو منع کیا
لیکن وہ رہ نہ سکا اور اس درجہ تک پہونچا

ابن سیرافی نحوی - ابو محمد یوسف بن ابی سعد حسن بن عبد اللہ بن

مرزبان سیرافی نحوی لغوی اخباری فاضل بن فاضل تھا۔ علم نحو میں بڑا ماہر تھا اپنے باپ کی حیات میں ہی طلبا کو پڑھاتا تھا اپنے باپ کی کتاب کو پورا کیا اور اسکا نام اقناع رکھا اور بہت سی عمدہ کتابیں تصنیف کیں۔ ابن سیرافی اور ابو طالب احمد بن ابوبکر عبدی نحوی میں مناظرات ہوتے رہے۔ ۵۵ برس کی عمر میں ۳۸۵ھ میں فوت ہوا۔ سیراف فارس میں ایک موضع کا نام ہے ⁂

رمادی شاعر

ابوعمر یوسف بن ہارون کندی معروف برمادی شاعر نامور تھا حافظ ابو عبد الرحمن کتاب جذوۃ المقتبس میں لکھتا ہے کہ میں ظن کرتا ہوں کہ اسکے بزرگوں میں سے کوئی شخص موضع رمادہ کا باشندہ تھا جس کی طرف یہہ منسوب ہے اسکے شعر مقبول طبایع خاص و عام تھے۔ مشاہیر علماء کہتے ہیں کہ شعر کا شروع بھی کندہ میں سے ہوا۔ اور اس کا اختتام بھی وہیں ہوا۔ اور اس سے مراد امراء القیس کندی متنبی اور یوسف بن ہارون مذکور رکھتے ہیں یہہ شاعر ۳۰۳ھ میں فوت ہوا۔ ابن سعید کتاب المغرب فی اشعار اہل المغرب میں لکھتا ہے کہ یوسف بن ہارون نے علم ادب یحییٰ بن ہذیل کفیف سے حاصل کیا اور یحییٰ بن ہذیل اعلم ادبائے اندلس تھا اور ۹۶ سال کی عمر میں ۳۸۹ھ میں فوت ہوا ⁂

بجیرمی نحوی

ابو یعقوب یوسف بن یعقوب بن اسمٰعیل بجیرمی نحوی بصری ایسے خاندان میں تھا جسکے سب کے سب آدمی عالم فاضل در ادب و لغت تھے صحیح نویس اور بد خط تھے مصری اسکو خط کی بڑی قدر کرتے تھے یہہ فاضل عرفہ کے دن ۳۵۴ھ میں پیدا ہوا اور سہ شنبہ کے دن ۱۳ محرم ۴۲۳ھ میں فوت ہوا۔ بجیرمی بجیرم یا نجارم کی طرف منسوب ہے اور بجیرم بصرہ میں ایک محلہ ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ فارس سے راستہ میں سیراف کے پاس بصرہ کے گانوں میں سے ایک گانوں کا نام ہے ⁂

اعلم نحوی

ابو الحجاج یوسف بن سلیمان بن عیسےٰ نحوی معروف باعلم نحوی شنتمریہ مغرب کا باشندہ تھا پہر قرطبہ مین آکر بود و باش کی علوم عربیہ مین بڑا ماہر اور مشہور فاضل تھا اسنے ابو القاسم زجاجی کی کتاب الجمل اور ابیات الجمل کی شرح کی اور اپنے شیخ ابن الافلیلی کو دیوان متنبی یا دیوان حماسہ کی شرح مین مدد دی یہہ فاضل سنہ ٤١٠ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ٤٧٦ ہجری مین شہر اشبیلیہ واقعہ اندلس مین فوت ہوا - اعلم اُسکو کہتے ہین جس کی اوپر کی لب پہٹی ہوا اور اسکا ہونٹ علیا ہی اور جسکی نیچے کی لب پہٹی ہو اُسکو افلح کہتے ہین شنتمریہ اندلس مین ایک بڑے مشہور شہر کا نام ہے ۞

ابن خطیب تبریزی شارح حماسہ

ابو زکریا یحیی بن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف بابن خطیب سر دفتر آئمہ لغت و سر آمد علماے ادب تھا - شیخ ابی علا معری اور ابو القاسم عبید اللہ بن علی رقی اور ابو محمد دہان نحوی اور ماسوائے اسکے علمائے نامدار اور فضلائے عالی وقار سے علم حاصل کیا اور اس سے سیکڑون پڑہکر متبحر ہوے اور امام بنے - ابن خطیب کو لغت اور ادب مین معرفت کامل تہی اور اسنے بہت کتابین مفید تصنیف کین چنانچہ پہلے دیوان حماسہ کی شرح مختصر طور پر پہر اور ایک شرح حامل المتن بنائی مگر وہ بہی جامع رموز و محاورات و حاوی لطافت و نکات کما حقہ نہ تہی پہر ایک اور بسیط شرح جس مین تمام دقائق و رموز مبین ہین نہایت عمدہ طور پر لکہی اور وہی اب رائج الوقت ہے اور شرح دیوان متنبی - اور شرح سقط الزند - اور شرح المعلقات اور شرح المفضلیات اور تہذیب غریب اللغۃ - اور تہذیب اصلاح المنطق - اور مقدمۃ النحو - کتاب الکافی فی علم العروض - اور کتاب اعراب القرآن جسکا نام الملخص ہے چار جلد مین تصنیف کی اور مدت تک مدرسہ نظامیہ مین علم ادب کا درس دیتا رہا اور شاعر بہی بےنظیر تھا سنہ ٤٢١ھ مین پیدا ہوا - اور جمادی الآخر سنہ ٥٠٢ھ مین بغداد مین

آخر مرگ مفاجات سے فوت ہوا - اور بغداد مین مقبرہ باب ابرز مین دفن کیا گیا +

ابن بقی شاعر

ابوبکر یحیی بن عبد الرحمن بن بقی اندلسی شاعر مشہور اور سخنور معروف تھا - محمد بن عبد اللہ قیسی نے کتاب مطمح الانفس اور قلاید العقیان مین اسکی شعر و سخن کی بڑی تعریف کی اور عماد اپنی کتاب خریدہ مین اسکی شعرون کی فصاحت و بلاغت کی بڑی تعریف کرتا ہی یہ شاعر ۵۴۰ھ مین فوت ہوا

ابن درہ موصلی

یوسف بن درہ شاعر نامور ۵۹۵ھ مین ہمراہ حاجیون کے واقعہ زعبی مین فوت ہوا زعبی بکسر زائے معجمہ و سکون عین مہملہ نسبت طرف زعب کی ہے اور زعب بن مالک بن خفاف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم ایک بطن مشہور بنی سلیم سے ہے اور اس واقعہ مین بڑی خلقت بھوک و پیاس سے ہلاک ہوی تہی +

خطیب حصکفی

ابو الفضل یحیی معین الدین بن سلامہ بن حسین بن محمد معروف خطیب حصکفی علم ادب اور لغت ابن خطیب تبریزی سے حاصل کیا اور ادب مین اسقدر تبحر پیدا کیا کہ یگانہ زمانہ ہوا اور اشعار مجنس اور مرصع جو سراسر صنایع و بدایع پر ہوتے تھے تصنیف کرتا تھا +

اشکو الی اللہ من نارین واحدۃ فی وجنتیہ واخری منہ فی کبدی

مین خدا کی بارگاہ مین دو آگ کا شکوہ کرتا ہون - ایک اوسکی رخسارے مین اور دوسری اسکے عشق سے میرے جگر مین +

ومن سقامین سقم قد احل دمی من الجفون و سقم حل فی جسدی

اور دو بیماریون سے ایک بیمار چشم جسنے میرا خون حلال جانا - اور دوسری بیماری جسنے میری جثے مین خلول کیا ہی علی ہذا القیاس اسکے اور اشعار بہی اسطرح کے بہت ہین یہ شاعر سنہ ۴۶۰ مین پیدا ہوا - اور ۵۵۱ھ مین فوت ہوا حصکفی حصن کیفا کی طرف جو ایک جزیرہ کا نام ہے منسوب ہے

زوادی نحوی

ابو الحسن یحیی بن عبد المعطی بن عبد النور زوادی علم نحو اور لغت مین امام زمانہ تھا دمشق مین مدت تک رہا اور بہت سی کتب مفیدہ تصنیف کین جنمین سے ایک مشہور کتاب الفیہ منظوم نحو مین ہے ۵۶۴ھ مین پیدا ہوا اور ماہ ذیقعد ۶۲۸ھ قاہرہ مین فوت ہوا - زوادہ ایک قوم کا نام ہے جو بجایہ واقعہ افریقہ مین سکونت پذیر تہے ۰

مہذب الدین یاقوت شاعر

ابو الدر یاقوت مہذب الدین بن عبد اللہ رومی مولی ابو منصور جیلی تاجر کا تھا شاعر ماہر اور عالم متبحر علم ادب اور شعر گوئی مین اوستاد کامل تھا اہل فن اسکی کمالیت کر ثناخوان تہے لوگ اسکے شعرون کو کمال اشتیاق سے یاد کرکے مستانہ وش کوچون اور بازارون مین گاتے پہرتے تھے اور چند شعر یہان فرحت ناظرین کیواسطے درج کیے جاتے ہین ۰

إن غاض دمعك والأحباب قد بانوا فكل ما تدعي زور وبهتان

اگر تیرے آنسو خشک ہون اسوقت کہ دوست تجھسے جدا ہون پس جو تو دعوی محبت کا کرتا ہے جھوٹ اور بہتان ہے

ساروا فسار فؤادي إثر ظعنهم وبان جيش اصطباري ساعة بانوا

وہ گئے اور میرا دل انکی سواریون کی نشانو نپر گیا - اور میرے صبر کا لشکر جدا ہوا جبکہ وہ جدا ہوئے

أجرى دموعي وأذكى النار في كبدي غداة بينهم هم وأحزان

جس صبح کو وہ جدا ہوئے اس سے غم والم نے میری آنکھو نسے آنسو جاری کیے اور میری جگر مین آگ لگا دی

طوفان نوح ثوى في مقلتي وفي طي الحشا لخليل الله نيران

میری آنکھون مین نوح کا طوفان قایم ہوا - اور میرے اندرون مین خلیل اللہ کی آگ ہے

اس شاعر نے دو دیوان بہی عربی مین بنائے ہین اور ۱۲ جمادی الاول ۶۲۲ھ مین اسکی میت بغداد کے راستہ مین پائی گئی - اور اسکی موت کا کچھہ باعث معلوم نہوا ۰

شواء حلبی شاعر - ابو المحاسن **یوسف** بن اسمٰعیل بن علی معروف بالشواء

حلبی شہاب الدین کے لقب سے ملقب اور علم عروض اور قوافی مین بڑا کامل اور شاعر فصیح اور ناظم بلیغ تھا ایک دیوان چار جلد مین تصنیف کیا ابن خلکان کہتا ہے کہ میری اس سے بڑی دوستی تھی اور ہم مدت تک باہم آپس مین تذکرہ کرتے رہے اور یہہ مرتے وقت تک میرا رفیق شفیق رہا اور مجکو اکثر اپنے شعر سناتا تھا تقریباً ۵۶۲ھ مین پیدا ہوا اور جمعہ کے دن ۱۹ محرم ۶۳۵ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا ٭

نجم الدین شاعر

ابو یوسف یعقوب نجم الدین بن صابر بغدادی ۵۵۴ھ مین پیدا ہوا اسلحہ حرب کے بنانے مین اوستاد کامل اور علم سیاست مدن مین عالم بے بدل تھا شعر مین ایک مختصر کتاب بنائی اور نام اوسکا معانی المعانی رکھا امام ناصر لدین اللہ کے مصاحبون سے تھا اور وہ اسکی بڑی قدر کرتا تھا ابن خلکان کہتا ہے کہ مجھے باوجود قرب مکان کی کہ وہ بغداد مین اور مین اسکے قریب موضع اربل مین سکونت پذیر تھا ملاقات کا اتفاق نہوا مگر اوسکے اشعار اور حکایات متواتر میرے پاس پہونچتی تھی اور مجھے وہ نہایت مرغوب طبع اور بہت پسند خاطر تھی چنانچہ یہہ شعر بھی اوسکا ہے ٭

قالبسوا الصوف لترک الصفا مشایخ العصر بشرب العصایر

زمانہ کے مشایخون نے شیرہ کے پینے اور صفائی کے چھوڑنے کے واسطے صوف کو پہنا ہے اور جسقدر یہہ شعر کہتا تھا سب فصیح اور پر مذاق ہوتے تھے ابن صابر ۲۸ صفر ۶۲۶ھ مین شہر بغداد مین فوت ہوا ٭

سکاکی مصنف مفتاح العلوم

ابو یعقوب یوسف بن محمد سراج الدین خوارزمی سکاکی ۵۵۵ھ مین پیدا ہوا علم صرف نحو بدیع - بیان معانی - اشتقاق - عروض - لغت - شعر - تسخیر جن - دعوت کواکب - طلسمات سحر سیمیا - خواص الارض - اجرام السما وغیرہ مین عالم متبحر تھا - اسنے سدید بن محمد حناطی مشہور بہ [illegible] بن عبد اللہ بن صاعد حارثی خوارزمی اور [illegible] بن محمود زاہدی سے علم پڑہا اور کہتا ہے کتاب مین

مفید تصنیف کین لیکن سب سے بڑی کتاب جسکی نظیر آجتک زمانہ مین کوئی کتاب موجود نہین
ہوئی مفتاح العلوم ہے جسکو اسنے بارہ علمون مین تصنیف کیا اور صاحب تلخیص نے اس کتاب کی تیسرے
قسم کو جو فن فصاحت وبلاغت مین ہے مختصر کرکے اُسکا نام تلخیص رکہا اور تفتازانی نے اوسکی دو شرح مطول
اور مختصر تصنیف کین یہہ دونو کتاب مقبول طبایع اہل فن ہین اور ہمیشہ سے درس
وتدریس مین داخل چلی آتی ہین۔ سلطان جغتای خان بن چنگیز خان حاکم ماوراء النہر
وخوارزم وکاشغر وغیرہ نے جب اسکے علم وفضل کا چرچا سنا تو اسکو اپنا مصاحب بنایا۔
اور اسکی نہایت تعظیم وتکریم کرنے لگا۔ روایت کرتے ہین کہ جغتائی خان اور سکاکی
دونو ایکدن اکہٹے بیٹہے ہوے تہے یکایک چند جانور ہوا سے اوڑتے ہوے
گذرے جغتای خان نے تیر وکمان لیکر اونکو شکار کرنا چاہا۔ سکاکی نے پوچہا کہ آپ کونسا
جانور لینے چاہتے ہین اوسنے تین جانورون کی طرف اشارہ کیا سکاکی نے اوسوقت
زمین پر دایرہ کہینچکر کچہہ پڑہا جس کے باعث وہ تینون جانور فی الفور زمین پر گر پڑے۔
جغتای خان یہہ حال دیکہکر اور زیادہ معتقد ہوگیا اور سکاکی کے روبرو نہایت ادب
سے بیٹہنے لگا ہمسرون کے دلمین اس عزت وتوقیر سے حسد پیدا ہوا۔ اور وزیر حبش
عمید نے اسکے استیصال کا ارادہ کیا۔ سکاکی کو یہہ حال معلوم ہوگیا اور اوسنے جغتای خان
کو کہا کہ اب حبش عمید کا ستارہ حضیض مین نزول کرنیوالا ہے ایسا نہ ہو کہ اس سے تجہہ
کچہہ نقصان پہونچے۔ جغتای خان نے یہہ بات سنکر وزیر کو معزول کردیا جسکے باعث امور
ریاست مین خلل واقع ہوا۔ ایک سال کے بعد جغتای خان نے سکاکی سے کہا کہ شاید
اب عمید کا ستارہ اوج مین صعود کرنیوالا ہے کیونکہ نحوست ہمیشہ نہین رہتی سکاکی نے
کہا ہان ایسا ہی ہے جسکے سبب عمید پہر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور سکاکی کے
استیصال کے واسطے بادشاہ کے آگے غمازی کرنے لگا۔ ادہر سکاکی نے مریخ کو مسخر
کرکے بادشاہ کے لشکر مین آگ بہڑکا دی جسکے باعث عمید کو زیادہ موقع غمازی کا ہاتہہ

اسنے شرح مواقف کے مباحث جواہر پر حواشی لکہے - روایت کرتے ہین کہ جب مولی علی قوشجی ملک روم مین آیا تو سلطان محمد خان نے سنان پاشا کو علوم ریاضیہ مین کم لیاقت سمجہکر یہہ تجویز کی کہ اسکا شاگرد مولی لطفی توقاتی علی قوشجی سے علوم ریاضیہ پڑہکر اسکو سنائے پس مولی لطفی نے ایسا ہی کیا جسکے باعث یہہ فاضل علوم ریاضیہ مین بہی کامل ہوگیا - اور اسنے قاضی زادہ رومی کی شرح چغمینی پر حواشی لکہے - یہہ فاضل سنہ ۸۹۱ مین فوت ہوا

کرماسنی

یوسف بن حسین کرماسنی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا قسطنطنیہ کے آٹہہ مدارس مین سے ایک مدرسہ کا مدرس مقرر ہوا پہر اُس شہر کی قضا اسکو ملی - مطول پر اسنے حواشی لکہے اور علم اصول مین بہی ایک مختصر کتاب وجیز نام تصنیف کی اور سنہ ۹۰۶ ہجری کے قریب اسنے وفات پائی

یوسف چلپی

بن جنید توقاتی المشہور باخی چلپی مصنف ذخیرة العقبی عالم فاضل جامع علوم عقلی ونقلی تہا پہلے اسنے سید احمد قریمی تلمیذ حافظ الدین محمد بزازی پہر صلاح الدین معلم بایزید خان پہر مولی خسرو محمد بن فراموز سے علم پڑہا اور قسطنطنیہ کے مدرسہ مین مدرس مقرر ہوا اور شرح وقایہ کا حاشیہ ذخیرة العقبی لکہا اور یہہ چلپی وہ حسن چلپی نہین ہے جسنے تفسیر بیضاوی اور تلویح اور مطول وغیرہ پر حواشی لکہے کیونکہ حسن چلپی سنہ ۸۸۶ سے پہلے فوت ہوا اور اسنے ذخیرة العقبی کو سنہ ۹۰۱ مین ختم کیا اور سنہ ۹۰۵ مین فوت ہوا - توقاتی توقات کیطرف منسوب ہے جو ایک چہوٹا سا شہر لحف جبل مین واقع ہے اور اُسمین ایک خوبصورت قلعہ بہی ہے

خاتمة الکتاب

چونکہ بفحوای واما بنعمة ربک فحدث ثنائے ربانی وآلائے یزدانی کا شکر لازم وواجب ہے اور نیز بمقتضائے لئن شکرتم لازیدنکم شکر موجب مزید نعمت ہے اسلیے راقم بہی اُن

فیوضات رحمانی اور انعامات سبحانی کا جو ابتداے عمر سے آجتک اسکو حاصل ہوئی ہین شکریہ کے طور پر بیان کرتا ہے بندہ خاکپاے اہل فضل و تمکین محمد الدین لاہوری تیسری ماہ جمادی الاول شب دوشنبہ سنہ ایک ہزار دو سو ستر ہجری مین پیدا ہوا اور ایام طفولیت مین بزرگون کی سعی اور کوشش سے جزاہم اللہ خیر الجزاء قرآن مجید حفظ کرکے کتب فارسی و عربی کے پڑہنے مین مشغول ہوا اور ١٩ سال کی عمر مین کتب درسیہ فارسی و عربی و طب سے فراغت پائی اور وعظ و تعلیم سے علوم دینی و دنیوی کی اشاعت حتی الامکان کرنے لگا اور ہر طرحکے مقاصد علمی حاصل ہوئے لیکن علم ادب جسکا نام و نشان ہمارے ملک مین عنقا صفت تہا باقی رہگیا تہا اور اسکا شوق شب و روز غالب تہا کہ اتنے مین ارباب مجلس اعلی (یعنے سنٹ پنجاب یونیورسٹی کالج) ہادی راہ اور خضر طریق ہوئے اور لاہور مین بیت العلوم بناکر تشنگان آب زلال علوم و فنون کو اپنے چشمہ فیض سے سیراب کرنا چاہا پس خاکسار بہی ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء مین امتحان درجہ مولوی کا دیکر کالج مذکور مین داخل ہوا اور درجہ بدرجہ مدارج امتحانات مفصلہ ذیل یعنے امتحان منشی و منشی عالم و منشی فاضل و مولوی و مولوی عالم و مولوی فاضل و انٹرنس و فسٹ آرٹس طے کئے اور اسناد معہ خطابات و ڈپلومجات و انعامات کے حاصل کین اور اگست سنہ ۱۸۸۳ء مین اوسی کالج مین مدرس مقرر ہوا اور آجتک یعنی آخر ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۶ء تک علاوہ اس کتاب کی مینے اردو مین ایک رسالہ تبیان الصنایع نام جو عربی اور فارسی کی صنایع و بدایع مین ہے - اور کتاب تاریخ عرب مسمی بہ غایۃ الارب فی تاریخ العرب دور جنبہ زمانہ جاہلیت جس مین قبایل و ملوک عرب کے حالات مندرج ہین اور کتاب قلایۃ الذہب فی فوایۃ الادب عربی مین اور حل لغات الف لیلہ فارسی مین اور مختصر السیر فی احوال خیر البشر المعروف بہ لبتان محمدی تصنیف و تالیف کین - شکر ہے خدا عز و جل کا جسنے میری اس کتاب کو جسکو مینے ایک پارہ معتد بہ عمر گرانمایہ کا خرچ

کرکے اردو مین افادہ طلبا وغیرہ کے لئے تالیف کیا تھا اعزاز وامتیاز بخشا اور اسکو پنجاب یونیورسٹی نے جسکا شکریہ ہمارے ذمہ لازم ہے بعد تنقیح وتنقید کے منظور فرماکر مشتہر کیا۔ اب امید اُن آئمہ اہل دانش واجلہ ارباب بینش سے جو محن وبکا لیف تصنیفات وتالیفات سے واقف ہین یہہ ہے۔ کہ سہو اور خطا کو جو لازمہ بشریت ہی معاف فرمادین۔

والعفو عند کرام الناس مامول

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنة کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین کتاب فیض انتساب المسمی بروضۃ الادبا جسمین مختصر حالات عربی کے مشہور شعرا وادبا وعلما وفضلا وحکما واہل تواریخ کے درج ہین اور جسکو مولوی محمد الدین صاحب لاہوری (مولوی فاضل) مدرس فارسی کالج علوم مشرقی لاہور نے واسطے فائدہ شایقین علم تواریخ وطلبائ عربی کے تالیف کیا۔ اور پنجاب یونیورسٹی نے منظور فرمایا حسب الارشاد جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کالج اور سعی موفور بابو جگن ناتھ ہیڈ کلارک دفتر پنجاب یونیورسٹی کالج کے ماہ دسمبر ۱۸۷۸ء مین مطبع انجمن پنجاب لاہور مین طبع ہوئی یہہ کتاب اُن لوگون کے واسطے جو علم تواریخ اور سیر کے شایق ہین نہایت مفید ہے اور طلباء عربی کے واسطے اسکا مطالعہ ضروریات سے ہے مصنف نے اس کتاب کے جمع وتالیف مین بہت محنت اوٹھائی - اور علم تواریخ وسیر کی بڑی بڑی معتبر کتابون سے اسکا مضمون لیا۔ اردو مین یہہ ایک نئی قسم کی کتاب ہے جس سے ہرایک ادنی اور اعلے درجہ کا طالب العلم مستفید ہوسکتا ہے

راقم بندہ	تمام شد	برکت علی کاتب جالندہری

صحت نامہ کتاب روضۃ الادباء

ص	س	غلط	صحیح	ص	سطر	غلط	صحیح	ص	سطر	غلط	صحیح	ص	سطر	غلط	صحیح
٣	١٠	کہات	گہات	٣٧	١٣	میرا	میری	٥٥	١	لاعلی	لاعلمی	٨٧	٩	انکے	آپکے
٤	٢٠	اُمیتہ	اُمیہ	〃	〃	دیا	دی	٥٨	١	اور نصع جاسیم	اور موضع جہاں سیم	〃	١٥	اپخو	آپنے
٥	٣	قلبہ	قُلبہ	٣٨	١١	عبار	عبارت			دربع منتق	بعلاوہ دمشق	〃	〃	ہوا	ہوئے
٧	١٧	کردیکی	کرنیکی	٣٩	٦	بابے	باسے	٥٩	٦	سینہ	سینیہ	〃	١٨	کیا	کی
١٢	١٤	نکرہ	مگرہ	٣٤	٤	تتبانی	تتبائی	٦٠	٥	خلاعات	خلاعنت	٩١	١٩	ابونح	ابونا
١٧	٥ حاشیہ	حنف	حنیف	〃	٦	ہبی	بہبی	〃	١١ ١٨	ہین ابن بن حمدو	ہین ابن بن حمدون	٩٠	١١	کیا	کیاتہا
〃	١٦	قبلہ القلا قبلتین لاقبلتہ	قبلہ الصلوٰۃ قبلتین لاقبلۃ	٥٤	٨ ٥ حاشیہ	مریہ ہندیل	مرسیہ بندیل	〃	〃	بن حمدان	بن عبید اللہ بن محمد بن	٩٢	٢	سبوس	دبوس
١٨	٩	نہ اتہا	نہ تہا	〃	٢٠	رسول اللہ	رسول اللہ صلعم	٦١	٢١	صبغۃ الشعر	صنعۃ الشعر	〃	٥	اسنے	انہین
〃	١٤	رخیارکو	رخسارکو	٤٦	٩	ہین	ہیں	٦٢	١	وغیرہ کی	وغیرہ	١٠٥	١٠	دیکن انجمن	دیکن انجمن
٢١	١٠	اندلسیی	اندلسی	〃	١٥	غرب	عرب	٦٨	١٦	ماوآ	اور	〃	٢١	خاکان	خلکان
٢١	٢١	رشانی	رسانی	٤٧	٧	استغاثہ	استغنا	٧٠	٩	پاٹس نا	پاٹس نا	١٠٦	٢١	دی	دیے
٢٣	٦	بخطیب	نجطیب	〃	〃	ستنے	سُنے	〃	١٠	فل عملہ	فلدعلہ	١٠٧	١٤	داتسین	وا ہین
٢٥	٥	اندلسی	اندلسی	٤٩	٣	ہنین	ہمین	٧٧	٩	بہاگ	بہاگا	١٠٩	٥	جن	حسن
〃	١٧	جیوس	جیوش	〃	٥	پاسکو	پاسکون	〃	١١	اوزیر	اور ہیر	١١١	١٥	بدماری	بدلی
〃 〃	٢١ 〃	〃 〃	〃	〃	١٣	یقینتھا	یقینی	٨٧	٨	موروثی	موروثی	١١٣	١٣	بائی	بابا
٢٦	٤	یابن	یابن	٥٠	٢	نکارا	نکارزان	٨٢	١	سکوتلہ	سکوتلہ	〃	٢	اخبار	اخبار بحظ
٢٧	١٣	مرثیہ	مرثئے	〃	٩	تشبیب	تشبیب	〃	٦	ابراہتمام	میر اہتمام	〃	٣	البرمکی ہین	البرمکی کہین
٣١	٧	معصل	مفصل	٥١	٩	〃	〃	٨٣	٨	اوشاع	اور شاعر	〃	٤	تسب	نسبا
٣١	٢١	روزر	روز	〃	٨	معبرو	معتبرون	٨٤	١	انطح	انطح رو	١١٥	٢	ہین ہیز	ہین
〃	〃	دریوزہ	دریوزہ	٥٢ ٥٣	١٦ ١٥	مراد ہی مطلے	مراد ہے مطلع	٨٦	٩	اپنے	اپنے	١١٦ ١١٩	١٣ ١٠	بہاگنگ کی	بہاگنگ کا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۲	۵	سیحج	بین	۱۴۲	۱۹	سیالکوٹی	سیالکوٹ	۱۷۲	۱۸	گہرا	گہرا	۲۰۱	۱۵	ابنطحا	البطحا
۱۲۷	۶	شبنا	شیبانی	〃	۲۱	وقدر	قدر	۱۷۳	۲	نسبت	نسب	۲۰۲	۱۰	لیطہ	لبطہ
۱۲۸	۶	شر	شعر		〃	ہین	تہے	〃	〃	باب	باپ	۲۰۶	۵	ضحامت	ضخامت
〃	۸	کنقد	کنقدہ	۱۴۴	۵	قدوازما	فرو ازما	۱۷۵	۱۰	ادیبون	ادیبون	۲۰۸	۸	کابیٹیا	کی بیٹی
〃	۲۱	ادیبہ	ادیبہ	〃	۱۳	دیکھو	دیکھے	۱۷۶	۶	تو	کو	〃	۹	نخو	نحو
۱۲۹	۱۷	شنارشر	سارہ شر	۱۴۵	۱۵	معیاب	ایکبا	〃	۱۷	اہو	ہہے	〃	۱۵	ہوتی	ہوتی
۱۳۱	۶	اندیسر	اندلسی	۱۴۸	۱۳	ہے	ہین	۱۷۷	۸	پہری	پہیرے	۲۱۰	۱۸	اور سنہ ۳۵	سنہ ۳۵
〃	۱۵	درة الور	درة الغوا	۱۵۲	۷	اوپیغام	اور پیغام	۱۷۸	۵	آلینے	اکہو لینے	〃	۱۴	بدائع	بدائع
〃	۱۷	یزد	یزد گرد	۱۵۳	۵	روسے	راوی	۱۸۲	۲	پرہین	پیراہن	۲۱۳	۴	سنہ ۶۱۱	سنہ ۶۱۱
۲ حاشیہ	حاشیہ ۱	حزینة	خزینة	۱۵۴	۲۱	بڑہکر	بڑہکر	۱۸۵	۲۱	کرامیہ	کرکرامیہ	〃	۹	دہ	دو
۱۳۴	۲۰	اسحٰی	اسحاق	۱۵۵	۲۰	خرزجی	خزرجی	۱۸۶	۴	بین	بین	۲۱۴	۱۲	خاصر	خاطر
〃	〃	ہوکر	ہولر	۱۵۶	۱۵	کوئی خبر	کوئی خبر	〃	۱۱	شکست	شکست	〃	۲۰	جباطی	خباطی
〃	۲۱	قابرہ	قاہرہ	۱۶۰	۹	پرانس	واپس	〃	۱۲	شتست	شستیا	۲۱۶	۱۱	سنتاہا	ستہاہا
〃	〃	کہی ہین	کتب ہین	〃	〃	کہا	کیا	۱۹۰	۲۰	مشتہو	مشتہور	〃	۲۰	کے	+
۱۳۵	۱	البعث	البعث	〃	۱۸	ہی میرے	میرے	۱۹۲	۲۲	میرے	میرے ہاتھ	۲۱۷	۱۸	سنہ ۵۸۵	سنہ ۵۸۵
〃	〃	تیحلت	تحلت	۱۶۱	۱	رکہتا	کہتا	〃	۱۴	سکا	سکا				
〃	۶	جزری	جبری	۱۶۲	۱۰	آیا	آتا	۱۹۷	۶	قصیدہ	قصیدے				
〃	۲ حاشیہ	فخر	فخر	۱۶۳	۱۹	قضا	قضا	۱۹۸	۷	غریبہ	عربیہ				
〃	۳	اوپر	جیسا	۱۶۴	۱	تو	تونے	〃	۸	پہر	+				
〃	۶	اشعار	استوا	۱۶۶	۱۸	ہوگئے	ہوگئے	〃	۸	مفتاح	مصباح				
〃	۱۹	قاہرہ	قاہرہ	〃	〃	ابن جریر	جریرہ	〃	〃	ہین	+				
۱۳۶	۵	اشبیلیہ	اشبیلیہ	۱۶۷	۲	اسکے وقت	اسوقت	〃	۱۳	اوب	ادب				
۱۳۸	۵	الیعلم	العظیم	〃	۱۲	پایا	پائے	۱۹۹	۱۸	جہوڑکر	جہوڑکر				
〃	۸	تفضیل	فضل	۱۶۸	۱۲	اسکا	اوسکا	〃	۲۱	تجربی	ابو تمام				
۱۴۰	۱	شاگرد	[illegible]	۱۶۹	۶	دفن	دفع	۲۰۰	۱۴	پہلے	سے				
〃	۶	سے	سنے	۱۷۰	۱۹	اور حاکم	اور اسکو	۲۰۱	۴	جریرہ	جریر				
۱۴۱	۲	بکیلیا	مکیلیا	〃	۱۵	زبیدی	زبیدی	〃	۱۱	بیٹے	بیٹے				

PJ
7521
M853
1879